

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كَلْبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ [ابن ماجہ: ۴۴۳] من اس شخص سے علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

دینیات

DEENIYAT

نصاب برائے بالغان
سال دوم

پہلا ایڈیشن

ماہ ذی القعدہ ۱۴۳۳ھ مطابق ماہ ستمبر ۲۰۱۲ء

Compiler	مرتب
AHEM Charitable Trust	الہم چیرمینیل ٹرسٹ
Contact : Idara-e-DEENIYAT, Opp. Maharashtra College, Bellasis Road, Mumbai Central, Mumbai - 4000 08	
Tel. : 022 - 23051111 • Fax : 022 - 23051144	
Website : www.deeniyat.com • E-mail : info@deeniyat.com	

دینیات

DEENIYAT

مدرسہ کا مکمل پتہ اور رابطہ نمبر

طالب علم کا نام:

گھر کا مکمل پتہ اور رابطہ نمبر:

مدرسہ کا مکمل پتہ:

مقررہ وقت:

پیش لفظ

اسلام ایک کامل و مکمل ضابطہ حیات ہے، یہ انسان کی زندگی کے ہر موڑ پر رہنمائی کرتا ہے، خواہ انسان کی اجتماعی زندگی ہو یا انفرادی، عبادت و بندگی میں انہماک کا وقت ہو یا خرید و فروخت میں مصروفیت، خوشی و مسرت کا موقع ہو یا رنج و غم کا لمحہ، غرض انسانی زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں ہے جہاں اسلام مکمل رہنمائی نہ کرتا ہو، اور ہر آدمی اسی وقت کامیاب ہو سکتا ہے جب کہ وہ اپنی پوری زندگی کو اسلام کے مطابق گزارے، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے امت کے ہر فرد پر یہ قدر ضرورت علم وین سیکھنا فرض قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: **كَلِّبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ**۔ (علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے)۔ [ابن ماجہ: ۲۲۳، سنن ابی داؤد: ۱۰۱۷]

اس کے ساتھ ہی آپ ﷺ نے اہل علم پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ وہ نہ جاننے والوں کو علم دین سکھائیں، آپ ﷺ کا ارشاد ہے: **تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ**۔ (علم سیکھو اور لوگوں کو سکھائو)۔ [شعب الايمان: ۱۷۳۲، سنن ابی یوسف: ۱۰۱۷]

نیز آپ ﷺ نے علم دین کے اساتذہ و طلبہ کو امت کا سب سے بہتر طبقہ قرار دیا ہے۔ ارشاد ہے: **خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ**۔ (تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن کو سیکھے اور سکھائے)۔ [بخاری: ۵۰۲۷، سنن ابی یوسف: ۱۰۱۷]

یہ درست ہے کہ ہر شخص کی تعلیم و تربیت بچپن سے ہی کرنا ضروری ہوتا ہے، کیوں کہ اس عمر میں جو کچھ سکھایا جاتا ہے، وہ بہت ہی مؤثر، پائیدار اور نتیجہ خیز ہوتا ہے۔ مگر جو لوگ کسی وجہ سے بچپن میں تعلیم حاصل نہ کر سکے اور اس عظیم دولت سے محروم رہ گئے، ایسے لوگوں کے لیے تعلیمی مواقع فراہم کرنے کی اہمیت کچھ کم نہیں ہے، بلکہ ان کو دینی تعلیم سے واقف کرنے کی زیادہ ضرورت ہے، کیوں کہ ان لوگوں پر شریعت کی طرف سے دوسری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ایک ذمہ داری تو ان پر یہ ہے کہ وہ خود اپنی زندگی کو اسلامی احکام و مسائل اور آداب و اخلاق سے سنوارنے کی کوشش کریں اور دوسری ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اپنے ماتحت لوگوں اور اہل و اولاد کی دینی ماحول میں تعلیم و تربیت کریں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اقْرَأُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ۔ (اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے)۔ [سورہ نجم: ۶۱]

یہ دونوں ذمہ داری خوبی کے ساتھ وہ اسی وقت انجام دے سکتے ہیں جبکہ وہ خود اسلامی تعلیمات سے واقف ہوں، کیوں کہ علم دین کے بغیر کوئی آدمی نہ خیر و شر میں تمیز کر سکتا ہے، نہ وہ کھرے کھوٹے کی پہچان کر سکتا ہے اور نہ ہی ہدایت و گمراہی میں فرق کر سکتا ہے۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ دینی تعلیم ہر شخص کی

بنیادی ضرورت ہے، اس کے بغیر اسلام کی سیدھی اور سچی راہ پر قائم رہنا..... خاص طور پر اس فتنے والے دور میں..... انتہائی دشوار ہے۔

ایسے افراد کو علم سکھانے کے لیے مکاتب قائم کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے، یہی طریقہ سب سے آسان اور کم وقت میں زیادہ فائدے کا باعث ہے، مردوں کے لیے الگ مکاتب قائم کیے جائیں اور عورتوں کے لیے الگ، مردوں کو مرد حضرات تعلیم دیں اور عورتوں کو عورتیں ہی تعلیم دیں۔ ان مکاتب میں تعلیمی اوقات ان کی مصروفیات کا خیال رکھتے ہوئے رکھے جائیں، تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ فائدہ حاصل کر سکیں۔

ادارۂ دینیات کی یہ سعادت ہے کہ اس نے اس بارے میں بھی ایک چھوٹی سی کوشش کا آغاز کیا ہے اور دینیات کے نام سے جس طرح بچوں کے لیے نصاب ترتیب دیا ہے اسی طرح مردوں اور عورتوں کے لیے بھی نصاب تیار کیا ہے۔ مردوں اور عورتوں کے لیے الگ الگ دو سالہ نصاب ہے۔ جس میں قرآن کریم ناظرہ سکھانے کے ساتھ احکام و مسائل اور دین کی دوسری ضروری واہم باتیں شامل کی گئی ہیں۔ مردوں کے نصاب میں ان کے متعلق احکام اور مضامین ڈالے گئے ہیں اور عورتوں کے نصاب میں ان کے متعلق مسائل اور مضامین دیے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کوشش کو امت کے حق میں مفید بنائے اور اس کو ہمارے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین

نصاب کا تعارف

یہ دو سالہ مختصر نصاب ہے۔ اس میں دین کی اہم اور ضروری باتوں کو جمع کیا گیا ہے۔ نصاب میں پانچ بنیادی عناوین کے تحت چند اہم چیزیں ہیں، جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

① قرآن ② حدیث ③ عقائد و مسائل ④ اسلامی تربیت ⑤ زبان

○ قرآن کے تحت : نورانی قاعدہ / ناظرہ قرآن، حفظ سورۃ

○ حدیث کے تحت : دعا و سنت، حفظ حدیث

○ عقائد و مسائل کے تحت : عقائد، مسائل

○ اسلامی تربیت کے تحت : سیرت، آسان دین

○ زبان کے تحت : عربی، اردو

سال بھر روزانہ پڑھائے جانے والے مضامین : نورانی قاعدہ / ناظرہ قرآن، حفظ سورہ، عقائد، مسائل۔

مذکورہ بالا مضامین کے ساتھ ساتھ

پہلے پانچ مہینوں میں پڑھائے جانے والے مضامین : دُعا و سنت، سیرت، عربی، اُردو۔

دوسرے پانچ مہینوں میں پڑھائے جانے والے : حفظ حدیث، آسان دین، اُردو۔
مضامین

○ پہلے سال میں انتہائی بنیادی اور ضروری باتوں کو جمع کیا گیا ہے تاکہ شروع ہی میں ان باتوں کو جان لیں، جن سے واقف ہونا دین پر عمل کرنے کے لیے بے حد ضروری ہے۔ چنانچہ ابتدا ہی میں نماز کی مکمل مشق دی گئی ہے۔ ساتھ میں چند سورتوں کو حفظ کرانے کی ترتیب رکھی گئی ہے جن سے نماز صحیح ہو جائے۔

○ قرآن کو صحیح اور تجوید کے ساتھ پڑھنے کے لیے نصاب میں نورانی قاعدہ شامل کیا گیا ہے۔

○ حدیث کے عنوان کے تحت اہم اہم دعائیں مکمل روایت و فضیلت کے ساتھ اور سنتیں دی گئی ہیں اور دین کے مشہور پانچ شعبوں : ایمانیات، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات پر ۴۱ احادیث یاد کرائی گئی ہیں۔

○ عقائد میں اسلامی کلمے، توحید، فرشتے، آسمانی کتابیں، یوم آخرت، اچھی اور بری تقدیر، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا، حضرت محمد ﷺ آخری نبی، صحابہ، معجزہ، کرامت، کفر و شرک، کفار کے مذہبی تہواروں، علامات قیامت، علامات کبریٰ، برزخ، حشر، شفاعت، جنت، جہنم جیسی بنیادی چیزوں کا تذکرہ ہے۔

○ مسائل کے ضمن میں وضو، غسل، نماز کے فرائض، واجبات اور اذان و اقامت، مکمل نماز، استنجہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، نکاح و طلاق وغیرہ کے مسائل سکھائے گئے ہیں۔

○ اسلامی تربیت کے عنوان کے تحت حضور ﷺ کی مکی و مدنی اور اخلاقی زندگی دی گئی ہیں اور دین کے پانچ شعبوں سے متعلق مختلف عناوین پر اسباق دیے گئے ہیں۔

○ عربی زبان اور اردو زبان سے واقفیت کے لیے دونوں زبانوں کا مختصر نصاب شامل کیا گیا ہے۔

اس نصاب کے پڑھانے کا طریقہ

اس نصاب کو نظام کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے جس کے بغیر نصاب کا خاطر خواہ فائدہ نہیں ہو سکتا، لہذا نصاب کو پڑھانے میں مندرجہ ذیل امور کی رعایت ضروری ہے:

○ اس نصاب کو پڑھانے کے لیے روزانہ ایک گھنٹے کا وقت مقرر کیا گیا ہے۔

○ اس نصاب کو اجتماعی طور پر پڑھانے کی کوشش کریں۔ جس کی صورت یہ ہوگی کہ استاذ طلبہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے پڑھائے، مثلاً خود پڑھے ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہ“ پھر طلبہ پڑھیں ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہ“ پھر پڑھائے ”رَبِّ الْعَالَمِیْنَ“ پھر طلبہ پڑھیں ”رَبِّ الْعَالَمِیْنَ“ اس طرح جتنا سبق ہو پڑھاتا رہے۔ چند مرتبہ کے تکرار سے ان شاء اللہ آسانی یہ چیزیں طلبہ کو یاد ہو جائیں گی۔

○ قرآن کریم کو صحیح پڑھنے اور لُحْن جلی سے بچنے کے لیے حروف کے مخارج کا صحیح ہونا ضروری ہے، لہذا مخارج کی طرف خاص طور سے توجہ دی جائے اور کوشش کی جائے کہ کم از کم پانچ مہینوں کے اندر اندر حروف کے مخارج صحیح ہو جائیں۔ سبق روزانہ پڑھاتے رہیں اور ساتھ ساتھ حروف کی ادائیگی درست کراتے رہیں۔

○ ہر مہینے میں ۲۰ دن سبق پڑھانے کے، ۵/۴ دن دور اور آموختہ کے اور ۵/۴ دن چھٹی کے ہوں گے، مہینے کے آخر میں ۵/۴ دن پورے مہینے کا دور کرائیں، نیز گذشتہ مہینوں کے اسباق کا دور بھی ان ہی ایام میں کراتے رہیں۔

○ کتاب کی ضخامت اور مواد کے زیادہ ہونے کی وجہ سے گذشتہ سال کے مضامین شامل نصاب نہیں کیے گئے ہیں، لہذا سال کے شروع کے ایام میں گذشتہ سال میں پڑھی باتوں کا دور کروائیں تاکہ مضامین پختہ اور ذہن نشین ہو جائیں۔

○ ہر سبق کے لیے مہینے متعین کیے گئے ہیں، اس کی رعایت کرتے ہوئے سبق کو مکمل کرنے کی کوشش کریں۔ جس سبق پر مہینہ ختم ہو رہا ہو وہاں تاریخ لکھیں اور دستخط کے خانے میں مختصر دستخط کریں اور طلبہ سے اپنے اپنے سرپرست سے دستخط کروا کر لانے کو کہیں۔

○ ایک مہینے کا نصاب کسی مضمون میں اگر جلد ختم ہو جائے تو اس کا بقیہ وقت دوسرے مضامین کے لیے استعمال کریں تاکہ ہر مہینے کا نصاب تمام مضامین میں ایک ساتھ رہے۔

○ دوسرے پانچ مہینوں والے مضامین پڑھاتے وقت دور کے دنوں میں پہلے پانچ مہینوں والے مضامین کا بھی دور کراتے رہیں۔

○ کتاب میں ہر مضمون کے شروع میں جو تعریف دی گئی ہے، وہ لغوی یا اصطلاحی تعریف نہیں بلکہ مفہومی تعریف ہے تاکہ طلبہ کے سامنے مضمون کا تعارف اچھی طرح ہو جائے۔

○ کتاب کے آخر میں نماز کی نگرانی کے لیے نقشہ دیا گیا ہے، بتائے گئے طریقے کے مطابق دیے گئے خانوں میں نشانات لگانا ہے، اور طلبہ کی ماہانہ حاضری وغیرہ حاضری اور فیس کے لیے بھی ایک نقشہ دیا گیا ہے، ہر مہینے کے ختم پر ایام تعلیم، ایام حاضری وغیرہ حاضری اور فیس کی تفصیلات لکھ دیں، اور مہینہ مکمل ہو جانے کے بعد خود بھی دستخط کریں اور طلبہ کو اپنے والدین سے دستخط کروا کر لانے کو کہیں۔

نوٹ: تجربہ سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ بڑی عمر والے صرف ناظرہ قرآن میں زیادہ وقت دینا چاہتے ہیں۔ لہذا ان کے ساتھ اتنی رعایت کر لی جائے کہ قرآن کے تحت جو دو مضامین (نورانی قاعدہ اور حفظ سورۃ) ہیں ان کے ساتھ روزانہ ناظرہ قرآن بھی پڑھا دیا جائے، جس میں اس بات کا لحاظ کریں کہ لحن جلی نہ ہو۔

سال اول کے نصاب کا خاکہ

قرآن	نورانی قاعدہ حفظ سورہ	مکمل نورانی قاعدہ تعوذ، تسمیہ، سورۃ فاتحہ، سورۃ بقرہ، سورۃ آل عمران، سورۃ مائدہ، سورۃ کافرون، سورۃ نصر، سورۃ لہب، سورۃ اخلاص، سورۃ فلق اور سورۃ ناس۔
حدیث	دعا و سنت حفظ حدیث	کھانے سے پہلے کی دعا، شروع میں دعا پڑھنا بھول جانے تو یہ دعا پڑھے، کھانے کے بعد کی دعا اور سنتیں، دعوت کھانے کے بعد کی دعا، پانی پینے کے بعد کی دعا اور سنتیں، دودھ پینے کے بعد کی دعا، سونے سے پہلے کی اور سو کر اٹھنے کی دعائیں اور سنتیں، بیت الخلا جانے سے پہلے اور بیت الخلا سے باہر نکلنے کی دعائیں اور سنتیں، وضو سے پہلے، درمیان اور بعد کی دعائیں، مسجد میں داخل ہونے اور مسجد سے باہر نکلنے کی دعائیں اور سنتیں، کپڑا پہننے کی دعا، اذان کے بعد کی دعا، شیطان سے حفاظت کی دعا اور خاص خاص موقعوں پر کہے جانے والے مسنون کلمات۔ ایمانیات، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات سے متعلق ۲۰ حدیثیں۔
عقائد و مسائل	عقائد مسائل	پانچوں کلمے، ایمان، مجمل و مفصل، توحید، فرشتوں، آسمانی کتابوں، نبی اور رسول، آخرت، تقدیر اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا پر اسباق۔ وضو کے فرائض، وضو کا مسنون طریقہ، نواقص وضو، غسل کے فرائض، غسل کا مسنون طریقہ، موجبات غسل، نماز کی ترکیب، کلمات نماز، نماز کا مسنون طریقہ، پانچ نمازیں، نماز کے شرائط، نماز کے ارکان، نماز کے واجبات، حمد، سہو کا بیان، نماز کے مفاسد، اوقات نماز، اذان و اقامت، نماز باجماعت، وتر کی نماز، جمعہ کی نماز، عیدین کی نماز، بیمار کی نماز، مسافر کی نماز، کفن و دفن کے مسائل، نماز جنازہ، روزے کے مسائل، روزے کے مفاسد، وہ چیزیں جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا، کفارہ کب واجب ہوتا ہے؟
اسلامی تربیت	سیرت آسان دین	ہمارے نبی ﷺ کی زندگی پر مختصر اسباق۔ ایمانیات، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات سے متعلق ۳۵ مرتبہ اسباق۔
زبان	عربی اردو	اعداد، عشرات، مہینے، ہفتے کے دن۔ باتر تہ حروف، بے ترتیب حروف، زبر، زیر، پیش، حروف کو ملانے کے طریقے، واو، ماقبل مفتوح اور محروف و مجہول، یا جس کے پہلے زبر اور محروف و مجہول، دو حروف کے الفاظ اور جملے، سہ حرفی الفاظ اور جملے، ہائے مخلوط، دو حرفی و سہ حرفی الفاظ کے جملے۔

سال دوم کے نصاب کا خاکہ

قرآن	ناظرہ قرآن تیسواں اور اسیسواں پارہ اور سورہ بقرہ سے سورہ نسا تک۔
حفظ سورہ	سورہ زلزال، سورہ عادیات، سورہ قارعہ، سورہ تکوین، سورہ عصر، سورہ ہمزہ اور آیۃ الکرسی۔

حدیث	دعا وسنت	تلاوت کے آداب، جب بازار میں جائے تو یہ دعا پڑھے، جب کسی کو نیا کپڑا پہنے دیکھے تو یہ دعا دے، گھر سے نکلنے وقت کی دعا، گھر سے نکلنے کی سنتیں، گھر میں داخل ہونے کی دعا، گھر میں داخل ہونے کی سنتیں، آمینہ دیکھنے کی دعا، سواری پر سوار ہونے کی دعا، سفر کی سنتیں، کسی کو رخصت کرنے کی دعا، ہر چیز کے شر سے حفاظت کی دعا، آب زمزم پینے کی دعا، دعا مانگنے کے آداب، خاص خاص موقعوں پر کہے جانے والے مسنون کلمات، استخارہ کی دعا۔
حفظ حدیث	ایمانیات، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات سے متعلق ۲۰ حدیثیں۔	

عقائد و مسائل	عقائد	حضرت محمد ﷺ آخری نبی، صحابہ، معجزہ، کرامت، کفر و شرک، کفار کے مذہبی تہواروں میں شرکت، علامات قیامت، علامات کبریٰ، برزخ، حشر، شفاعت، جنت، جہنم۔
مسائل	مسائل	نجاست کے مسائل، تیمم کے مسائل، مقتدی کے مسائل، قضا نماز، تراویح کی نماز، زکاة کے مسائل، صدقہ فطر کے مسائل، قربانی کے مسائل، قربانی کے جانور، عقیقہ کے مسائل، ختنہ کا حکم، حج کے مسائل، حج کے فرائض، حج کے واجبات، حج کا طریقہ نکاح کے مسائل، مہر کے مسائل، ولی کے مسائل، طلاق کے مسائل، عدت کے مسائل۔

اسلامی تربیت	سیرت	ہمارے نبی ﷺ کی مدنی زندگی پر مختصر اسباق اور آپ ﷺ کی زندگی کے اخلاقی پہلو۔
آسان دین	ایمانیات، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات سے متعلق ۲۵ تربیتی اسباق۔	

زبان	عربی	کھانے پینے کی چیزیں، مختلف پھل، ملاقات کے وقت، رخصت کے وقت۔
اردو	چار حروف الفاظ، پانچ حروف کے الفاظ، چھ حروف کے الفاظ، سات حروف کے الفاظ، آٹھ حروف کے الفاظ، دنوں کے نام، مسجد نبوی۔	

فہرست

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۲۵	آئینہ دیکھنے کی دعا		۱- قرآن
۲۵	سواری پر سوار ہونے کی دعا	۱۳	ناظرہ قرآن تعریف، ترغیبی بات
۲۶	سفر کی سنتیں	۱۳	ناظرہ قرآن - ہدایت برائے استاذ
۲۷	کسی کو رخصت کرنے کی دعا	۱۴	ناظرہ قرآن کریم کا نصاب
۲۷	کسی بھی چیز کے نقصان سے حفاظت کی دعا	۱۶	حفظ سورۃ تعریف، ترغیبی بات
۲۸	آب زمزم پینے کی دعا	۱۶	حفظ سورۃ - ہدایت برائے استاذ
۲۸	دُعایا نکلنے کے آداب	۱۷	سورۃ الزلزال
۳۰	خاص خاص موقعوں پر کہے —	۱۷	سورۃ عادیات
۳۱	استحارہ کی دعا	۱۸	سورۃ قارعہ
۳۳	حفظ حدیث تعریف، ترغیبی بات	۱۸	سورۃ نکاث
۳۳	حفظ حدیث - ہدایت برائے استاذ	۱۹	آیۃ الکرسی
۳۸	حدیث نمبر (۴۱) ایمانیات پر		۲- حدیث
۳۸	حدیث نمبر (۴۲) عبادات پر	۲۰	دُعا وسنت تعریف، ترغیبی بات
۳۸	حدیث نمبر (۴۳) معاملات پر	۲۰	دُعا وسنت - ہدایت برائے استاذ
۳۸	حدیث نمبر (۴۴) معاشرت پر	۲۱	تلاوت کے آداب
۳۹	حدیث نمبر (۴۵) اخلاقیات پر	۲۲	جب بازار میں جائے توبہ دعا پڑھے
۳۹	حدیث نمبر (۴۶) ایمانیات پر	۲۲	گھر سے نکلنے وقت کی دعا
۳۹	حدیث نمبر (۴۷) عبادات پر	۲۳	گھر سے نکلنے کی سنتیں
۳۹	حدیث نمبر (۴۸) معاملات پر	۲۳	گھر میں داخل ہونے کی دعا
۴۰	حدیث نمبر (۴۹) معاشرت پر	۲۴	گھر میں داخل ہونے کی سنتیں
۴۰	حدیث نمبر (۵۰) اخلاقیات پر	۲۴	جب کسی کو نیا کپڑے پہنے دیکھے تو یہ

فہرست

صفحہ نمبر	مضامین
۵۵	برزخ
۵۷	حشر
۵۹	شفاعت
۶۰	جنت
۶۱	جہنم
۶۳	مسائل تعریف، ترغیبی بات
۶۴	مسائل - ہدایت برائے استاذ
۶۵	نجاست کے مسائل
۶۶	نجاست غلیظہ کا حکم
۶۶	نجاست خفیفہ کا حکم
۶۷	مفرق مسائل
۶۸	ناپاک چیز کو پاک کرنے کے طریقے
۶۹	تیمم کے مسائل
۶۹	تیمم کا طریقہ
۷۰	تیمم کے فرائض
۷۰	کن چیزوں پر تیمم جائز ہے
۷۱	تیمم کرنا کب جائز ہے؟
۷۲	تیمم کو توڑنے والی چیزیں
۷۲	مقتدی کے مسائل
۷۴	مفرق مسائل
۷۶	قضا نماز

صفحہ نمبر	مضامین
۴۰	حدیث نمبر (۳۱) ایمانیات پر
۴۰	حدیث نمبر (۳۲) عبادات پر
۴۱	حدیث نمبر (۳۳) معاملات پر
۴۱	حدیث نمبر (۳۴) معاشرت پر
۴۱	حدیث نمبر (۳۵) اخلاقیات پر
۴۱	حدیث نمبر (۳۶) اخلاقیات پر
۴۲	حدیث نمبر (۳۷) اخلاقیات پر
۴۲	حدیث نمبر (۳۸) اخلاقیات پر
۴۲	حدیث نمبر (۳۹) اخلاقیات پر
۴۲	حدیث نمبر (۴۰) اخلاقیات پر
۳- عقائد و مسائل	
۴۳	عقائد تعریف، ترغیبی بات
۴۴	عقائد - ہدایت برائے استاذ
۴۵	حضرت محمد ﷺ آخری نبی
۴۶	صحابہ
۴۷	مہجرہ
۴۸	کرامت
۴۹	کفر و شرک
۵۱	کفار کے مذہبی تہواروں میں شرکت
۵۲	علامات قیامت
۵۴	علامات کبریٰ

فہرست

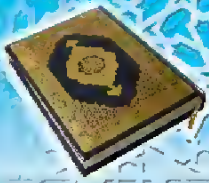
صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۹۴	عیب دار جانور کی قربانی	۷۷	قضا نماز پڑھنے کا طریقہ
۹۶	قربانی کا طریقہ	۷۸	تراویح کی اہمیت
۹۶	قربانی کا گوشت	۸۱	تراویح کی نماز
۹۷	قربانی کی کھال	۸۲	زکاة کے مسائل
۹۷	عقیقہ کے مسائل	۸۳	زکاة فرض ہونے کی شرطیں
۹۸	ختہ کا حکم	۸۴	کس مال میں زکاة فرض ہے؟
۹۹	حج کے مسائل	۸۴	زکاة کا نصاب
۹۹	حج کے فرض ہونے کی شرطیں	۸۵	متفرق مسائل
۱۰۱	حج کے فرائض	۸۶	زکاة ادا کرنا کب فرض ہے؟
۱۰۱	حج کے واجبات	۸۷	متفرق مسائل
۱۰۲	حج کا طریقہ	۸۸	کن لوگوں کو زکاة دینا جائز ہے؟
۱۰۳	کون کون سی چیزیں احرام میں.....	۸۹	کن لوگوں کو زکاة دینا جائز نہیں؟
۱۰۴	زکاح کے مسائل	۹۰	کن لوگوں کو زکاة دینا افضل ہے؟
۱۰۵	زکاح کی سنتیں	۹۰	صدقہ فطر کے مسائل
۱۰۵	جوڑے کے انتخاب میں معیار.....	۹۰	صدقہ فطر کس پر واجب ہے؟
۱۰۷	مہر کے مسائل	۹۱	صدقہ فطر کی مقدار
۱۰۸	ولی کے مسائل	۹۱	صدقہ فطر کب ادا کریں؟
۱۰۸	کن عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے	۹۲	قربانی کے مسائل
۱۰۹	طلاق کے مسائل	۹۲	قربانی کا وقت
۱۱۳	عدت کے مسائل	۹۳	قربانی کس پر واجب ہے؟
۱۱۳	عدت کی مقدار	۹۴	قربانی کے جانور

فہرست

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۱۳۲	گھمنڈ نہ تھا	۱۱۳	عدت کی جگہ
۱۳۴	بہادری	۱۱۴	عدت میں ناجائز امور
۱۳۶	آپ صلی اللہ علیہ وسلم سچے تھے		۴ - اسلامی تربیت
۱۳۸	آمانت داری	۱۱۵	سیرت تعریف، ترقیبی بات
۱۳۹	وعدے کے سچے	۱۱۶	سیرت - ہدایت برائے استاذ
۱۴۱	برائی کے بدلے بھلائی	۱۱۷	مدنی دور
۱۴۳	بچوں سے پیار	۱۱۷	ہمارے نبی ﷺ مدینہ میں
۱۴۴	نرم دلی	۱۱۸	مہاجرین و انصار کا آپس میں بھائی چارہ
۱۴۶	عفو و درگزر	۱۱۸	مدینہ کے حالات
۱۴۸	جسم مبارک	۱۱۹	مسلمانوں کے تین دشمن
۱۴۹	آسان دین تعریف، ترقیبی بات	۱۲۰	بدراور اُحد کی لڑائیاں
۱۵۱	آسان دین - ہدایت برائے استاذ	۱۲۰	خندق
۱۵۲	اللہ تعالیٰ پر بھروسہ	۱۲۱	صلح حدیبیہ
۱۵۳	نیک کاموں میں سبقت کرنا	۱۲۲	فتح مکہ مکرمہ
۱۵۵	رشوت لینے اور دینے والے.....	۱۲۳	حجۃ الوداع
۱۵۶	ماتحتوں کے ساتھ حسن سلوک	۱۲۴	ہمارے نبی ﷺ کی وفات
۱۵۷	چغلی خوری کا وہال	۱۲۵	ہمارے نبی ﷺ کے بچے
۱۵۸	اللہ ہی رزق دینے والے ہیں	۱۲۵	بات چیت
۱۶۰	قرآن کریم کی تلاوت کرنا	۱۲۷	خاطر داری
۱۶۱	سود کی حرمت	۱۲۹	برابری کا برتاؤ
۱۶۳	ہمیشہ دوسروں کی بھلائی چاہو	۱۳۱	شرم و حیا

فہرست

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۱۸۵	ملاقات کے وقت	۱۶۳	اپنا کام خود سے کرنا
۱۸۶	رخصت کے وقت	۱۶۵	ایمان کی حلاوت
۱۸۷	اُردو - تعریف، ترغیبی بات	۱۶۶	درویش شریف پڑھنا
۱۸۷	اُردو - ہدایت برائے استاذ	۱۶۷	غصب کا وبال
۱۸۸	چار حرفی الفاظ	۱۶۸	اسلامی تہوار
۱۹۶	پانچ حروف کے الفاظ	۱۶۹	اِزار لٹکانے والوں کی سزا
۲۰۰	چھ حروف کے الفاظ	۱۷۰	کامل ایمان کی پہچان
۲۰۲	سات حروف کے الفاظ	۱۷۱	توبہ و استغفار
۲۰۳	آٹھ حروف کے الفاظ	۱۷۲	جھوٹی گواہی نہ دینا
۲۰۴	دِنوں کے نام	۱۷۳	ہدیہ کو حقیر سمجھنا
۲۰۵	مسجد نبوی	۱۷۵	ٹی وی کے نقصانات
۲۰۷	نماز چارٹ کی ترتیب	۱۷۶	آپ ﷺ کی محبت و اطاعت
۲۱۲	ماہانہ حاضری وغیرہ حاضری اور فیس چارٹ	۱۷۷	مسواک کے فوائد
		۱۷۸	فضول خرچی نہ کرنا
		۱۷۹	مذاق میں بھی کسی کی کوئی چیز نہ لینا
		۱۸۰	عفو و درگزر
			۵ - زبان
		۱۸۲	عربی - تعریف، ترغیبی بات
		۱۸۲	عربی - ہدایت برائے استاذ
		۱۸۳	کھانے پینے کی چیزیں
		۱۸۴	مختلف پھل



تعریف

ناظرہ قرآن مجید: قرآن کریم دیکھ کر پڑھنے کو ”ناظرہ قرآن“ کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص قرآن پڑھے اور اس پر عمل کرے تو اس کے والدین کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی سے بھی زیادہ ہوگی۔ پھر اگر وہ سورج تمہارے گھروں میں طلوع ہو (تو جتنی روشنی وہ پھیلائے گا اس تاج کی روشنی اس سے بھی زیادہ ہوگی) تو تمہارا اس شخص کے بارے میں کیا گمان ہے جو خود قرآن پر عمل کرنے والا ہو۔ [ابوداؤد: ۱۳۵۳، منہاج ص ۱۵۸]

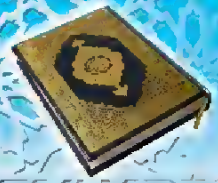
فائدہ: یعنی جب والدین کے لیے یہ انعام ہے تو عمل کرنے والے کا انعام اس سے کہیں زیادہ ہوگا۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی کتاب کا ایک حرف پڑھے اس کے لیے ایک حرف کے بدلہ ایک نیکی ہے۔ اور ایک نیکی کا اجر دس نیکی کے برابر ملتا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ سارا ”الم“ ایک حرف ہے، بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے۔ اور میم ایک حرف ہے (یعنی تین حروف ہوئے اس پر تیس نیکیاں ملیں گی)۔ [ترمذی: ۲۹۱۰]

لہذا ہمیں قرآن کریم کی خوب تلاوت کرنی چاہیے تاکہ ہم زیادہ سے زیادہ ثواب کمایاں آخرت کی زندگی سنواریں اس لیے کہ وہاں روپے اور پیسے کام نہیں آئیں گے بلکہ یہی نیکیاں اور اجر و ثواب کام آئیں گے۔

ہدایت برائے استفادہ

قرآن کے نصاب میں دو پارے ۲۹ و ۳۰ اور اس کے ساتھ سورہ بقرہ، سورہ آل عمران اور سورہ نساء دی گئی ہیں۔ طلبہ کی آسانی کے لیے ترتیب سورہ ناس سے رکھی ہے چونکہ آخری سورتیں طلبہ کو حفظ ہیں اس لیے ناظرہ پڑھنے اور اس کے ساتھ نورانی قاعدہ میں جو قواعد گزرے ہیں ان کا اجرا کرنے میں آسانی ہوگی۔ اگر کوئی طالب علم اس نصاب کو روانی اور تمام قواعد کے اجرا کے ساتھ مکمل کر لے تو اس کو حفظ سورہ کا نصاب مکمل کرانے کے بعد ناظرہ قرآن آگے پڑھا سکتے ہیں۔ بڑی عمر والے طلبہ کے لیے قواعد کا لفظ بہ لفظ یاد رہنا ضروری نہیں، بس ناظرہ پڑھنے میں ان قواعد کا لحاظ رکھ کر پڑھیں اتنا ہی کافی ہے۔



سبق ۱

سورۃ ناس تا سورۃ تین

۱	پہلے مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین
---	------------------------	-------	------------	--------------

سبق ۲

سورۃ انشراح تا سورۃ بروج

۲	دوسرے مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین
---	-------------------------	-------	------------	--------------

سبق ۳

سورۃ انشقاق تا سورۃ نبا

۳	تیسرے مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین
---	-------------------------	-------	------------	--------------

سبق ۴

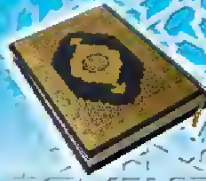
سورۃ مرسلات تا سورۃ مدثر

۴	چوتھے مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین
---	-------------------------	-------	------------	--------------

سبق ۵

سورۃ مزمل تا سورۃ معارج

۵	پانچویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین
---	---------------------------	-------	------------	--------------



سبق ۶

سورہ حاقہ تا سورہ ملک

۶	چھ مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین
---	----------------------	-------	------------	--------------

سبق ۷

پہلا پارہ شروع سے دوسرا پارہ ربع تک۔

۷	ساتویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین
---	--------------------------	-------	------------	--------------

سبق ۸

دوسرا پارہ ربع سے تیسرا پارہ نصف تک۔

۸	آٹھویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین
---	--------------------------	-------	------------	--------------

سبق ۹

تیسرا پارہ نصف سے چوتھا پارہ ثلث تک۔

۹	نویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین
---	------------------------	-------	------------	--------------

سبق ۱۰

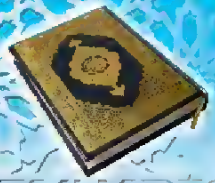
چوتھا پارہ ثلاثہ سے سورہ نساء ختم تک۔

۱۰	دسویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین
----	-------------------------	-------	------------	--------------



۱۔ قرآن

[حفظ سورۃ]



تعریف

حفظ سورۃ: قرآن کریم کی کسی سورۃ کے یاد کرنے کو ”حفظ سورۃ“ کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث: حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے قرآن پڑھا، پھر اس کو حفظ کیا اور اس کے حلال کو حلال جانا اور حرام کو حرام تو حق تعالیٰ شانہ اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے اور اس کے گھرانے میں سے ایسے دس آدمیوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول فرمائیں گے جن کے لیے جہنم واجب ہو چکی ہو۔

[ترمذی: ۲۹۰۵، ابن ابی بن ابی طالب رحمہ اللہ]

قرآن اللہ کی کتاب ہے، اس کو پڑھنے پر بے شمار ثواب ہے، اس کو یاد کرنے کی بھی بڑی فضیلت ہے، حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ قرآن کا حافظ جس کو یاد بھی اچھا ہو اور پڑھتا بھی اچھا ہو، اس کا حشر قیامت کے دن ان معزز فرماں بردار فرشتوں کے ساتھ ہوگا جو قرآن کریم کو لوح محفوظ سے نقل کرنے والے ہیں۔

[مسلم: ۱۸۹۸، ابن ماجہ رحمہ اللہ]

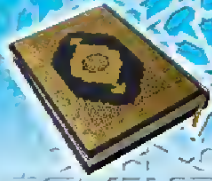
حضور ﷺ نے فرمایا: جس کے دل میں ذرا سا بھی قرآن نہ ہو وہ ویران گھر کی طرح ہے۔

[ترمذی: ۲۹۱۳، ابن ماجہ رحمہ اللہ]

جس گھر کی آبادی اور رونق رہنے والے سے ہے، ایسے ہی انسان کے دل کی رونق و آبادی قرآن کو یاد رکھنے سے ہے۔ جس کو جتنا حصہ قرآن کا حفظ ہوگا اس کو اسی کے بقدر جنت کے درجات حاصل ہوں گے۔ لہذا قرآن کریم کو حفظ کرنا چاہیے، کم از کم اتنا تو ضرور یاد ہونا چاہیے جو نماز کے لیے ضروری ہے۔

ہدایت برائے استاذ

قرآن کے تحت دوسرے مضمون حفظ سورۃ میں گذشتہ سال سورۃ فاتحہ کے علاوہ سورۃ فیل سے سورۃ ناس تک ۱۰ سورتیں دی گئی تھیں، اس سال کے نصاب میں سورۃ زلزال سے سورۃ ہمزہ تک سورتیں دی گئی ہیں۔ شروع کرنے سے پہلے گذشتہ سال کی سورتوں کا دور کرائیں۔ اگر کوئی طالب علم حفظ سورۃ کا نصاب جلدی مکمل کر لے تو ناظرہ قرآن پر توجہ دیں اور اگر دونوں نصاب مکمل ہو جائیں تو آگے بھی سورتیں حفظ کرائی جاسکتی ہیں۔ نیز ہر سورۃ کو یاد کراتے وقت تجوید کی اتنی رعایت کی جائے کہ لحن جلی (بڑی غلطی) نہ ہونے پائے کہ جس کے ساتھ قرآن مجید پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور کبھی تو نماز فاسد بھی ہو جاتی ہے۔



سبق ۱

سُورَةُ الزَّلْزَالِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝١ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ۝٢
وَقَالَ الْإِنْسَانُ مَا لَهَا ۝٣ يَوْمَئِذٍ تُخْبِرُهَا أَخْبَارُهَا ۝٤
بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا ۝٥ يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا ۝٦
لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ ۝٧ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۝٨
وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۝٩

۱	۲	مبیینے میں پڑھائیں	تاریخ	دیکھو معلم	دیکھو والدین
---	---	--------------------	-------	------------	--------------

سبق ۲

سُورَةُ الْعَدِيَّتِ

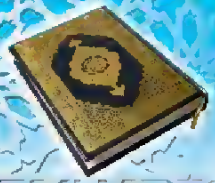
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَالْعَدِيَّتِ صُبْحًا ۝١ فَالْمُورِيَّتِ قَدْحًا ۝٢ فَالْمُغِيرَتِ
صُبْحًا ۝٣ فَاتْرُنَ بِهِ نَقْعًا ۝٤ فَوَسْطَنَ بِهِ جَمْعًا ۝٥
إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُودٌ ۝٦ وَإِنَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ لَشَهِيدٌ ۝٧
وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ ۝٨ أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا



قرآن

[حفظِ سورۃ]



حفظِ سورۃ

فِي الْقُبُورِ ۝ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ ۝ إِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ
يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ ۝

درخط والدین

درخط معلم

تاریخ

مہینے میں پڑھائیں

۵ ۴ ۳

سُورَةُ الْقَارِعَةِ

سبق ۳

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْقَارِعَةُ ۝ مَا الْقَارِعَةُ ۝ وَمَا أَذْرُكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝ يَوْمَ
يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ ۝ وَتَكُونُ الْجِبَالُ
كَالْعِهْنِ الْمُنْفُوشِ ۝ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ ۝ فَهُوَ
فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ ۝ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ ۝ فَأُمُّهُ
هَاوِيَةٌ ۝ وَمَا أَذْرُكَ مَا هِيَةٌ ۝ نَارُ حَامِيَةٍ ۝

درخط والدین

درخط معلم

تاریخ

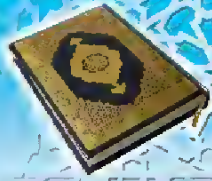
مہینے میں پڑھائیں

۷ ۶

سُورَةُ التَّكْوِيْنِ

سبق ۴

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْهُكْمُ التَّكْوِيْنِ ۝ حَتَّى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ كَلَّا سَوْفَ



تَعْلَمُونَ ﴿٥﴾ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٦﴾ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ
عِلْمَ الْيَقِينِ ﴿٧﴾ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ ﴿٨﴾ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا
عَيْنَ الْيَقِينِ ﴿٩﴾ ثُمَّ لَتَسْأَلَنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ﴿١٠﴾

۸ ۹	میں سے پڑھائیں	تاریخ	دیکھنا معلوم	دیکھنا والدین
-----	----------------	-------	--------------	---------------

سبق ۵

آیۃُ الذکر

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ
وَلَا نَوْمٌ ۚ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ مَنْ ذَا الَّذِي
يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ
وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ۚ
وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ ۚ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ
وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝

۱۰	دوسری میں سے پڑھائیں	تاریخ	دیکھنا معلوم	دیکھنا والدین
----	----------------------	-------	--------------	---------------



۲۔ حدیث

[دُعاست]



تلاوت کے آداب

سبق ۱

۱ با وضو قبلہ کی طرف رخ کر کے بیٹھنا۔ [التبیان فی آداب حملۃ القرآن للنووی: ۱/۳۷]

۲ قرآن کریم کو کسی اونچی جگہ رحل یا تکیہ وغیرہ پر رکھنا۔ [فتح المکریم المنان فی آداب حملۃ القرآن: ۴/۱]

۳ تلاوت شروع کرنے سے پہلے تعوذ پڑھنا۔ [سورہ بقرہ: ۹۸]

۴ ٹھہر ٹھہر کر تجوید کے ساتھ پڑھنا۔ [سورہ مزمل: ۴۰]

۵ اگر کوئی ضرورت پیش آجائے، تو قرآن کریم بند کر کے ضرورت پوری کرنا۔

[التبیان فی آداب حملۃ القرآن للنووی: ۱/۵۸]

۶ ضرورت پوری کرنے کے بعد قرآن کریم پڑھنا شروع کرے، تو پھر سے تعوذ پڑھنا۔

[التبیان فی آداب حملۃ القرآن للنووی: ۱/۵۸]

۷ اگر لوگ کام میں مشغول ہوں، تو قرآن کریم آہستہ پڑھنا۔ [التبیان فی آداب حملۃ القرآن للنووی: ۱/۵۸]

۸ اگر لوگ قرآن کریم کی طرف متوجہ ہوں، تو قرآن کریم بلند آواز سے پڑھنا۔

[التبیان فی آداب حملۃ القرآن للنووی: ۱/۵۸]

۹ معافی میں غور و فکر کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کرنا۔ [سورہ ص: ۲۹]

۱۰ قرآن کریم کی عظمت دل میں رکھنا کہ بہت ہی بلند مرتبہ کلام ہے۔

[التبیان فی آداب حملۃ القرآن للنووی: ۱/۹۷]

نوٹ: قرآن کریم میں ۱۴ آیتیں ایسی ہیں، جن کے پڑھنے یا سننے سے سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے، اسے ”سجدہ تلاوت“ کہتے ہیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ کھڑے ہو کر ”اللہ اکبر“ کہتا ہوا سجدے میں چلا جائے، پھر ”اللہ اکبر“ کہتا ہوا سجدے سے کھڑا ہو جائے، اگر بیٹھے بیٹھے سجدہ کر لے، تو بھی ادا ہو جائے گا۔ [شامی: ۵/۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳]

مسئلہ: اگر کسی نے مکروہ وقت میں آیت سجدہ پڑھی اور اس وقت اس نے سجدہ ادا کر لیا تو سجدہ ادا ہو جائے گا، البتہ مکروہ وقت گزر جانے کے بعد ادا کرنا بہتر ہے۔ اگر غیر مکروہ وقت میں آیت سجدہ تلاوت کی، تو مکروہ وقت میں سجدہ تلاوت ادا کرنا جائز نہیں۔

۱ پہلے مہینے میں پڑھائیں



۲۔ حدیث

[دُعا سنت]

سبق ۲ جب بازار میں جائے تو یہ دعا پڑھے

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بازار میں جاتے تو یہ دعا پڑھتے:

بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ السُّوقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُصِيبَ فِيْهَا يَمِيْنًا فَاجِرَةً اَوْ صَفَقَةً خَاسِرَةً

[متحدک: ۱۹۷۷]

ترجمہ: اللہ کا نام لے کر (بازار میں داخل ہوتا ہوں) اے اللہ! میں آپ سے اس بازار کی بھلائی کا اور جو چیزیں اس میں ہیں ان کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں، اور اس کے شر سے اور جو چیزیں اس میں ہیں ان کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں کسی جھوٹی قسم یا گھالے کے معاملے میں پڑ جاؤں۔

[۱] پہلے مینے میں پڑھائیں

سبق ۳ گھر سے نکلتے وقت کی دعا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی آدمی اپنے گھر سے نکلتے وقت (یہ الفاظ) کہے:

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

[البوراق: ۵۰-۹۵]

ترجمہ: میں اللہ کے نام سے نکلتا ہوں، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا، گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے۔



۲۔ حدیث

[دُعا و سنت]

تو اس سے کہا جاتا ہے تجھے پوری رہنمائی مل گئی، تیرے کام بنادے گئے، تیری حفاظت کا فیصلہ ہو گیا۔ اور شیطان مایوس و نامراد ہو کر اس سے دور ہو جاتا ہے تو دوسرا شیطان کہتا ہے، تو اس شخص پر کیسے قابو پا سکتا ہے جسے رہنمائی مل گئی ہو، جس کے کام بنادے گئے ہوں اور جس کی حفاظت کی گئی ہو۔

۱] پہلے مہینے میں پڑھائیں

دُعا و سنت

گھر سے نکلنے کی سنتیں

سبق ۴

[شعب الایمان: ۸۸۳۵، من لادہ دافعہ لہ دنیا]

۱] گھر والوں کو سلام کر کے نکلنا۔

[بخاری: ۳۲۶۰، من لادہ دافعہ لہ دنیا]

۲] پہلے بایاں پاؤں گھر سے باہر رکھنا۔

[ترمذی: ۳۲۶۰، من لادہ دافعہ لہ دنیا]

۳] گھر سے نکلنے کی دعا پڑھنا۔

دستخط والدین

دستخط علم

تاریخ

پہلے مہینے میں پڑھائیں

گھر میں داخل ہونے کی دعا

سبق ۵

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ

بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا

[ابوداؤد: ۵۰۹۶]



۲۔ حدیث

[دُعائے سنت]

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے اندر جانے اور باہر نکلنے کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں، ہم اللہ تعالیٰ ہی کے نام سے داخل ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی کے نام سے باہر نکلتے ہیں، اور ہم نے اپنے رب اللہ ہی پر بھروسہ کیا۔
پھر اسے چاہیے کہ اپنے گھر والوں کو سلام کرے۔

دوسرے مہینے میں پڑھائیں [۲]

دُعائے سنت

سبق ۶ گھر میں داخل ہونے کی سنتیں

- ① گھر میں دعا پڑھتے ہوئے داخل ہونا۔ [ابوداؤد: ۵۰۹۶، ابن ابی، ابوالشامی رحمہ اللہ]
- ② گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لینا یا کھٹکھار کر یا دروازہ کھٹکھٹا کر اطلاع دینا۔ [ترمذی: ۲۷۱۰، ابن ماجہ، مسند احمد: ۳۶۱۵، ابن زبیب رحمہ اللہ]
- ③ پہلے دایاں پاؤں گھر میں داخل کرنا۔ [بخاری: ۴۳۶، ابن ماجہ رحمہ اللہ]
- ④ گھر والوں کو سلام کرنا۔ [ابوداؤد: ۵۰۹۶، ابن ابی، ابوالشامی رحمہ اللہ]

دوسرے مہینے میں پڑھائیں [۲]

سبق ۷ جب کسی کو نیا کپڑا پہنے دیکھے تو یہ دعا دے

ابونصرہ رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب صحابہ کرام رحمہم اللہ انہم نیا کپڑا پہنتے تو ان کو یہ دعا دی جاتی:

تُبِّي وَيُخْلِفُ اللَّهُ

[ابوداؤد: ۴۰۲۰]

ترجمہ: تم پہنو اور پرانا کرو، اللہ تمہیں اور دے۔

دوسرے مہینے میں پڑھائیں تاریخ مخطوطہ معلم مخطوطہ والدین



۲۔ حدیث

[دُعا و سنت]



آئینہ دیکھنے کی دعا

سبق ۸

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے:

اللَّهُمَّ حَسَّنْتَ خُلُقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي [عل الیوم واللیلة: ۲۳]

ترجمہ: اے اللہ! تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے، پس تو میری سیرت بھی اچھی بنا دے۔

[۳] تیسرے مہینے میں پڑھائیں

دُعا و سنت

سواری پر سوار ہونے کی دعا

سبق ۹

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب سفر پر جاتے اور اپنی

سواری پر سوار ہوتے تو تین مرتبہ ”اللہ اکبر“ کہتے پھر پڑھتے:

سُبْحَنَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ

وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ [متدرک حاکم: ۳۰۰۴]

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات، جس نے اس سواری کو ہمارے قبضے میں دے دیا، ورنہ ہم اس کو

اپنے قابو میں کرنے والے نہ تھے اور بلاشبہ ہم کو ہمارے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

[۳] تیسرے مہینے میں پڑھائیں



۲۔ حدیث

[دُعا و سنت]

سبق ۱۰

سفر کی سنتیں

دُعا و سنت

① جمعہ کے دن زوال کے بعد نماز جمعہ پڑھے بغیر سفر میں نہ نکلنا۔
[مصنف ابن ابی شیبہ: ۵۱۱۶، عن خثعمہ رضی اللہ عنہ]

② سفر شروع کرنے سے پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھنا۔
[مصنف ابن ابی شیبہ: ۴۸۷۹، عن مطعم بن مقدم رضی اللہ عنہ]

③ سفر میں کم از کم تین آدمیوں کا ہونا۔
[ابوداؤد: ۲۶۰۷، عن مہدائہ بن عمرو رضی اللہ عنہ]

④ سفر میں ایک ساتھی کو امیر بنانا۔
[ابوداؤد: ۲۶۰۸، عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ]

⑤ سفر میں جانے والے سے دعا کی درخواست کرنا۔
[ابوداؤد: ۴۹۸، عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ]

⑥ سواری پر دایاں پاؤں پہلے رکھنا۔
[بخاری: ۴۲۶، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

⑦ سواری پر سوار ہوتے ہوئے ”بِسْمِ اللّٰهِ“ کہنا۔
[ابوداؤد: ۲۶۰۲، عن علی بن یونس رضی اللہ عنہ]

⑧ سواری پر اچھی طرح بیٹھ جائے تو تین مرتبہ ”اللّٰهُ أَكْبَرُ“ کہنا۔ [مسلم: ۳۳۳۹، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما]

⑨ سواری کی دعا پڑھنا۔ [مسلم: ۳۳۳۹، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما]

⑩ جب بلندی پر چڑھے تو ”اللّٰهُ أَكْبَرُ“ کہنا۔ [بخاری: ۲۹۹۳، عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ]

⑪ جب بلندی سے نیچے اترے تو ”سُبْحَانَ اللّٰهِ“ کہنا۔ [بخاری: ۲۹۹۳، عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ]

⑫ سفر کی ضرورت پوری ہوتے ہی گھر لوٹنا۔ [بخاری: ۱۸۰۴، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

⑬ سفر سے لوٹنے کی گھروالوں کو اطلاع دینا۔ [سنن کبریٰ: ۱۹۰۵، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما]

⑭ جب سفر سے لوٹے تو پہلے مسجد میں دو رکعت پڑھ کر گھر جانا۔ [ابوداؤد: ۲۷۸۳، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما]

⑮ سفر سے واپسی پر مصافحہ اور معافہ کرنا۔ [معجم اوسط: ۹۷، عن انس رضی اللہ عنہ]

تیسرے مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین
-------------------------	-------	------------	--------------



۲۔ حدیث

[دُعا و سنت]



سبق ۱۱

کسی کو رخصت کرنے کی دعا

حضرت سالم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کوئی آدمی سفر کا ارادہ کرتا تو اس سے فرماتے کہ مجھ سے قریب ہو جاؤ تاکہ میں آپ کو اس طرح رخصت کروں جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو رخصت فرماتے تھے، پھر یہ دعا پڑھتے:

أَسْتَوْدِعُ اللَّهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ

[ترمذی: ۳۳۳۳]

ترجمہ: میں آپ کا دین اور آپ کی امانت اور آپ کے کاموں کا انجام اللہ کے حوالہ کرتا ہوں۔

[۴] چوتھے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۲ کسی بھی چیز کے نقصان سے حفاظت کی دعا

حضرت ابان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اس دعا کو صبح و شام تین مرتبہ پڑھ لے، تو کوئی چیز اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتی:

بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ

[ترمذی: ۳۳۸۸]

وَهُوَ السَّبِّعُ الْعَلِيمُ

ترجمہ: (میں نے) اللہ کے نام سے (صبح و شام کی) جس کے (پاک) نام کے ساتھ زمین و آسمان کی کوئی چیز بھی نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے۔



۲۔ حدیث

[دُعا و سنت]

اس حدیث کے راوی حضرت ابان رضی اللہ عنہ کو فالج ہو گیا تھا، ایک شخص جس نے آپ ﷺ سے یہ روایت سنی تھی، ان کو حیرت سے دیکھنے لگا، کیونکہ اگر اس دعا کا واقعی وہی اثر ہے جو اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے تو خود ان کو فالج کیوں کر ہو گیا؟ حضرت ابان رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ کیا دیکھ رہے ہو؟ بلاشبہ حدیث تو وہی ہے جو میں نے آپ سے بیان کی، لیکن مجھے فالج اس وجہ سے ہو گیا کہ میں نے اس دن یہ دعا نہیں پڑھی تھی اور اللہ کی طرف سے جو ہونا تھا، ہو گیا۔

۴ چوتھے مہینے میں پڑھائیں

دُعا و سنت

آب زمزم پینے کی دعا

سبق ۱۳

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جب زمزم پیتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً

[سنن دارقطنی: ۲۷۳۸]

مِنْ كُلِّ دَاءٍ

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے نفع دینے والے علم، کشادہ روزی اور ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں۔

۴ چوتھے مہینے میں پڑھائیں

دعا مانگنے کے آداب

سبق ۱۴

[مستدرک: ۱۹۶۷، عن عمر رضی اللہ عنہ]

① دعا کرتے وقت دونوں ہاتھوں کو اٹھانا۔



۲۔ حدیث

[دُعَا سُنَّت]

۱۰

② دعا کرتے وقت دونوں ہاتھوں کو سینہ کے سامنے رکھنا۔ [مسند رک: ۷۹۰۳، عن عمر رضی اللہ عنہ]

③ دعائیں پہلے اللہ کی تعریف کرنا پھر رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنا اور پھر دعا مانگنا۔

[معجم کبیر: ۸۷۸، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ]

④ دعائیں دنیا و آخرت کی عافیت مانگنا۔ [ترمذی: ۳۵۵۸، عن ابی بکر رضی اللہ عنہ]

⑤ دعا اس یقین کے ساتھ مانگنا کہ ضرور قبول ہوگی۔ [ترمذی: ۳۷۷۹، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

⑥ اپنے چھوٹوں سے دعا کرانا۔ [ابوداؤد: ۱۳۹۸، عن عمر رضی اللہ عنہ]

⑦ دوسروں سے دعا کی درخواست کرنا۔ [ابوداؤد: ۱۳۹۸، عن عمر رضی اللہ عنہ]

⑧ جب دعا کی قبولیت دیکھے تو یہ دعا پڑھنا ”الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِعِزَّتِهِ وَ جَلَالِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ“۔ [مسند رک: ۹۹۹، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

⑨ دعا مانگنے کے بعد آمین کہنا۔ [ابوداؤد: ۹۳۸، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

⑩ دعا کے بعد دونوں ہاتھ چہرہ پر پھیر لینا۔ [مسند رک: ۱۹۶۷، عن عمر رضی اللہ عنہ]

⑪ دعا کا اثر ظاہر نہ ہو تو یہ نہ کہنا کہ میری دعا قبول نہیں ہوتی۔ [ابوداؤد: ۱۳۸۴، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

⑫ دنیوی زندگی سے تنگ آ کر موت کی دعا نہ کرنا۔ [بخاری: ۵۶۷، عن انس رضی اللہ عنہ]

۴ چوتھے مینے میں پڑھائیں تاریخ دستخط معلم دستخط والدین



۲۔ حدیث

[دُعا و سنت]

سبق ۱۵ خاص خاص موقعوں پر کہے جانے والے مستنون کلمات

اوپرچی جگہ پر چڑھتے ہوئے پڑھیں:

[بخاری: ۲۹۹۳، ابن ہارث رحمہ اللہ عنہ]

اللَّهُ أَكْبَرُ ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے۔

نیچے اترتے ہوئے پڑھیں:

[بخاری: ۲۹۹۳، ابن ہارث رحمہ اللہ عنہ]

سُبْحَانَ اللَّهِ ترجمہ: اللہ کی ذات پاک ہے۔

چھینک آنے پر کہیں:

[بخاری: ۶۲۲۳، ابن ہارث رحمہ اللہ عنہ]

الْحَمْدُ لِلَّهِ ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔

چھینکنے والے کو یہ جواب دیں:

[بخاری: ۶۲۲۳، ابن ہارث رحمہ اللہ عنہ]

يَرْحَمُكَ اللَّهُ ترجمہ: اللہ تم پر رحم کرے۔

کسی کام کے کرنے کا ارادہ ظاہر کریں تو کہیں:

[سورہ کہف: ۲۳]

إِنْ شَاءَ اللَّهُ ترجمہ: اگر اللہ نے چاہا۔

کوئی چیز اچھی لگے تو یہ دعا پڑھیں:

[سورہ کہف: ۳۹]

مَا شَاءَ اللَّهُ ترجمہ: جو اللہ چاہے۔

کسی بات پر تعجب ہو تو یہ دعا پڑھیں:

[بخاری: ۶۲۱۸، ابن ہارث رحمہ اللہ عنہ]

اللَّهُ أَكْبَرُ، سُبْحَانَ اللَّهِ

ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کی ذات پاک ہے۔



۲۔ حدیث

[دُعا و سنت]

ل

کوئی تکلیف پہنچے، یا کوئی چیز گم ہو جائے تو کہیں:

[سورہ بقرہ: ۱۵۶]

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

ترجمہ: بیشک ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور ہم کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

جب غصہ آئے تو پڑھیں:

[ترمذی: ۳۴۵۳، ابن ماجہ: ۱۵۱۱]

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

ترجمہ: میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔

۵) پانچویں مہینے میں پڑھائیں

دُعا و سنت

استخارہ کی دُعا

سبق ۱۶

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو استخارہ اس طرح سکھاتے تھے، جیسے قرآن کی سورتیں سکھاتے ہوں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں جب کوئی اہم کام ہو تو استخارہ کی نیت سے دو رکعت نفل نماز پڑھنے کے بعد یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَ اَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ

وَ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَ لَا اَقْدِرُ

وَ تَعْلَمُ وَ لَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ

تَعْلَمُ اَنَّ هَذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ



۲۔ حدیث

[دُعاست]

فَاقْدِرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ
هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أُمْرِي فَاصْرِفْهُ
عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ

[بخاری: ۶۳۲۷، ابن ماجہ: ۴۰۷۱]

ترجمہ: اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعہ تجھ سے بھلائی مانگتا ہوں، اور تیری قدرت کے ذریعہ تجھ سے قدرت طلب کرتا ہوں اور تیرے بڑے فضل کا تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ بے شک تجھے قدرت ہے اور مجھے قدرت نہیں ہے اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیب کی تمام باتوں کو خوب جاننے والا ہے، اے اللہ! اگر تیرے علم میں میرے لیے یہ کام میرے دین، میری دنیا اور انجام کے اعتبار سے بہتر ہے تو میرے لیے اس کو مقدر فرما اور میرے لیے اس کو آسان فرما دے اور پھر میرے لیے اس میں برکت عطا فرما اور اگر تیرے علم میں میرے لیے یہ کام میرے دین، میری دنیا اور انجام کے اعتبار سے برا ہے تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے دور فرما اور میرے لیے بھلائی مقدر فرما، جہاں کہیں بھی ہو پھر اس پر مجھے راضی فرما۔

○ اس دعا میں لفظ **هَذَا الْأَمْرُ** دو جگہ آیا ہے یہاں پہنچیں تو اپنے اس کام کا نام لیں یا دل میں اس کا تصور کریں جس کے بارے میں استخارہ کیا ہے۔

○ استخارہ میں خواب دیکھنا لازم نہیں ہے، بلکہ کسی جانب مضبوطی سے خیال کا جم جانا کافی ہے، جب کسی ایک بات کی طرف دل کا ارادہ پختہ ہو جائے تو اس کو اختیار کر لینا چاہیے۔ اگر استخارہ کے بعد کسی طرف دلی رجحان پیدا نہ ہو اور دل میں خلجان اور شک و شبہ باقی ہو تو بار بار استخارہ کرنا چاہیے۔

تعریف

حفظ حدیث: حضور ﷺ کی بتائی ہوئی باتوں اور آپ ﷺ کے کیے ہوئے کاموں کو ”حدیث“ کہتے ہیں اور حدیث کے یاد کرنے کو ”حفظ حدیث“ کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث: اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جو شخص میری امت کے نفع کے لیے ۴۰ حدیثیں یاد کرے گا تو اس سے (قیامت کے دن) کہا جائے گا، جنت کے جس دروازے سے چاہو داخل ہو جاؤ۔
[کنز العمال: ۲۹۱۸۶، ابن مسعود رضی اللہ عنہ]

ہمارے پیارے آقا حضرت محمد ﷺ کی باتوں کو پڑھنا، یاد کرنا اور ان کو اپنی زندگی میں اپنانا بہت ثواب کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتے ہیں اور دین پر چلنے کی توفیق حاصل ہوتی ہے، لہذا حدیث کو زبانی یاد کرنا چاہیے کہ اس سے زندگی میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدایت برائے استاذ

اس سال کے نصاب میں دین کے ۵ شعبوں کے تحت ۲۰ حدیثیں دی گئی ہیں اور ان کے ساتھ گزشتہ سالوں کی حدیثوں کا دور بھی دیا گیا ہے۔
ان احادیث کو اجتماعی طور پر ان کے شعبے اور ترجمے کے ساتھ یاد کرائیں، جیسے حدیث نمبر ۲۱ ایمانیات پر مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ ترجمہ: جو شخص میری اطاعت کرے گا، وہ جنت میں داخل ہوگا۔



حدیث نمبر ① ایمانیات پر

الدِّينُ يُسْرُ [شعب الایمان: ۳۸۸۱، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: دین آسان ہے۔

حدیث نمبر ② عبادات پر

مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلَاةُ [ترمذی: ۲۰، عن جابر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: جنت کی کنجی (چابی) نماز ہے۔

حدیث نمبر ③ معاملات پر

مَنْ غَشَّ فَلَئْسَ مِنَّا [ترمذی: ۱۳۱۵، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: جو دھوکہ دے وہ ہم (مسلمانوں) میں سے نہیں۔

حدیث نمبر ④ معاشرت پر

السَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ [ترمذی: ۲۶۹۹، عن جابر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: بات کرنے سے پہلے سلام کرو۔

حدیث نمبر ⑤ اخلاقیات پر

عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ [مسلم: ۲۸۰۵، عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: ہمیشہ سچ بات کہو۔

حدیث نمبر (۶) ایمانیات پر

[بخاری: ۱، من مرقہ: ۱۰۰۰]

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ

ترجمہ: اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔

حدیث نمبر (۷) عبادات پر

[مسلم: ۵۵۶، ابن ماجہ: ۱۰۰۰، ابن کثیر: ۱۰۰۰]

الْطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ

ترجمہ: پاکی آدھا ایمان ہے۔

حدیث نمبر (۸) معاملات پر

[ابن ماجہ: ۳۹۳۷، ابن کثیر: ۱۰۰۰]

مَنِ انْتَهَبَ نَهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا

ترجمہ: جو کسی دوسرے کی چیز چھین کر لے وہ ہم (مسلمانوں) میں سے نہیں۔

حدیث نمبر (۹) معاشرت پر

[کنز العمال: ۲۵۳۳۹، ابن کثیر: ۱۰۰۰]

الْجَنَّةُ تَحْتَ أَقْدَامِ الْأَمَّهَاتِ

ترجمہ: جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔

حدیث نمبر (۱۰) اخلاقیات پر

[کنز العمال: ۷۷۱۱، ابن کثیر: ۱۰۰۰]

اجْتَنِبُوا الْغَضَبَ

ترجمہ: غصہ سے بچو۔



حدیث نمبر (۱۱) ایمانیات پر

[ترجمہ: ۱۹۸۷ء، ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ]

إِتَّقِ اللَّهَ حَيْثُمَا كُنْتَ

ترجمہ: تم جہاں کہیں رہو اللہ سے ڈرتے رہو۔

حدیث نمبر (۱۲) عبادات پر

[مجموعہ اوسط: ۸۳۱۲ء، ابن ابی ہریرہ رحمہ اللہ]

صُومُوا تَصِحُّوا

ترجمہ: روزہ رکھو صحت مند رہو گے۔

حدیث نمبر (۱۳) معاملات پر

[ترجمہ: ۱۲۰۹ء، ابن ابی سعید رضی اللہ عنہ]

التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ

وَالشُّهَدَاءِ

ترجمہ: سچا امانت دار تاجر انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

حدیث نمبر (۱۴) معاشرت پر

[ترجمہ: ۱۸۹۹ء، ابن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما]

رَضِيَ الرَّبُّ فِي رَضَى الْوَالِدِ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی خوشی والد کی خوشی میں ہے۔

حدیث نمبر (۱۵) اخلاقیات پر

[مسلم: ۳۰۳۰ء، ابن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما]

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَبَأٌ

ترجمہ: جعل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

۲۔ حدیث

[حفظ حدیث]

حدیث نمبر (۱۶) ایمانیات پر

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ عَلَى أَحَدٍ يَقُولُ اللَّهُ اللَّهُ

[مسلم: ۳۹۳، ابن ابی شیبہ: ۱۸۱]

ترجمہ: کسی ایسے شخص کے ہوتے ہوئے قیامت نہیں آسکتی جو اللہ کہتا ہو۔

حدیث نمبر (۱۷) عبادات پر

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

[بخاری: ۵۰۴۷، ابن ابی شیبہ: ۱۸۱]

ترجمہ: تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

حدیث نمبر (۱۸) معاملات پر

لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَّ وَالْمُرْتَشِيَّ

[ابوداؤد: ۳۵۸۰، مسند احمد: ۱۸۱، ابن ابی شیبہ: ۱۸۱]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے رشوت دینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

حدیث نمبر (۱۹) معاشرت پر

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ حَبٌّ وَلَا مَنَانٌ وَلَا بَخِيلٌ

[ترمذی: ۱۹۶۳، ابن ابی شیبہ: ۱۸۱]

ترجمہ: دھوکہ باز، احسان جتانے والا اور کنجوس جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

حدیث نمبر (۲۰) اخلاقیات پر

أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا

[ترمذی: ۱۹۶۴، ابن ابی شیبہ: ۱۸۱]

ترجمہ: ایمان والوں میں سب سے کامل ایمان والا وہ شخص ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

۶ چھ مہینے میں پڑھائیں

مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ

[بخاری: ۷۲۸۰، ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نقل]

ترجمہ: جو شخص میری اطاعت کرے گا، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

حدیث نمبر (۲۲) عبادات پر

الدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ [ترمذی: ۲۶۷۰، ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نقل]

ترجمہ: نیکی (بھلائی) کی راہ بتانے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔

حدیث نمبر (۲۳) معاملات پر

الْعَارِيَةُ مُوَدَّاةٌ [ترمذی: ۱۲۶۵، ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نقل]

ترجمہ: استعمال کے لیے لی ہوئی چیز لوٹائی جائے گی۔

حدیث نمبر (۲۴) معاشرت پر

مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

[بخاری: ۲۴۴۲، ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نقل]

ترجمہ: جو شخص کسی مسلمان کے عیب کو چھپاتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیب کو چھپائے گا۔

لَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ

[بخاری: ۷۳۷۶، عن جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر رحم نہیں کرتے جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

حدیث نمبر (۲۶) ایمانیات پر

الْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْإِيمَانِ

[بخاری: ۹، مسلم: ۹۷، ابی داؤد: ۴۶۸۰]

ترجمہ: حیا ایمان کی ایک اہم شاخ ہے۔

حدیث نمبر (۲۷) عبادات پر

أَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ أَنْفِقْ عَلَيْكَ

[بخاری: ۵۳۵۲، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اے ابن آدم تو (لوگوں پر) خرچ کریں (اللہ) تجھ پر خرچ کروں گا۔

حدیث نمبر (۲۸) معاملات پر

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ

[مسند احمد: ۱۴۴۳۱، عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: جو گوشت حرام مال سے پلا ہو جنت میں نہیں جائے گا۔



سبق ۴

حدیث نمبر (۲۹) معاشرت پر

يُرُوا اَبَاءَكُمْ تَبَرُّكُمْ اَبْنَاءَكُمْ

[مسند مرک: ۷۳۵۹، ابن جابر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: تم اپنے والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو، تمہاری اولاد تمہارے ساتھ اچھا برتاؤ کرے گی۔

حدیث نمبر (۳۰) اخلاقیات پر

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ

[بخاری: ۵۹۸۳، ابن حیر بن عظیم رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: رشتہ کو توڑنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

حدیث نمبر (۳۱) ایمانیات پر

اَجَلُوا اللّٰهَ يَغْفِرْ لَكُمْ

[مسند احمد: ۲۱۷۳۳، ابن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی بڑائی دل میں بٹھاؤ، وہ تمہیں معاف کر دے گا۔

حدیث نمبر (۳۲) عبادات پر

حَصِّنُوا اَمْوَالَكُمْ بِالزَّكَاةِ

[شعب الایمان: ۳۵۵۷، ابن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: تم اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کر کے حفاظت کیا کرو۔

مَنْ ادَّعَى مَالَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا

[مسلم: ۲۲۶، ابن ماجہ: ۱۷۸۱، ترمذی: ۱۷۸۱، ابن ماجہ: ۱۷۸۱]

ترجمہ: جو کسی دوسرے کی چیز کا خود کے لیے دعویٰ کرے وہ ہم (مسلمانوں) میں سے نہیں۔

حدیث نمبر (۳۴) معاشرت پر

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارَهُ بَوَائِقَهُ

[مسلم: ۱۸۱، ابن ماجہ: ۱۷۸۱، ترمذی: ۱۷۸۱، ابن ماجہ: ۱۷۸۱]

ترجمہ: وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کی تکلیفوں سے اس کا پڑوسی امن میں نہ ہو۔

حدیث نمبر (۳۵) اخلاقیات پر

الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ

[بخاری: ۹، ابن ماجہ: ۱۷۸۱، ترمذی: ۱۷۸۱، ابن ماجہ: ۱۷۸۱]

ترجمہ: کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

حدیث نمبر (۳۶) ایمانیات پر

الدِّينُ النَّصِيحَةُ

[مسلم: ۲۰۵، ابن ماجہ: ۱۷۸۱، ترمذی: ۱۷۸۱، ابن ماجہ: ۱۷۸۱]

ترجمہ: دین خلوص و وفاداری کا نام ہے۔

الدُّعَاءُ مَخُّ الْعِبَادَةِ
[ترمذی: ۳۳۷۱، ابن ماجہ: ۳۳۷۱، ترمذی: ۳۳۷۱]
ترجمہ: دعا عبادت کا مغز ہے۔

أَطْبَ مَطْعَمَكَ تَكُنْ مُسْتَجَابَ الدَّعْوَةِ
[طبرانی اوسط: ۶۴۹۵، ابن ماجہ: ۳۳۷۱، ترمذی: ۳۳۷۱]
ترجمہ: اپنے کھانے کو پاکیزہ بنا لو تو تمہاری دعا قبول ہوگی۔

لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ
[بخاری: ۶۱۳۳، ابن ماجہ: ۳۳۷۱، ترمذی: ۳۳۷۱]
ترجمہ: ایمان والا شخص ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔

الصُّبْحَةُ تَمْنَعُ الرِّزْقَ
[مسند احمد: ۵۳۰، ابن ماجہ: ۳۳۷۱، ترمذی: ۳۳۷۱]
ترجمہ: صبح کا سونا روزی کو روک دیتا ہے۔

تعریف

عقائد: آدمی جن دینی باتوں پر دل سے یقین رکھتا ہے، ان کو ”عقائد“ کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث: حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے، ایک شخص نے آکر آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ مجھے بتائیے ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ کو، اس کے فرشتوں کو، اس کی کتابوں کو، اس کے رسولوں کو اور قیامت کے دن کو حق جانو، حق مانو اور ہر اچھی بری تقدیر کو بھی حق جانو، حق مانو۔ [مسلم: ۱۰۲، ابن عمر رضی اللہ عنہما]

اسلام میں عقائد کی بہت زیادہ اہمیت ہے، بلکہ دین کی بنیاد ہی عقائد پر رکھی گئی ہے، یہی وجہ ہے کہ جب بھی کسی قوم کے عقائد میں فساد اور بگاڑ پیدا ہوا، تو ان کی اصلاح کے لیے اللہ تعالیٰ نے نبی اور رسول کو مبعوث فرمایا، سارے پیغمبروں نے اپنی قوم کو عقائد درست کرنے اور صحیح عقیدے پر مضبوطی کے ساتھ جبرے رہنے کی دعوت دی، قرآن و حدیث میں بھی عقائد کے متعلق باتیں انتہائی وضاحت کے ساتھ اور بڑے مؤثر انداز میں بیان کی گئی ہیں، جیسے اللہ کی وحدانیت اور اس کی ذات و صفات پر ایمان لانا، آسمانی کتابوں اور رسولوں کے برحق ہونے کا یقین رکھنا، آپ ﷺ کے آخری نبی ہونے اور قرآن کے آخری آسمانی کتاب ہونے کا عقیدہ رکھنا اور فرشتوں اور آخرت کے دن پر ایمان لانا وغیرہ۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے ایمان والو! اللہ پر ایمان رکھو، اور اس کے رسولوں پر اور اس کتاب پر جو اللہ نے اپنے رسول پر اتاری ہے اور ہر اس کتاب پر جو اس نے پہلے اتاری تھی۔ اور جو



۳۔ عقائد و مسائل

[عقائد]

شخص اللہ کا، اس کے فرشتوں کا، اس کی کتابوں کا، اس کے رسولوں کا اور یوم آخرت کا انکار کرے، تو وہ بھٹک کر گمراہی میں بہت دور جا پڑا۔
[سورہ نسا: ۱۳۶]

عقیدہ ایک ایسی بنیادی چیز ہے، جس میں ذرہ برابر بھی کمی و زیادتی کی گنجائش نہیں، تھوڑا سا قدم کا ڈگمگا جانا بھی بڑے خسارے اور نقصان کا باعث ہوتا ہے۔ عقائد سے اعمال کا بھی بہت گہرا تعلق ہے، بڑے سے بڑا عمل بھی اللہ کے یہاں عقائد کی درستگی کے بغیر قبول نہیں ہوتا۔ مثلاً اگر کوئی آدمی اللہ کو نہ مانے، اس کے ساتھ کفر و شرک کرے، یا حضور ﷺ کو آخری نبی اور رسول تسلیم نہ کرے اور آپ ﷺ کے بعد کسی بھی طرح سے نبی کے آنے کا عقیدہ رکھے، تو پھر وہ شخص چاہے جتنا اچھا کام کرے، اللہ تعالیٰ کے یہاں بدلے کا مستحق نہیں ہوگا اور اسے کوئی ثواب نہیں ملے گا۔

اس لیے ہمیں عقائد پر پوری مضبوطی کے ساتھ جمے رہنے اور ان کو اپنے دل میں بٹھالینے کی ضرورت ہے، تاکہ ہمارا ایمان درست رہے، اللہ کے نزدیک ہمارا عمل قبول ہو اور پھر ہمیں اس کا بہترین بدلہ نصیب ہو۔

ہدایت برائے استاذ

گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی کچھ ضروری عقائد دیے گئے ہیں، مثلاً حضرت محمد ﷺ کو آخری نبی، صحابہ، معجزہ، کرامت، کفر و شرک، کفار کے مذہبی تہواروں میں شرکت، علامات قیامت، علامت کبریٰ، برزخ، حشر، شفاعت، جنت، جہنم، ان عقائد کو خوب اچھی طرح سمجھا کر ذہن نشین کرادیں اور اس بات کی بھی تاکید کر دیں کہ ایک ایمان والے کو ان تمام چیزوں پر دل سے پختہ یقین رکھنا ضروری ہے۔

سب سے آخری نبی حضرت محمد ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا، آپ ﷺ نے خود فرمایا: ”أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي“

ترجمہ: میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ [ابوداؤد: ۴۲۵۲، مسند ابی یوسف: ۱۰۸]

لہذا جو شخص بھی آپ ﷺ کے بعد اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے اور جو اس کو نبی مانے وہ کافر ہے۔ حضور ﷺ کے زمانے سے لے کر اس وقت تک بہت سے لوگوں نے اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا، وہ سب کے سب جھوٹے تھے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے قریب آسمان سے اتریں گے، لیکن وہ بھی ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کی شریعت پر عمل کریں گے اور اپنے نبوت کے منصب پر قائم رہتے ہوئے حضور ﷺ کی تعلیمات کے مطابق اس امت کی اصلاح فرمائیں گے۔

[بخاری: ۱۲۱۰، سنن ابی یوسف: ۱۰۸، تفسیر ابن کثیر: ۵۲۷/۳؛ شرح العقائد النسفیہ: ۱۳۷، ۱۳۸]

آپ ﷺ کے بعد کسی نبی کے آنے کی ضرورت نہیں رہی، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ذریعے دین کو ہر طریقے سے کامل و مکمل کر دیا۔ قرآن میں ہے: آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا۔ تم پر اپنی نعمت پوری کر دی، اور تمہارے لیے اسلام کو دین کے طور پر (ہمیشہ کے لیے) پسند کر لیا۔ [سورہ مائدہ: ۳]

سوالات

- ① ختم نبوت کے بارے میں آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟
- ② آپ ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا کیسا ہے؟
- ③ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کس کی شریعت پر عمل کریں گے؟
- ④ کیا آپ ﷺ کے بعد کسی نبی کے آنے کی ضرورت رہی ہے؟

پہلے مینے میں پڑھائیں



۳۔ عقائد و مسائل

[عقائد]

صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین

سبق ۲

”صحابہ“ صحابی کی جمع ہے، جس شخص نے ایمان کی حالت میں حضور ﷺ سے ملاقات کی ہو اور ایمان ہی کی حالت میں اس کی وفات ہوئی ہو، اس کو ”صحابی“ کہتے ہیں۔

[عمدة القاری: ۲۴۰/۲۲۹]

صحابہ رضی اللہ عنہم بہت سارے ہیں، ان کے مرتبے آپس میں کم زیادہ ہیں، لیکن تمام انسانوں میں انبیاء علیہم السلام کے بعد حضور ﷺ کے صحابہ کا مرتبہ ہے، تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کامل ایمان والے، متقی، پرہیزگار اور اعلیٰ درجے کے ولی تھے۔ تمام صحابہ میں چار حضرات سب سے افضل ہیں، پہلے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ۔ ہمارے نبی ﷺ کی شریعت کا علم ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ذریعے سے حاصل ہوا، اگر درمیان میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا واسطہ نہ ہوتا، تو ہم کو نہ قرآن کریم کا علم ہوتا اور نہ آپ ﷺ کی حدیث کا علم ہوتا، اللہ تعالیٰ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے اپنی رضا و خوشنودی کا اعلان فرمایا ہے، قرآن میں ہے: اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔ [سورۃ بینہ: ۸] کسی بھی صحابی کو برا بھلا کہنا جائز نہیں، جو صحابہ پر تنقید کرے اور ان کی شان میں گستاخی کرے وہ بڑا گنہگار اور فاسق ہے۔

[مصنف عبد الرزاق: ۱۰: ۲۰، ابن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما؛ شرح العقائد النسفیہ: ۱۶۱-۱۶۲م]

سوالات

- ① صحابی کسے کہتے ہیں؟
- ② قرآن وحدیث کا علم ہم تک کن کے واسطے سے پہنچا؟
- ③ جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تنقید کرے وہ کیسا ہے؟

1	پہلے سینے میں پڑھائیں	تاریخ	درجہ معلم	ابو حفصہ والدین
---	-----------------------	-------	-----------	-----------------

اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں سے کبھی عادت کے خلاف ایسی باتیں ظاہر کر دیتا ہے، جن پر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو قدرت نہیں ہوتی، دوسرے لوگ اس کے کرنے سے عاجز ہوتے ہیں، ایسی باتوں کو ”معجزہ“ کہتے ہیں۔ [شرح العقائد النسفیہ: ۱۳۴]

پیغمبروں سے عادت کے خلاف ایسی باتیں ظاہر کرانے کا مقصد لوگوں کو یہ سمجھانا ہوتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے پیغمبر اور اس کے مخصوص بندے ہیں، پیغمبروں کے معجزات حق ہیں، ان پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بہت سے پیغمبروں کو ان کی رسالت کی تائید کے لیے مختلف قسم کے معجزے عطا فرمائے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا (لاٹھی) کا سانپ بن جانا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ کے حکم سے مردوں کو زندہ کرنا، حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہے کا نرم ہو جانا۔ حضور ﷺ کو بھی بے شمار معجزات عطا کیے گئے، جن میں سے دو معجزے معروف و مشہور ہیں:

① معراج: اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضور ﷺ رات کو بیداری کی حالت میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ مکہ معظمہ سے بیت المقدس گئے اور پھر وہاں سے ساتوں آسمانوں پر اور جہاں تک اللہ تعالیٰ کو منظور تھا وہاں تک تشریف لے گئے، اسی رات میں جنت اور دوزخ کی سیر کی اور پھر اپنے مقام پر واپس آ گئے، اسی کو ”معراج“ کہتے ہیں۔ [شرح العقیدۃ الطحاویۃ لابن ابی العزہ: ۲۲۳/۱؛ مسلم: ۴۲۹، من اس شہدنا]

② شق قمر: ایک رات کفار مکہ نے حضور اکرم ﷺ سے کہا کہ ہمیں کوئی معجزہ دکھائیے تو حضور ﷺ نے انگلی سے چاند کی طرف اشارہ کیا، جس سے چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے، سب حاضرین نے دو ٹکڑے دیکھ لیے، پھر وہ دونوں ٹکڑے آپس میں مل گئے اور چاند جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا، اسی کو ”شق قمر“ کا معجزہ کہتے ہیں۔ [بخاری: ۳۸۶۸، من اس شہدنا]



۳۔ عقائد و مسائل

[عقائد]

سوالات

- ① معجزہ کسے کہتے ہیں؟
- ② پیغمبروں سے عادت کے خلاف باتیں ظاہر کرانے کا کیا مقصد ہوتا ہے؟
- ③ حضور ﷺ کے دو مشہور معجزے بیان کیجیے۔

دوسرے مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	درجہ علم	درجہ والدین
-------------------------	-------	----------	-------------

سبق ۴ کرامت

اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی عزت بڑھانے کے لیے کبھی کبھی ان کے ذریعے ایسی باتیں ظاہر کر دیتا ہے جو عادت کے خلاف اور مشکل ہوتی ہیں، جنہیں عام لوگ نہیں کر سکتے، جیسے پانی پر چلنا، ہوا میں اڑنا وغیرہ ان باتوں کو ”کرامت“ کہتے ہیں۔

[شرح العقیدۃ الطحاویۃ: لصالح بن عبد العزیز: ۱/۶۷۰]

کرامت کے بارے میں چند ضروری عقائد:

- ① نیک بندوں اور اولیاء اللہ سے کرامتوں کا ظاہر ہونا حق ہے۔
[شرح العقیدۃ الطحاویۃ: لعبد اللہ: ۱/۹۲]
- ② ولی سے کرامت کا ظہور اللہ کے احکام کی مکمل پابندی اور حضور ﷺ کی کامل اتباع اور پیروی کی برکت سے ہوتا ہے۔
[شرح العقیدۃ الطحاویۃ: لصالح بن عبد العزیز: ۱/۶۷۳]
- ③ ولی چاہے خدا کا کتنا ہی پیارا ہو جائے مگر جب تک ہوش و حواس باقی ہو، وہ شریعت کا پابند ہے، نماز، روزہ اور کوئی عبادت اس سے معاف نہیں ہو جاتی اور گناہ کی باتیں اس کے لیے درست نہیں ہوتیں۔
[شرح العقیدۃ الطحاویۃ: لعبد اللہ: ۱۰/۳۹]

④ ایسا شخص جو شریعت کے خلاف کام کرے جیسے نماز نہ پڑھے یا داڑھی منڈائے وغیرہ وہ ہرگز ولی نہیں ہو سکتا، چاہے اس سے کتنی ہی باتیں عادت کے خلاف ظاہر ہوتی ہوں، چاہے وہ ہوا میں اڑنے لگے، پانی پر چلنے لگے اور طرح طرح کے عجیب کام کرے،

عادت کے خلاف ایسی باتیں یا توجادو ہے یا شیطانی حرکتیں ہیں۔

[شرح العقیدۃ الطحاویۃ لصالح بن عبد العزیز: ۱/ ۶۷۳]

ہم مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اولیاء اللہ سے کرامتوں کا ظاہر ہونا حق ہے اور اس پر ہمارا ایمان ہے۔

سوالات

① کرامت کسے کہتے ہیں؟ ② ولی سے کرامت کا ظہور کیسے ہوتا ہے؟

③ جو شخص شریعت کا پابند نہ ہو وہ ولی ہو سکتا ہے؟

تیسرے مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	درجہ و سطح معلم	درجہ و سطح الدین
-------------------------	-------	-----------------	------------------

کفر و شرک

سبق ۵

کفر: کفر کے معنی ہیں نہ ماننا، اسلام میں جن چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے، ان میں سے کسی ایک کو بھی نہ ماننا ”کفر“ ہے۔

[شرح العقیدۃ الطحاویۃ لصالح بن عبد الرحمن: ۱۶/ ۳۸]

جیسے کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی ذات کو نہ مانے یا اس کی صفات میں سے کسی صفت کا انکار کرے، یا فرشتوں کا انکار کرے یا پچھلے انبیاء علیہم السلام پر نازل ہونے والی کتابوں کے بارے میں یہ عقیدہ رکھے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتابیں نہیں تھیں یا قرآن مجید کے کسی مضمون کا انکار کرے یا کسی نبی کو نہ مانے یا پیغمبروں کو جھوٹا کہے اور ان کی طرف بُری باتوں کو منسوب کرے یا تقدیر کا انکار کرے یا آخرت کے دن، قیامت اور حشر و شرکاء کا انکار کرے مثلاً یوں کہے کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا یا اللہ تعالیٰ کو آسمان و زمین کے فنا کرنے کی قدرت نہیں ہے یا حساب نہ ہوگا یا جنت و جہنم کا ذکر صرف لوگوں کو خوش کرنے اور ڈرانے کے لیے کیا گیا ہے، ورنہ حقیقت کچھ نہیں ہے یا قرآن کریم کے قطعی احکام میں سے کسی حکم کا انکار کرے مثلاً نماز، روزہ یا زکوٰۃ وغیرہ کا انکار کرے یا رسول اللہ ﷺ کی بتائی ہوئی کسی بات کو جھٹلائے تو ان تمام صورتوں میں وہ کافر ہو جائے گا۔



۳۔ عقائد و مسائل

[عقائد]

شرک: شرک کے معنی ہیں شریک کرنا، اللہ کی ذات و صفات میں کسی دوسرے کو شریک کرنا ”شرک“ ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ذات میں شرک: اللہ تعالیٰ کی ذات میں شرک کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو بھی خدا ماننا جیسے عیسائی اللہ تعالیٰ کو خدا ماننے کے ساتھ ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا اور حضرت مریم علیہا السلام کو خدا کی بیوی مانتے ہیں، تو وہ تین خدا ماننے کی وجہ سے مشرک ہوئے، آتش پرست (آگ کی پوجا کرنے والے) دو خدا مانتے ہیں: ایک بھلائی کا پیدا کرنے والا، دوسرا برائی کا پیدا کرنے والا، جس کی وجہ سے وہ مشرک ہوئے اور بت پرست چاند، سورج، آگ، پانی، درخت، پتھر جیسی بہت سی چیزوں کو خدا مان کر مشرک ہوئے۔

اللہ تعالیٰ کی صفات میں شرک: اللہ تعالیٰ کی صفات میں شرک کا مطلب یہ ہے کہ جو صفات اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں، ان کو کسی دوسرے کے لیے ماننا جیسے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو روزی دینے والا اور اولاد دینے والا سمجھنا، کسی نبی اور ولی کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ ان کو خدا کی طرح غیب کی تمام باتوں کا علم ہے، اللہ تعالیٰ کی طرح کسی دوسرے کو عبادت کا مستحق سمجھنا اور اس کے لیے عبادت کا کوئی فعل کرنا جیسے کسی قبر پر یا کسی بزرگ کے سامنے سجدہ کرنا، کسی پیغمبر اور ولی کے نام کا روزہ رکھنا اور ان کے نام پر جانور ذبح کرنا وغیرہ وغیرہ۔

گناہوں میں کفر و شرک سب سے بڑے گناہ ہیں، کفر و شرک تو بہ کے بغیر ہر گز معاف نہیں ہوتے، کفر و شرک کی حالت میں مرنے والا ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے شرک کے بارے میں فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کرے گا اور اس کے علاوہ جس گناہ کو جس کے لیے چاہے گا معاف کر دے گا۔“ [سورۃ نسا: ۱۱۶]

اور کفر کے بارے میں فرمایا: ”جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا، وہی لوگ جہنم والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔“ [سورۃ بقرہ: ۳۹]



سوالات

- ① کفر کسے کہتے ہیں؟ ② قیامت کا انکار کرنا کیسا ہے؟
 ③ شرک کسے کہتے ہیں؟ ④ صفات میں شرک کا مطلب بتائیے۔
 ⑤ کفر و شرک کی حالت میں مرنے والا ہمیشہ کہاں رہے گا؟

چوتھے مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین
-------------------------	-------	------------	--------------

سبق ۶ کفار کے مذہبی تہواروں میں شرکت

کفار کے مذہبی تہوار مشرکانہ عقیدوں سے بھرے ہوتے ہیں جیسے گیش چترتھی، دسہرہ، مورتی پوجا، ہولی، دیوالی اور کرسمس وغیرہ ان میں شرکت کرنا حرام ہے، کفار کے مذہبی تہواروں میں شریک ہونے کی چند صورتیں یہ ہیں:

- ① ان تہواروں کا منانا۔ ② تہوار منانے میں ان کے ساتھ شریک ہونا۔
 ③ مذہبی تہواروں میں ان کی مدد کرنا۔ ④ مذہبی تہواروں میں تحفہ یا چندہ وغیرہ دینا۔
 ⑤ مذہبی تہواروں کی خوشی میں اپنے گھر کے لیے چیزیں خریدنا اور کھانے پکانے کا اہتمام کرنا۔
 ⑥ مذہبی جلسوں میں شریک ہونا۔

اگر کوئی مسلمان ان میں سے کسی بھی بات کو اچھا جان کر کرے گا، تو اس کا ایمان جاتا رہے گا اور اگر گناہ جان کر کرے گا، تو سخت گنہگار ہوگا۔

ہم تمام مسلمان کفار کے مذہبی تہواروں کو نہ مناتے ہیں اور نہ ان میں شریک ہوتے ہیں۔

[سنن کبریٰ بیہقی: ۱۹۳۳۳، من مریضی لفظ: البحر الرائق: ۵/۱۳۳، الارشاد الی صحیح الاعتقاد: ۱/۲۹۰]

سوالات

- ① کفار کے مذہبی تہوار کیسے ہوتے ہیں؟
 ② کفار کے مذہبی تہواروں میں شرکت کی صورتیں بیان کرو۔
 ③ ان تہواروں میں شرکت کا کیا حکم ہے؟

⑤ پانچویں مہینے میں پڑھائیں



۳۔ عقائد و مسائل

[عقائد]

علاماتِ قیامت

سبق ۷

قیامت کب قائم ہوگی؟ اس کا علم اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو نہیں ہے، البتہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو وحی کے ذریعے قیامت کی بہت سی علامتیں بتلائی ہیں، جو قیامت قائم ہونے سے پہلے دنیا میں پائی جائیں گی۔

[اشراط الساعۃ لعبد اللہ بن سلیمان: ۱/۳۳-۳۵]

قیامت کی علامتیں دو طرح کی ہیں:

① علاماتِ صُغریٰ (چھوٹی علامتیں) ② علاماتِ کُبریٰ (بڑی علامتیں)۔

[شرح العقیدۃ الطحاویۃ لصالح بن عبد العزیز: ۱/۶۹۱؛ اشراط الساعۃ لعبد اللہ بن سلیمان: ۱/۳۸]

① علاماتِ صُغریٰ

حضور ﷺ کی پیدائش سے لے کر حضرت مہدی علیہ السلام کے ظاہر ہونے تک جو بھی علامتیں اور نشانیاں ظاہر ہوں گی، ان کو ”علاماتِ صُغریٰ“ کہتے ہیں۔

[اشراط الساعۃ لعبد اللہ بن سلیمان: ۱/۳۹۱؛ ایمانِ حقیقیہ، خوارزمہ، نواقضہ عند اہل السنۃ والجماعۃ: ۱/۸۳]

علامتِ صُغریٰ یہ ہیں:

- علم کا اٹھ جانا اور جہالت کا بڑھ جانا۔
- زنا کاری، شراب خوری اور قتل و غارت گری کا عام ہونا۔
- عورتوں کا زیادہ ہونا اور مردوں کا کم ہونا۔
- زلزلوں کا آنا۔
- لوگوں کا اونچی اونچی عمارتیں بنانا۔
- عمل میں کوتاہی اور دل میں لالچ کا بڑھ جانا۔
- گانے بجانے کے سامان اور گانے والی عورتوں کا عام ہونا۔
- ماں کی نافرمانی کرنا اور بیوی کی اطاعت کرنا۔



- دوستوں کو قریب بٹھانا اور باپ کو دور کرنا۔
- بد اخلاق، حریص اور نا اہل لوگوں کو بڑے بڑے عہدے ملنا اور خوف کی وجہ سے ایسے لوگوں کی تعظیم کیا جانا۔
- امت کے پچھلے لوگوں کا اگلوں پر لعن طعن کرنا،
- زکوٰۃ کوتاہان (بوجھ) سمجھنا۔
- مسجدوں میں (دنیا کی باتوں کا) شور ہونا۔
- [بخاری: ۵۲۳۱، سنن نسائی: ۷۱۲، سنن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ: ۲۲۱۰، سنن علی رضی اللہ عنہ: ۲۲۱۰]
- سچے آدمی کو جھوٹا اور جھوٹے آدمی کو سچا سمجھا جانا۔
- شرم و حیا اور دلوں سے امانت و دیانت کا اٹھ جانا۔
- ظلم و رشوت کا بڑھ جانا۔
- دین کا علم دنیا حاصل کرنے کی نیت سے سیکھنا۔
- کافروں کا چاروں طرف سے مسلمانوں پر حملہ کرنا۔
- درندوں کا آدمیوں سے بات کرنا۔
- وقت میں برکت نہ ہونا، یہاں تک کہ سال کا مہینے کی طرح اور مہینے کا ہفتے کی طرح اور ہفتے کا دن کی طرح اور دن کا گھنٹے کی طرح گزر جانا۔

[ابن ماجہ: ۴۰۳۶، سنن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ: شعب الایمان ۵۲۷، سنن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ: السنن الواردة فی الفتن ۳۲۸، سنن علی رضی اللہ عنہ: ۲۲۱۱، سنن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ: المودودہ ۳۲۹، سنن قرآن رضی اللہ عنہ: مستدرجہ ۱۱۷۹۲، سنن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ: ۲۳۳۲، سنن انس رضی اللہ عنہ: ۲۳۳۲]

مذکورہ علامتوں کے علاوہ اور علامتیں بھی ہیں جو اس طرح پے در پے ظاہر ہوں گی جیسے تسبیح کا ڈورا ٹوٹ کر اس کے دانے یکے بعد دیگرے گرنے لگتے ہیں، ان ساری علامتوں کا ظاہر ہونا حق اور یقینی ہے۔



۳۔ عقائد و مسائل

[عقائد]

سوالات

- ① قیامت کب قائم ہوگی؟ ② قیامت کی علامتیں کتنی طرح کی ہیں؟
③ علامات صغریٰ کسے کہتے ہیں؟ ④ چند علامات صغریٰ بتائیے۔

پانچویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	درجہ معلم	درجہ خط والدین
---------------------------	-------	-----------	----------------

② علاماتِ کبریٰ

سبق ۹

حضرت مہدی علیہ السلام کے ظاہر ہونے کے بعد سے صور پھونکے جانے تک جو بھی علامتیں ظاہر ہوں گی، ان کو ”علاماتِ کبریٰ“ کہتے ہیں۔ علاماتِ کبریٰ کل دس ہیں:

- ① حضرت مہدی علیہ السلام کا ظاہر ہونا۔ ② دجال کا نکلنا۔
- ③ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اترنا۔ ④ یاجوج ماجوج کا نکلنا۔
- ⑤ نصف یعنی زمین میں دھنس جانے کے تین واقعات ہوں گے، ایک مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک جزیرۃ العرب میں
- ⑥ دھوئیں کا ظاہر ہونا۔ ⑦ سورج کا مغرب سے نکلنا۔
- ⑧ دابۃ الارض یعنی ایک عجیب جانور کا زمین سے نکلنا۔
- ⑨ یمن سے آگ کا نکلنا۔
- ⑩ ایک خوش گوار ہوا کا چلنا، جس سے تمام مومنین کی روح قبض ہو جائے گی۔ ان تمام علامتوں کے پائے جانے کے بعد قیامت اچانک آجائے گی۔

[مسلم: ۴۶۸، ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ؛ اشراط الساعۃ لعبد اللہ بن سلیمان ۱/۹۱؛ الایمان، حقیقہ، خوارزمہ، نواقض عند اہل السنۃ والجماعۃ:

۱/۸۳، ۸۳/۸۳]

سوالات

- ① علاماتِ کبریٰ کسے کہتے ہیں؟ ② علامتِ کبریٰ کتنی ہیں اور کون کون سی؟

② چھٹے مہینے میں پڑھائیں

اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت کے درمیان ایک اور جہاں اور عالم بسایا ہے، جو مرنے کے بعد سے قیامت قائم ہونے تک رہے گا، اُس جہاں کو ”برزخ“ کہتے ہیں اور اُس کو ”عالم قبر“ بھی کہتے ہیں، قبر سے یہی عالم مراد ہوتا ہے۔ [شرح العقیدۃ الطحاویہ لصاحب ابن عبدالعزیز: ۵۳۳/۱]
انسان جب مرجاتا ہے، اگر دفن کیا جائے، تو دفن ہونے کے بعد، ورنہ جس حال میں ہو، اس کے پاس دونہایت ہیبت ناک فرشتے آتے ہیں، جن کا رنگ سیاہ اور آنکھیں نیلی ہوتی ہیں، جن میں سے ایک کو ”مُنْکَرٌ“ اور دوسرے کو ”نَکِیْرٌ“ کہتے ہیں۔

[ترمذی: ۱۰۷۱، ابن ابی ہریرہؓ، صحیح مسلم]

”منکر و نکیر“ مردے سے سوال کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ حضرت محمد ﷺ کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ یہ شخص کون ہے؟ اگر مردہ ایمان والا ہو، تو ٹھیک جواب دیتا ہے ”میرا رب اللہ ہے، میرا دین اسلام ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔“ ٹھیک جواب دینے کے بعد پہلے اس کے سامنے دوزخ کا منظر پیش کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ تمہارا ٹھکانا یہاں ہوتا مگر اللہ نے تم کو اس سے بچا لیا، پھر اسے جنت کا نظارہ کرایا جاتا ہے، اس کے لیے جنت کے پھوٹے بچھائے جاتے ہیں، اس کو جنت کے کپڑے پہنائے جاتے ہیں، جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے، اس کی قبر کشادہ کر دی جاتی ہے اور خوبصورت چہرے، بہترین لباس اور عمدہ خوشبو میں اس کا نیک عمل اس کے سامنے حاضر ہوتا ہے، اس کے بعد وہ (خوشی میں) کہتا ہے: اے رب! قیامت قائم فرما، اے رب! قیامت قائم فرما؛ تاکہ میں اپنے اہل و عیال اور مال (جنت کی حوروں اور اس کی نعمتوں) میں پہنچ جاؤں۔

اور اگر مردہ ایمان والا نہیں ہے، تو منکر نکیر کے تمام سوالوں کے جواب میں چیخا چلانا ہوا



۳۔ عقائد و مسائل

[عقائد]

یہی کہتا ہے کہ مجھے کچھ خبر نہیں، اس ناکامی کے بعد پہلے اس کو جنت کا منظر دکھایا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اگر تم ایمان لاتے اور نیک اعمال کرتے، تو تمہارا ٹھکانا یہاں ہوتا، پھر اس پر اللہ تعالیٰ کا عذاب مُسَلَّط ہو جاتا ہے، اس کے نیچے آگ بجھا دی جاتی ہے، اس کے لیے دوزخ کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے، فرشتے لوہے کے ہتھوڑوں سے اس کو ایسا مارتے ہیں کہ جنات اور انسان کے علاوہ سب اس کی آواز سنتے ہیں، قبر اس کو اس قدر بھیجتی ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں، اس کے بعد بد صورت، خراب کپڑے اور بد بو میں اس کا عمل حاضر ہوتا ہے، تو وہ کہتا ہے کہ اے رب! قیامت قائم نہ فرما۔

[مسند احمد: ۱۸۵۳۳، ابن البراء بن عازب رضی اللہ عنہما، مسند احمد: ۱۳۷۲۲، ابن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما، مسند احمد: ۱۲۷۱۱، ابن عباس بن مالک رضی اللہ عنہما]

عالم برزخ میں نیک اور مومن بندوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کا انعام ہوتا ہے اور کافروں اور نافرمان مومنوں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس انعام یا عذاب کا تعلق مردے کے جسم اور روح دونوں سے ہوتا ہے، چاہے مرنے والے کا جسم مٹی میں خاک ہو گیا ہو یا آگ میں جل گیا ہو یا پانی میں ڈوب گیا ہو یا درندوں، پرندوں اور مچھلیوں وغیرہ نے کھا کر ہضم کر دیا ہو۔

مردے کے جسم اور روح سے اللہ تعالیٰ کے انعام یا عذاب کی کیفیت و حالت کا صحیح علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے، ہماری سمجھ میں آئے یا نہ آئے، ہم کو اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔

مردے کے سامنے قیامت تک روزانہ صبح و شام اس کا ٹھکانا (جنت یا دوزخ) پیش کیا جاتا ہے، جنتی کو جنت دکھا کر خوشخبری دی جاتی ہے اور دوزخی کو دوزخ دکھا کر اس کے خوف کو بڑھایا جاتا ہے۔

ہم مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ برزخ حق ہے، ہر ایمان والے کو اس پر ایمان لانا ضروری

[بخاری: ۱۳۷۹، ابن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما]

ہے۔



سوالات

- ① برزخ کس جہاں کو کہتے ہیں؟ ② مردے کے پاس آنے والے فرشتوں کا حلیہ اور نام بتاؤ؟
- ③ مردے سے فرشتے کیا سوال کرتے ہیں؟ ④ ایمان والوں کے ساتھ قبر میں کیا معاملہ کیا جاتا ہے؟
- ⑤ کافروں کے ساتھ قبر میں کیا معاملہ کیا جاتا ہے؟
- ⑥ قبر میں اللہ تعالیٰ کے انعام اور عذاب کا تعلق مردے کے جسم سے ہے یا روح سے؟

۶	چھپے مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	درخط معلم	درخط والدین
---	------------------------	-------	-----------	-------------

سبق ۱۳

حشر

حشر کے معنی ہیں جمع ہونا۔ قیامت کے دن صور پھونکنے جانے کے بعد جب تمام جاندار مرجائیں گے، تو ایک مدت کے بعد دوبارہ صور پھونکا جائے گا، جس سے تمام مردے زندہ ہو جائیں گے اور اپنی قبروں سے اُٹھ کر ایک میدان میں جمع ہوں گے اسی کو ”حشر“ کہتے ہیں۔

میدان حشر ایک سفید، نرم اور چٹیل زمین ہوگی جس میں نہ کوئی ٹیلہ ہوگا اور نہ کوئی عمارت کہ آدمی اس کے پیچھے چھپ جائے، اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کو میدان حشر میں جمع کرے گا، اس میدان میں کچھ لوگ پیدل حاضر ہوں گے اور کچھ سوار یوں پر سوار ہو کر اور کافر لوگ منہ کے بل چلتے ہوئے میدان حشر میں پہنچیں گے۔ [مسلم: ۷۲۳۳، منہل بن مسعود رضی اللہ عنہما: ترجمہ ۳۱۴۲، ابن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما]

اس دن کی گھبراہٹ کا یہ عالم ہوگا کہ ہر شخص اپنی اپنی فکر میں ہوگا، انسان اپنے بھائی، ماں باپ، بیوی بچوں، دوست احباب اور رشتے داروں سے منہ چھپاتا پھرے گا، دنیا میں جن پر جان تک قربان کر دیتا تھا آخرت میں ان سے دور بھاگے گا بلکہ کچھ لوگ تو اس دن کے عذاب سے بچنے کے لیے اپنے بیوی بچوں وغیرہ کو بھی بدلے میں دینے کے لیے تیار ہوگا، قرآن میں ہے: مجرم یہ چاہے گا کہ اس دن کے عذاب سے چھوٹنے کے لیے اپنے بیٹے فدیہ



۳۔ عقائد و مسائل

[عقائد]

میں دے دے اور اپنی بیوی اور اپنا بھائی اور اپنا وہ خاندان جو اسے پناہ دیتا تھا اور زمین کے سارے کے سارے باشندے پھر (ان سب کو فدیہ میں دے کر) اپنے آپ کو بچالے (لیکن) ایسا ہرگز نہیں ہو سکے گا! وہ تو ایک بھڑکتی ہوئی آگ ہے جو کھال اتار لے گی۔

[سورہ معارج: ۱۱-۱۶]

اس دن سورج زمین سے بہت قریب ہوگا، اس کی گرمی کی وجہ سے دماغ کھولنے لگے گا اور زبان تالو سے لگ جائے گی۔ کافر و مشرک اور نافرمان لوگ پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے، جن کے گناہ جس قدر زیادہ ہوں گے وہ اسی قدر پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے، اس کثرت سے پسینہ نکلے گا کہ ستر گز زمین میں جذب ہو جائے گا، جب زمین پسینہ نہ پی سکے گی تو پسینہ اوپر چڑھے گا پھر کسی کے شکنوں تک پہنچ رہا ہوگا، کسی کے گھٹنوں تک، کسی کے کمر تک اور کوئی پورا پسینے میں ڈوبا ہوا ہوگا، لوگ بھوک اور پیاس کی شدت سے پریشان ہوں گے مگر اس دن اللہ تعالیٰ نیک بندوں کو اپنے عرش کے سایے میں جگہ عنایت فرمائے گا اور ان کے لیے کھانے پینے کا بھی انتظام فرمائے گا۔

[بخاری: ۶۵۳۳، ابن ابی جریر رحمہ اللہ: ۳۸۵۵، ابن ہشام رحمہ اللہ: ۶۶۰، ابن ابی ہریرہ رحمہ اللہ: ۶۶۰]

قیامت کا ایک دن پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا، حساب و کتاب کے انتظار میں جب کافی مدت گزر جائے گی اور لوگوں کی پریشانی بڑھتی جائے گی، تو گھبرا کر سارے اولین و آخرین مل کر ایک ایک پیغمبر کے پاس حاضر ہوں گے اور حساب و کتاب جلد شروع کیے جانے کی سفارش کریں گے، تمام انبیاء علیہم السلام سفارش سے معذرت ظاہر فرمائیں گے پھر اخیر میں ہمارے پیغمبر حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں سفارش کے لیے حاضر ہوں گے، چنانچہ آپ ﷺ سفارش فرمائیں گے، آپ ﷺ کے سفارش فرمانے کے بعد اللہ تعالیٰ عرش پر تجلی فرمائیں گے پھر حساب و کتاب شروع ہو جائے گا اور اعمال نامے وزن کیے جائیں گے۔

[بخاری: ۴۴۰۰، ابن ہشام رحمہ اللہ: ۴۴۰۰]



سوالات

- ① حشر کسے کہتے ہیں؟
② میدان حشر میں کافر کس طرح پہنچیں گے؟
③ نافرمان لوگ کہاں تک پسینے میں ڈوبے ہوں گے؟
④ قیامت کا ایک دن کتنے سال کا ہوگا؟

ساتویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	درخط معلم	درخط والدین
--------------------------	-------	-----------	-------------

سبق ۱۲

شفاعت

شفاعت کے معنی ہیں سفارش کرنا۔ قیامت کے دن نیک لوگوں کا بُرے لوگوں کے حق میں اللہ تعالیٰ کی اجازت سے سفارش کرنا حق ہے، اللہ تعالیٰ انبیاء، اولیاء، علما اور شہداء وغیرہ کو گنہگاروں کے بارے میں سفارش کرنے کی اجازت دیں گے؛ بغیر اجازت کے کوئی سفارش نہ کر سکے گا۔

[شرح العقیدۃ الطحاویۃ: ۱/۲۰۵-۲۰۶]
حضور ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے بعض لوگ ایک بڑی جماعت کی سفارش کریں گے، بعض ایک قبیلے کی، بعض چالیس آدمیوں کی اور کوئی ایک آدمی کی سفارش کرے گا۔

[ترمذی: ۲۳۳۰، سنن ابی سعید رضی اللہ عنہما]
مسلمانوں کے چھوٹے بچے جو بالغ ہونے سے پہلے مر جاتے ہیں، وہ بھی اپنے ماں باپ کی سفارش کریں گے اور قرآن کریم اور نیک اعمال بھی بعض لوگوں کی سفارش کریں گے، کفر و شرک کے علاوہ تمام گناہوں کی سفارش ہوگی، سب سے پہلے میدان حشر میں حضور ﷺ شفاعت کریں گے، اس کے بعد ہی دوسرے حضرات شفاعت کریں گے، آپ ﷺ اپنی امت کے لیے متعدد بار شفاعت کریں گے اور اللہ تعالیٰ بخشے رہیں گے، یہاں تک کہ ہر اس شخص کو جس نے سچے دل سے کلمہ طیبہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ“ کہا اور اسی پر اس کی موت آئی، تو اس کو بھی دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا۔

[ترمذی: ۲۳۳۱، سنن ترمذی، سنن ابی مالک رضی اللہ عنہما]



۳۔ عقائد و مسائل

[عقائد]

سوالات

- ① شفاعت کے معنی بتائیے۔ ② کیا قیامت میں نیک لوگ برے لوگوں کے حق میں سفارش کریں گے؟
- ③ کیا اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کوئی سفارش کر سکے گا؟
- ④ کیا نابالغ بچے اپنے ماں باپ کی سفارش کریں گے؟ ⑤ کیا قرآن اور نیک اعمال سفارش کریں گے؟

آٹھویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	درخط معلم	درخط والدین
--------------------------	-------	-----------	-------------

سبق ۱۵

جنت

عقائد

جنت نہایت ہی آرام کی جگہ ہے، وہ ایمان والوں کے لیے تیار کی گئی ہے، اس میں ہر طرح کی نعمتیں ہوں گی جو کبھی ختم نہ ہوں گی، سونے چاندی کی اینٹوں کے محلات ہوں گے، دودھ، شہد، صاف و شفاف پانی اور بہترین قسم کی پاکیزہ شراب کی نہریں ہوں گی، ہر قسم کے پھل پھول ہوں گے، بازار ہوں گے جن میں جنتی ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے، ان کے دلوں میں بغض، کینہ اور حسد جیسی بُری عادتیں نہیں رہیں گی، وہ بھائی بھائی بن کر رہیں گے، وہ اس میں کھائیں گے، پئیں گے، انھیں پیشاب و پاخانے کی حاجت نہ ہوگی، ایک خوشگوار ڈکار اور مُشک جیسا خوشبودار پسینہ آئے گا جس سے معدہ خالی اور ہلکا ہو جائے گا، جو لوگ ایک بار جنت میں جائیں گے پھر وہاں سے کبھی نہ نکالے جائیں گے، وہ اس میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔ قرآن میں ہے: اللہ نے مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں سے وعدہ کیا ہے ایسے باغات کا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ایسے پاکیزہ مکانات کا جو سدا بہار باغات میں ہوں گے۔ اور اللہ کی طرف سے خوشنودی تو سب سے بڑی چیز ہے (جو جنت والوں کو نصیب ہوگی) یہی تو زبردست کامیابی ہے۔ [سورہ توبہ: ۷۲]

جنت میں ایسی ایسی نعمتیں ہوں گی جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال گزرا، ان نعمتوں کے علاوہ خدا کے فضل و کرم سے جنتیوں کو وہ ایسی نعمتیں ملیں گی جو دنیا میں کسی انسان کو حاصل نہیں ہو سکتیں، ایک نعمت تو یہ ہے

کہ وہاں جنتی کی ہر خواہش اور تمنا پوری ہوگی اور دوسری جو سب سے بڑی نعمت ہے وہ یہ کہ جنتیوں کو اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا۔ [بخاری: ۳۲۳۳؛ ابن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ: سورۃ زخرف: ۷۱، سورۃ یونس: ۲۶]

جب تک اللہ تعالیٰ کی رحمت نہ ہو محض اپنے عمل سے کوئی جنت میں نہیں جائے گا، البتہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرما کر ان کے اعمال کے اعتبار سے جنت میں درجات عطا فرمائیں گے، جن میں سب سے اعلیٰ درجہ جنت الفردوس ہے۔

ہم مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ جنت ابھی موجود ہے اور ہمیشہ کے لیے رہے گی، اس کے متعلق قرآن وحدیث میں بتائی ہوئی تمام باتیں سچی ہیں۔

[شرح العقیدۃ الطحاویۃ لابن ابی العزیز: ۱/۳۲۰؛ بخاری: ۲۷۹۰؛ ابن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

سوالات

- ① جنت کے کچھ اوصاف بیان کرو۔
- ② جنتیوں کو کوئی نعمت ملیں گی جو دنیا میں کسی انسان کو حاصل نہیں ہو سکتی؟
- ③ کیا کوئی مسلمان اپنے عمل کی وجہ سے جنت میں جائے گا؟
- ④ جنت کے بارے میں مسلمانوں کا کیا عقیدہ ہے؟

نویں صفحہ میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین
-----------------------	-------	------------	--------------

جہنم

سبق ۱۶

جہنم نہایت ہی تکلیف کی جگہ ہے، وہ کافروں اور مشرکوں کے لیے تیار کی گئی ہے، اس میں ہر طرح کے عذاب ہوں گے، آگ کے مکان اور بستر ہوں گے، آگ کی ہتھکڑیاں اور زنجیریں ہوں گی، بڑے بڑے سانپ اور بچھو ہوں گے، جو جہنمیوں کو ڈستے رہیں گے، کھانے کے لیے زقوم (جہنم کا ایک کانٹے دار درخت) ہوگا، پینے کے لیے پیپ اور کھولتا ہوا پانی ہوگا، جو آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا، جہنم کی دہکتی ہوئی آگ ہوگی، جو ان کو جلاتی رہے گی، آگ سے اتنے بڑے بڑے شعلے اٹھیں گے، جو عالی شان محل کے برابر ہوں گے،



۳۔ عقائد و مسائل

[عقائد]

جب بھی جہنمیوں کے بدن کی کھال جل کر راکھ ہو جائے گی، تو اس کی جگہ دوسری کھال بدل دی جائے گی، ہر گھڑی اللہ تعالیٰ کا عذاب ان کے لیے سخت ہوتا جائے گا، عذاب کا ایک لمحہ عمر بھر کے عیش و راحت کو بھلا دے گا، نہ ان کا عذاب ہلکا ہوگا اور نہ ان کو کوئی مہلت دی جائے گی، وہ موت مانگیں گے تو ان کو موت نہ آئے گی، ہمیشہ ہمیش کے لیے وہ دوزخ میں رہیں گے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اور جن لوگوں نے کفر کی روش اپنائی ہے، ان کے لیے دوزخ کی آگ ہے، نہ تو ان کا کام تمام کیا جائے گا کہ وہ مر ہی جائیں اور نہ ان سے دوزخ کا عذاب ہلکا کیا جائے گا۔ ہر ناشکرے کافر کو، ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔ [سورہ فاطر: ۳۶]

جہنم میں سب سے کم درجے کا عذاب یہ ہوگا کہ جہنمی کو آگ کی جوتیاں یا آگ کے دو تسے پہنائے جائیں گے، جس کی وجہ سے اس کا دماغ بانڈی کی طرح اُبلے گا، وہ سمجھے گا کہ سب سے زیادہ عذاب اسی کو ہو رہا ہے، جس جہنمی کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہوگا وہ اپنے گناہ کے بغیر عذاب چک کر یا حضور ﷺ کی شفاعت سے جہنم سے چھٹکارا پالے گا۔

[بخاری: ۲۵۶۲، ابن جریر رحمہ اللہ: ۵۱۰، بخاری: ۵۱۰، ابن ماجہ: ۱، ابی داؤد: ۱، ترمذی: ۱، نسائی: ۱، ابن کثیر رحمہ اللہ: ۱]

جہنم میں بھی الگ الگ درجے ہیں، ان میں مختلف قسم کا عذاب ہوگا، مجرم لوگ اپنے اپنے گناہوں کے موافق ان میں داخل کیے جائیں گے، جو بھی جہنم میں داخل ہوگا وہ محض اللہ تعالیٰ کے عدل و انصاف سے داخل ہوگا کسی پر ذرہ برابر ظلم نہ کیا جائے گا۔

ہم مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ جہنم ابھی موجود ہے اور ہمیشہ کے لیے رہے گی، اس کے متعلق قرآن و حدیث میں بتائی ہوئی تمام باتیں سچی ہیں۔

[عمدة القاری: ۱۳۵۲، شرح العقيدة الطحاوی: لابن ابی العز: ۱/۳۲۰]

سوالات

- ① جہنم کے کچھ حالات بیان کرو۔ (۲) سب سے کم درجے کا عذاب کیا ہوگا؟
- ② جہنم کے بارے میں ہم مسلمانوں کا کیا عقیدہ ہے؟

۱۰۔ دسویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین
-----------------------------	-------	------------	--------------



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

تعریف

مسائل : دین کی وہ باتیں جن میں عمل کا طریقہ یا اس کا صحیح اور غلط ہونا بتایا جائے ان کو ”مسائل“ کہتے ہیں۔

نماز : ایک خاص انداز میں اللہ کے سامنے اپنی بندگی کا اظہار کرنے کو ”نماز“ کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث : حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے ابوذر! اگر ایک باب علم کا سیکھ لو، خواہ اس وقت اس پر عمل ہو یا نہ ہو (جیسے پانی کے ہوتے ہوئے تھیم کے مسائل، سیکھنا) ہزار رکعت نوافل پڑھنے سے افضل ہے۔ [ابن ماجہ: ۲۱۹]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور وقت پر نماز پڑھے، رکوع بھی اچھی طرح کرے اور خشوع سے پڑھے تو اللہ کے ذمہ ہے کہ وہ اس کی مغفرت کرے اور جو ایسا نہ کرے اُس کی اللہ پر کوئی ذمہ داری نہیں، چاہے مغفرت کرے چاہے عذاب دے۔ [ابوداؤد: ۴۲۵، عن عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ]

علم اللہ کی بڑی نعمت ہے۔ اسی کے ذریعے انسان کو زندگی گزارنے کا صحیح راستہ معلوم ہوتا ہے اور زندگی کے ہر شعبے میں صحیح اور غلط کی تمیز ہوتی ہے، اسی علم کے ذریعہ حلال اور حرام کی پہچان ہوتی ہے، اس لیے ہر مسلمان پر اس کا سیکھنا ضروری ہے۔

دین کی سب سے اہم عبادت نماز ہے۔ نماز کا درجہ دین میں ایسا ہے جیسا کہ سر کا درجہ بدن میں۔ نماز میں اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت کی کامیابی کے وعدے رکھے ہیں۔ نماز پڑھنے



پر اللہ اچھی زندگی اور روزی میں برکت عطا فرماتے ہیں، نماز ہمارے نبی ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، نماز جنت کی کنجی ہے، قیامت میں سب سے پہلے نماز ہی کا حساب ہوگا، جس کی نماز صحیح نکلے گی اس کے باقی اعمال بھی صحیح نکلیں گے اور جس کی نماز صحیح نہیں ہوگی اس کے باقی اعمال بھی صحیح نہیں ہوں گے، لہذا نماز صحیح طریقے پر سیکھنا، جاننا، صحیح طریقے پر پڑھنا اور اس کا اہتمام کرنا ہر مسلمان پر ضروری ہے۔

ہدایت برائے استاذ

○ مسائل کے اسباق طلبہ کو پڑھانے سے پہلے خوب مطالعہ کر کے اچھی طرح سمجھ لیں اور ان مسائل کی مزید تفصیل کے لیے فقہ کی معتبر کتابوں کا بھی مطالعہ کر لیں تو بڑا فائدہ ہوگا اور طلبہ کو مسائل سمجھانے اور مطمئن کرنے میں آسانی ہوگی۔

○ تمام مسائل طلبہ کو اچھی طرح سمجھا دیں، سبق کے تحت دیے گئے سوالات کے جوابات بھی یاد کرا دیں، نیز اسباق کے تحت دیے گئے سوالات پر اکتفا نہ کریں، بلکہ مختلف انداز سے سوالات کر کے تمام مسائل طلبہ کے ذہن نشین کرانے کی کوشش کریں۔

○ مسائل کا مضمون سال بھر پڑھانا ہے، مسائل پڑھاتے وقت ان کی اچھی طرح وضاحت کریں، لفظ بلفظ یاد کرنے پر زور نہ دیں۔



نجاست ناپاکی اور گندگی کو کہتے ہیں۔

نجاست کی دو قسمیں ہیں: ① نجاست غلیظہ۔ ② نجاست خفیفہ۔

نجاست غلیظہ

① انسان کے جسم سے نکلنے والی وہ تمام چیزیں جن سے وضو یا غسل واجب ہوتا ہے، جیسے پیشاب، پاخانہ، خون، پیپ، منہ بھر کے قے، ووی، مذی، منی، حیض، نفاس اور استحاضہ کا خون۔ دودھ پیتے بچے کا پیشاب بھی نجاست غلیظہ ہے۔

[بدائع الصنائع: ۶۰/۱، فصل فی الطہارۃ الصحیحہ]

② حرام جانور یا کتا، بلی، گدھا، شیر، ہاتھی وغیرہ کا پیشاب، پاخانہ، خون، پیپ، دودھ، پسینہ اور لعاب (رال) نجاست غلیظہ ہیں۔ البتہ بلی اور گدھے کا لعاب اور پسینہ پاک ہے۔

[بدائع الصنائع: ۶۱/۱، فصل فی الطہارۃ الصحیحہ]

③ سورا اور اس کے جسم کے تمام اجزاء؛ بال، ہڈی وغیرہ سب نجاست غلیظہ ہیں۔ (خواہ اسے اچھی غذا کھلا کر پالا گیا ہو)۔

[بدائع الصنائع: ۶۳/۱، فصل فی الطہارۃ الصحیحہ]

④ حلال جانور یا گائے، بکری، گھوڑا وغیرہ کا پاخانہ، خون اور پیپ نجاست غلیظہ ہیں۔

[بدائع الصنائع: ۶۲/۱، فصل فی الطہارۃ الصحیحہ]

⑤ وہ مردار جس میں بہتا ہوا خون ہو جیسے مردار بکری، مرہوا کبوتر وغیرہ نجاست غلیظہ ہیں۔

[بدائع الصنائع: ۶۳/۱، فصل فی الطہارۃ الصحیحہ]

⑥ ہر قسم کی شراب نجاست غلیظہ ہے۔

[بدائع الصنائع: ۶۲/۱، فصل فی الطہارۃ الصحیحہ]

⑦ مرغی اور بطخ کی بیٹ نجاست غلیظہ ہیں۔

[بدائع الصنائع: ۶۲/۱، فصل فی الطہارۃ الصحیحہ]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



نجاست خفیفہ

① حلال جانور جیسے گائے، بکری وغیرہ کا پیشاب۔ [بدائع الصنائع: ۸/۱۰۱، فصل فی جان المقدار الذی یجوز بہ لمحل نجسا]

② حرام پرندے جیسے کوا، چیل، گدھ وغیرہ کی بیٹ۔ [شامی: ۲/۲۸۳، باب النجاس]

سوالات

① کوئی چیزیں نجاست غلیظہ ہیں؟ ② کوئی چیزیں نجاست خفیفہ ہیں؟

③ مرغی اور بطخ کی بیٹ کوئی نجاست ہے؟

پہلے سینے میں پڑھائیں

نجاست غلیظہ کا حکم

سبق ۲

۱۷۱/۱۷۱

نجاست غلیظہ کپڑے یا بدن پر لگ جائے، تو اس کی دو صورتیں ہیں:

- ① اگر وہ پتی ہے جیسے پیشاب تو ایک درہم اور ہندوستانی ایک روپے کے بڑے سکے کے برابر ہے تو معاف ہے، اس کو دھوئے بغیر نماز پڑھ لے، تو نماز ہو جائے گی، لیکن نہ دھونا اور اسی طرح نماز پڑھتے رہنا مکروہ ہے۔ اور اگر ایک درہم سے زیادہ ہو، تو معاف نہیں ہے، اس کو دھوئے بغیر نماز نہ ہوگی۔

[شامی: ۲/۳۶۷-۳۷۲، باب النجاس]

- ② اگر نجاست غلیظہ گاڑھی ہے جیسے گوبر تو وزن میں ۴ گرام یا ۳۷ ملی گرام معاف ہے، دھوئے بغیر نماز درست ہو جائے گی اور اگر اس سے زیادہ لگ جائے، تو بغیر دھوئے نماز درست نہیں ہوگی۔

[شامی: ۲/۳۶۷-۳۷۲، باب النجاس]

نجاست خفیفہ کا حکم

نجاست خفیفہ کپڑے یا بدن پر لگ جائے، تو جس حصے میں لگی ہے، اس کے چوتھائی سے کم ہو تو معاف ہے اور اگر چوتھائی یا اس سے زیادہ ہو تو معاف نہیں ہے۔ جیسے اگر آستین



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

میں لگی ہے، تو آستین کے چوتھائی سے کم ہو، اسی طرح اگر نجاست خفیفہ ہاتھ پر لگی ہے، تو ہاتھ کے چوتھائی سے کم ہو، تو معاف ہے۔

[شامی: ۲/۲۸۷، باب النجاس]

مسئلہ: اگر تھوڑی بھی نجاست غلیظہ یا خفیفہ پانی میں گر جائے تو پانی ناپاک ہو جائے گا۔

[شامی: ۲/۴۹۰، باب النجاس]

متفرق مسائل

① مرغی اور بطخ کے علاوہ تمام حلال پرندے جیسے کبوتر، چڑیا وغیرہ کی بیٹ پاک ہے۔

[بدائع الصنائع: ۱/۶۲۱، فصل فی الطہارۃ و التہتیط]

② تمام حلال جانور اور حلال پرندے اور تمام انسانوں کا لعاب اور ان کا جھوٹا پاک ہے،

چاہے وہ انسان کافر ہو یا مسلمان، پاک ہو یا ناپاک۔ [بدائع الصنائع: ۱/۶۲۱، فصل فی الطہارۃ و التہتیط]

③ جس مردار میں بہتا ہوا خون نہ ہو وہ ناپاک نہیں ہے، جیسے مجھڑ، کھٹل، مکھی، کیڑے وغیرہ، اسی طرح ان کا خون اور مچھلی کا خون بھی ناپاک نہیں ہے۔

[بدائع الصنائع: ۱/۶۲۱، فصل فی الطہارۃ و التہتیط]

④ مردار کے جن اجزاء میں خون نہیں پایا جاتا وہ پاک ہیں، جیسے ہڈی، سینگ، دانت، بال وغیرہ۔

[بدائع الصنائع: ۱/۶۲۱، فصل فی الطہارۃ و التہتیط]

⑤ حالت جنابت اور حالت حیض میں نکلنے والا پسینہ پاک ہے۔ اگر پسینہ کپڑے یا بستر میں لگ جائے تو یہ ناپاک نہ ہوں گے۔

[فتاویٰ ہندیہ: ۱/۲۳۱، کتاب الطہارۃ]

سوالات

① نجاست غلیظہ کتنی معاف ہے؟

② نجاست خفیفہ کتنی معاف ہے؟

③ کبوتر کی بیٹ پاک ہے یا ناپاک؟

④ کافر کا جھوٹا کیسا ہے؟

⑤ حالت جنابت میں نکلنے والے پسینے کا کیا حکم ہے؟

پہلے مہینے میں پڑھائیں

۱



سبق ۳ ناپاک چیز کو پاک کرنے کے طریقے

① کپڑے، چادر وغیرہ ایسی چیزیں جو نچوڑی جاسکیں ان پر نجاست لگ جائے تو نجاست دور کر کے انھیں تین مرتبہ دھونا اور ہر مرتبہ اچھی طرح نچوڑنا ضروری ہے، ورنہ یہ چیزیں پاک نہ ہوں گی۔
[شامی: ۱۹/۳، باب الانجاس]

② دری، قالین، گدا وغیرہ ایسی چیزیں جو نچوڑی نہ جاسکیں، ان پر نجاست لگ جائے تو انھیں تین مرتبہ دھوئیں اور ہر مرتبہ اتنی دیر چھوڑ دیں کہ پانی کے قطرات ٹپکنا بند ہو جائیں، تین مرتبہ ایسا کرنے سے یہ چیزیں پاک ہو جائیں گی۔ (پانی سکھانے کے لیے وانپرا اور صفائی مشین سے مدد لی جاسکتی ہے)۔
[شامی: ۱۹/۳، باب الانجاس]

③ ایسی چیزیں جو نچوڑی جاسکیں اور جو نچوڑی نہ جاسکیں، ان دونوں کو پاک کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ انھیں زمین پر رکھیں اور رگڑ کر دھوئیں اور دھوتے وقت ان پر اتنا پانی بہائیں جتنا تین مرتبہ دھونے میں استعمال ہوتا ہے، یا جاری پانی یا نل کے نیچے اچھی طرح رگڑ کر دھوئیں۔ اس صورت میں کپڑے وغیرہ کو نچوڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔
[شامی: ۱۹/۳، باب الانجاس]

④ زمین پر پیشاب یا شراب وغیرہ گر جائے تو زمین محض سوکھنے اور نجاست کا اثر، بود وغیرہ ختم ہونے سے پاک ہو جائے گی۔ اسی طرح اینٹ، پتھر وغیرہ جو عمارت یا زمین میں لگے ہوئے ہوں وہ بھی سوکھنے اور نجاست کا اثر جاتے رہنے سے پاک ہو جائیں گے۔
[شامی: ۲۰/۲، باب الانجاس]

مسئلہ: موجودہ دور میں رائج دھلائی (واشنگ) مشینوں میں کپڑے دھونا درست ہے۔ مشین میں کپڑے ڈالنے کے بعد تین مرتبہ پانی بہائیں اور مشین کے سکھانے والے حصے



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

کے ذریعہ تین مرتبہ نچوڑیں، کپڑے پاک ہو جائیں گے یا کپڑوں کی دھلائی کے بعد اوپر سے پانی ڈالتے جائیں اور نیچے سے پانی چھوڑ دیں جب تین گنا پانی بہ جائے تو کپڑے پاک ہو جائیں گے۔ مشین سے نکال کر الگ سے پاک کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

[شامی: ۱۹/۳، باب الانجاس، کتاب المسائل: ۱۱۰۰۰]

مسئلہ: کپڑے یا چادر کے کسی حصے پر نجاست لگ جائے تو صرف اس حصے کو دھونا ضروری ہے، پورا کپڑا دھونا ضروری نہیں۔

مسئلہ: چٹائی یا چادر وغیرہ کے ایک حصے پر نجاست لگی ہوئی ہو، تو اس کے دوسرے حصے پر جہاں نجاست نہ ہو نماز پڑھنا درست ہے۔

[المحرر الرائق: ۲۸۲/۱، باب شروء الصلاة]

سوالات

- ① کپڑے پر نجاست لگ جائے تو اسے کیسے دھوئیں گے؟
- ② درمی، قالین وغیرہ کو پاک کرنے کا طریقہ بتائیے۔
- ③ ناپاک زمین کب پاک ہوگی؟

1	پہلے مینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین
---	-----------------------	-------	------------	--------------

تیمم کے مسائل

سبق ۴

پاک مٹی یا اس جیسی چیز سے بدن کی پاکی حاصل کرنے کو ”تیمم“ کہتے ہیں۔

تیمم کا طریقہ

سب سے پہلے نیت کریں کہ میں ناپاکی دور کرنے اور نماز پڑھنے کے لیے تیمم کرتا ہوں۔ پھر دونوں ہاتھ زمین پر مار کر انھیں جھاڑ دیں اور دونوں ہاتھوں کو منہ پر اس طرح پھیریں کہ کوئی جگہ باقی نہ رہے۔ پھر دوسری مرتبہ دونوں ہاتھوں کو زمین پر ماریں اور انھیں



جھاڑ کر دائیں ہاتھ پر اس طرح پھیریں کہ کوئی جگہ باقی نہ رہے، اسی طرح بائیں ہاتھ پر پھیریں۔
[شامی: ۱۸۰/۲، باب التیم]

مسئلہ: جس طرح وضو کے لیے تیمم کرنا جائز ہے، اسی طرح غسل کے لیے بھی تیمم کرنا جائز ہے اور دونوں کے لیے تیمم کا ایک ہی طریقہ ہے۔
[بدائع الصنائع: ۳۵۵، فصل فی التیم]

تیمم کے فرائض

① نیت کرنا۔ [شامی: ۱۷۷/۲، باب التیم]

② دونوں ہاتھ زمین پر مار کر پورے چہرے پر پھیرنا۔ [شامی: ۱۸۰/۲، باب التیم]

③ دونوں ہاتھ زمین پر مار کر دونوں ہاتھوں پر کہنیوں تک پھیرنا۔ [شامی: ۱۸۰/۲، باب التیم]

کن چیزوں پر تیمم جائز ہے؟

پاک زمین اور زمین کی قسم کی ہر وہ چیز جو جلانے سے نہ جلے اور پگھلانے سے نہ پگھلے؛ اس سے تیمم کرنا جائز ہے، جیسے غبار، مٹی، ریت، پتھر، اینٹ، چونہ اور سمیٹ کی دیوار وغیرہ۔ اور ایسی چیز جو زمین کی قسم سے نہ ہو، جلانے سے جل جائے اور پگھلانے سے پگھل جائے؛ اس سے تیمم جائز نہیں جیسے لکڑی، لوہا، سونا، چاندی، شیشہ وغیرہ۔ ہاں اگر ان چیزوں پر غبار ہو تو اس سے تیمم جائز ہے۔
[شامی: ۲۰۶/۲، ۲۰۷، باب التیم]

سوالات

① تیمم کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ ② تیمم میں کتنے فرائض ہیں؟

③ کن چیزوں پر تیمم کرنا جائز ہے؟

② دوسرے صفحہ میں پڑھائیں



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

سبق ۵

تیمم کرنا کب جائز ہے؟

درج ذیل صورتوں میں تیمم کرنا جائز ہے:

[شامی: ۱۸۸/۲، باب تیمم]

① پانی ایک میل (تقریباً ڈیڑھ کلومیٹر) کے فاصلے پر ہو۔

② پانی لانے میں دشمن، ڈاکو یا کسی موذی (تکلیف دینے والا) جانور سے جان و مال کا خطرہ ہو۔

[شامی: ۱۸۸/۲، باب تیمم]

③ فتنہ، فساد یا کرفیو کے سبب پانی تک نہ پہنچ سکتا ہو۔

[شامی: ۱۸۸/۲، باب تیمم]

④ پانی صرف پینے کے بقدر ہو۔

[شامی: ۱۸۸/۲، باب تیمم]

⑤ کنویں سے پانی نکالنے کے لیے ڈول یا رسی نہ ہو۔

⑥ کسی تکلیف کی وجہ سے خود اٹھ کر پانی نہ لے سکتا ہو اور کوئی دوسرا آدمی پانی دینے والا موجود نہ ہو۔

⑦ نماز جنازہ یا عید کی نماز کے چھوٹ جانے کا خوف ہو، جب بھی تیمم کرنا جائز ہے۔

[شامی: ۲۱۵/۲، باب تیمم]

⑧ سخت ٹھنڈی میں غسل کرنے سے بیمار ہو جانے کا خوف ہو۔

⑨ پانی کے استعمال سے بیماری کے بڑھ جانے یا دیر سے اچھا ہونے کا خوف ہو۔

نوٹ: آخر کی دونوں صورتوں کا اسی وقت اعتبار ہوگا، جب تجربہ سے ان کا پکا گمان ہو جائے یا ماہر حکیم و ڈاکٹر نے کہا ہو۔

[شامی: ۱۸۸/۲، باب تیمم]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



تیمم کو توڑنے والی چیزیں

- ① جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے، ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ [شامی: ۲/۲۵۶، باب لہم]
- ② جس عذر کی بنا پر تیمم کیا گیا ہو اگر وہ باقی نہ رہے تو تیمم ٹوٹ جاتا ہے، جیسے پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کیا تھا، تو پانی مل جانے کے بعد تیمم ٹوٹ جائے گا۔ [شامی: ۲/۲۶۲، باب لہم]
- ③ جن باتوں سے غسل فرض ہوتا ہے ان سے تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔ [شامی: ۲/۲۵۷، باب لہم]
- مسئلہ: اگر کوئی تیمم کر کے نماز پڑھ رہا ہو اور درمیان میں پانی کے استعمال پر قادر ہو گیا تو نماز ٹوٹ جائے گی، اب وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھے۔ [شامی: ۲/۲۵۹، باب لہم]

سوالات

- ① تیمم کن صورتوں میں کرنا جائز ہے؟ ② پانی کتنے فاصلے پر ہو تو تیمم جائز ہے؟
- ③ بیماری بڑھ جانے کا خوف ہو تو تیمم کا کیا حکم ہے؟ ④ بیماری کا خوف کب معتبر ہے؟
- ⑤ تیمم کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے؟

دوسرے صفحے میں پڑھائیں ۲

مسئلہ

مقتدی کے مسائل

سبق ۶

- مقتدی تین طرح کے ہوتے ہیں: ① مُدْرک - ② لاحق - ③ مسبوق۔
- مُدْرک وہ مقتدی جو پہلی رکعت سے آخری رکعت تک امام کے ساتھ نماز میں شریک رہے۔ (اس کی کوئی رکعت نہ چھوٹے۔)
- [شامی: ۴/۳۳۴، باب الامت]
- لاحق وہ مقتدی جس کی کوئی رکعت جماعت میں شامل ہونے کے بعد چھوٹ جائے۔ مثلاً کسی شخص نے جماعت میں شامل ہو کر امام کے ساتھ عمشا کی دو رکعت ادا کی، پھر قعدہ اولیٰ میں بیٹھے بیٹھے نیند لگ گئی اور اتنی دیر سوتا رہا کہ امام نے ایک یا دو رکعتیں پڑھ لیں۔
- [شامی: ۴/۳۳۴، باب الامت]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

لاحق کا حکم لاحق کی جو رکعت کسی عذر مثلاً سو جانے کی وجہ سے چھوٹ گئی، جس وقت آنکھ کھلے پہلے اپنی چھوٹی ہوئی رکعت بغیر قرأت کے اس طرح ادا کرے جس طرح امام کے پیچھے ادا کی جاتی ہے۔ چھوٹی ہوئی رکعت ادا کرنے کے بعد امام نے سلام نہ پھیرا ہو تو اس کے ساتھ شامل ہو کر نماز مکمل کر لے اور اگر امام سلام پھیر چکا ہو تو اپنی بقیہ نماز بغیر قرأت کے تنہا ادا کر لے۔

[شامی: ۳/۳۳۲، باب الامت]

مسبق وہ مقتدی جو شروع کی ایک یا اس سے زائد رکعتوں کے بعد جماعت میں امام کے ساتھ شریک ہو۔

[شامی: ۳/۳۵۰، باب الامت]

مسبق کا حکم مسبوق امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں اس طرح ادا کرے گویا اس نے ابھی تنہا نماز شروع کی۔ لہذا وہ منفرد کی طرح ثناء، تعوذ، تسمیہ، سورۃ فاتحہ اور سورۃ پڑھے، لیکن قعدہ ان رکعتوں کے حساب سے کرے جو امام کے ساتھ پڑھ چکا ہے۔

[شامی: ۳/۳۵۰، باب الامت]

① ایک رکعت چھوٹ جائے تو مسبوق امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر ثناء، تعوذ، تسمیہ، سورۃ فاتحہ اور سورۃ پڑھے، پھر رکوع، سجدہ کر کے قعدہ کرے اور اس میں تشہد، درود شریف اور دعائے مانثرہ پڑھ کر سلام پھیر دے۔

[شامی: ۳/۳۵۰، باب الامت]

② ظہر، عصر، عشاء یا فجر کی دو رکعتیں چھوٹ جائیں تو یہ دو رکعتیں اس طرح ادا کرے جس طرح صرف دو رکعت تنہا ادا کی جاتی ہے۔ لہذا پہلی رکعت میں ثناء، تعوذ، تسمیہ، سورۃ فاتحہ اور سورۃ پڑھے اور رکوع سجدہ کر کے کھڑا ہو جائے، پھر دوسری رکعت میں تسمیہ، سورۃ فاتحہ اور سورۃ پڑھے اور رکوع، سجدہ کر کے قعدہ اخیرہ کرے اور سلام پھیر دے۔

[المحرر الرائق: ۳/۲۶۱، باب الحدث فی الصلاۃ]

③ اگر کسی شخص کو امام کے ساتھ مغرب کی صرف ایک رکعت ملی تو مسبوق بقیہ دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ سورۃ ملائے گا، اور ان دو رکعتوں کے درمیان قعدہ کرے گا (پھر بھی اگر قعدہ نہیں کیا تب بھی نماز درست ہو جائے گی)۔

[المحرر الرائق: ۳/۲۶۱، اختلاف المسبوق فی الصلاۃ]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



سوالات

① لاحق کا حکم بتائیے۔ ② مسبوق کسے کہتے ہیں؟

③ مسبوق اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں کس طرح ادا کرے گا؟

دوسرے مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین
-------------------------	-------	------------	--------------

متفرق مسائل

سبق ۷

① مقتدی امام سے پہلے کوئی رکن ادا نہ کرے، بلکہ امام کے ساتھ ساتھ ادا کرے یا فوراً بعد ادا کرے، تسبیحات اور مسنون دعاؤں کے مکمل ہونے سے پہلے امام رکن سے اٹھ جائے۔ تو مقتدی بھی اٹھ جائے، اور اگر تشہد مکمل ہونے سے پہلے امام اٹھ جائے تو مقتدی تشہد مکمل کر کے اٹھے۔
[شامی: ۳/۳۶۶، راجات الصلاۃ]

② مقتدی کی نماز امام کی نماز کے تابع ہے۔ امام کی نماز کسی وجہ سے فاسد ہو جائے، تو مقتدی کی بھی نماز فاسد ہو جائے گی۔
[محیط برہانی: ۳/۹۶، الفصل بین الاولین والآخرین]

③ اگر امام کے پیچھے مقتدی سے واجب چھوٹ جائے تو نماز کا اعادہ لازم نہیں، البتہ نماز مکروہ ہوگی۔
[شامی: ۳/۳۶۸، راجات الصلاۃ]

④ اگر امام کے پیچھے مقتدی کو مفسدات نماز میں سے کوئی چیز پیش آگئی تو مقتدی کی نماز فاسد ہو جائے گی۔
[شامی: ۳/۳۶۸، راجات الصلاۃ]

⑤ اگر امام کے پیچھے مقتدی سے کوئی رکن چھوٹ جائے تو نماز ہی میں فوراً ادا کر لے اور اگلے رکن میں امام کے ساتھ شریک ہو جائے۔ مثلاً امام وتر کی تیسری رکعت میں قنوت بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا، مقتدیوں میں سے بعض کو پتہ نہ چل سکا وہ قنوت پڑھنے لگے، جب امام نے تسبیح کہی تو انھیں علم ہوا، اب انھیں رکوع کر کے امام کے ساتھ سجدے میں شامل ہو جانا چاہیے۔ لیکن اگر رکوع کیے بغیر سجدے میں چلے گئے تو رکوع



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

چھوٹ جانے کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ [شامی: ۳/۶۸، رد المحتار: ۱/۱۰۶]

⑥ اگر کوئی شخص جماعت کھڑی ہونے کے بعد مسجد پہنچے تو وہ رکعت چھوٹ جانے کے اندیشہ سے ہرگز نہ دوڑے، اطمینان سے چلے اور جس رکن میں امام کو پائے اسی میں شامل ہو جائے، سجدے میں پہنچے تو سجدے میں شامل ہو جائے، امام کے کھڑے ہونے کا انتظار نہ کرے۔ [بخاری: ۹۰۸، ابن جریر: ۵۹۱، ابن علی و ابن معاذ بن جبل: ۱/۱۰۶]

⑦ اگر کوئی شخص اس وقت پہنچا جب امام رکوع میں تھا، تو کھڑے ہو کر اطمینان سے تکبیر تحریمہ کہے، پھر رکوع میں امام کے ساتھ شامل ہو جائے، جلد بازی نہ کرے، اس لیے کہ اگر اس نے جلد بازی میں جھکتے ہوئے تکبیر تحریمہ کہی تو نماز ہی صحیح نہیں ہوگی۔ [شامی: ۳/۹۵، فصل فی تالیف الصلاة]

⑧ مسبوق امام کے آخری قعدے میں ٹھہر ٹھہر کر اطمینان سے تشہد پڑھے اور تشہد مکمل ہو جانے کے بعد خاموش رہے، درود شریف اور دعائے ماثورہ نہ پڑھے۔ [شامی: ۳/۹۰، فصل فی تالیف الصلاة]

⑨ اگر مسبوق نے بھول کر امام سے پہلے یا امام کے بالکل ساتھ ساتھ ایک سلام پھیرا تو مسبوق کے ذمے سجدہ سہو نہیں ہے اور اگر امام کے بعد سلام پھیرا جیسا کہ عام طور پر ہوتا ہے، تو اس پر اپنی نماز کے اخیر میں سجدہ سہو کرنا واجب ہو جائے گا، خواہ ایک طرف سلام پھیرا ہو یا دونوں طرف پھیر دیا ہو۔ [شامی: ۳/۳۵۸، باب الامانة]

⑩ امام سجدہ سہو کرے تو مسبوق بھی امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے لیکن امام کے ساتھ سجدہ سہو کا سلام نہ پھیرے۔ اگر مسبوق نے امام کے ساتھ سلام پھیر دیا جب کہ اسے اپنا مسبوق ہونا یاد تھا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ [شامی: ۳/۶۲، باب سجود سہو]

⑪ مسبوق سے اپنی چھوٹی ہوئی رکعتوں کے ادا کرنے میں سہو ہو جائے تو اخیر میں سجدہ سہو کر لے۔ [شامی: ۳/۳۵۲، باب الامانة]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



سوالات

- ① امام کے پیچھے مقتدی کا کوئی رکن چھوٹ جائے تو مقتدی کیا کرے؟
 - ② کیا مسبوق امام کے آخری قعدے میں درود شریف پڑھے گا؟
 - ③ مسبوق نے سجدہ سہو کا سلام امام کے ساتھ پھیر دیا تو کیا حکم ہوگا؟
- ۳ تیسرے مہینے میں پڑھائیں

قضا نماز

سبق ۸

کسی بھی عبادت کو اس کے مقررہ وقت کے ختم ہونے کے بعد ادا کرنے کو ”قضا“ کہتے ہیں، جیسے فجر کی نماز سورج طلوع ہونے کے بعد ادا کی جائے تو یہ نماز قضا کہلائے گی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بے شک نماز ایمان والوں پر وقت کی پابندی کے ساتھ فرض ہے۔ [سورہ نساء: ۱۰۳]

اس لیے ہر فرض نماز کو اس کے مقررہ وقت ہی میں ادا کرنا ضروری ہے، بغیر کسی مجبوری کے نماز قضا کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص دو نمازوں کو بغیر کسی عذر کے ایک وقت میں پڑھے، وہ کبیرہ گناہوں کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر پہنچ گیا۔ [ترمذی: ۱۸۸، ابن ماجہ رحمہما]

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: جس شخص کی ایک بھی نماز چھوٹ گئی، وہ ایسا ہے جیسا کہ اس کے گھر کے لوگ اور مال و دولت سب چھین لیا گیا ہو۔ [مسند احمد: ۲۳۶۲۳، مہاذل رحمہما]

لہذا جہاں تک ہو سکے نمازوں کو قضا کرنے سے بچنا چاہیے، اگر کوئی نماز قضا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے، توبہ کرے اور آئندہ نماز کو قضا نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرے اور اس نماز کی قضا جلد از جلد پڑھے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو کسی نماز کو بھول جائے یا نماز کے وقت سوتا رہ جائے تو اس کی تلافی یہی ہے کہ جب یاد آجائے نماز پڑھے۔ [مسلم: ۱۲۰۰، ابن ماجہ رحمہما]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

فرض اور وتر نمازوں کی قضا کرنا لازم ہے۔ قضا نماز کے لیے کوئی وقت متعین نہیں ہے۔
تین مکروہ اوقات (طلوع آفتاب، زوال آفتاب اور غروب آفتاب) کے علاوہ کسی بھی وقت
قضا نماز پڑھ سکتے ہیں۔
[شامی: ۳۱۲/۵، باب قضا، النوازل]

قضا نماز پڑھنے کا طریقہ

قضا نماز پڑھنے کا طریقہ وہی ہے جو ادا نماز پڑھنے کا ہے، صرف نیت کا تھوڑا سا فرق
ہے کہ جو نماز قضا ہوگئی ہو اس کا وقت اور دن متعین کر کے نیت کرے کہ میں فلاں دن کی فلاں
وقت کی نماز پڑھ رہا ہوں، مثلاً اس طرح نیت کرے کہ میں گذشتہ کل کی یا اتوار کے دن کی فجر
کی نماز قضا کرتا ہوں۔ نیت کرنے کے بعد جس طرح ادا نماز پڑھی جاتی ہے اسی طرح قضا
نماز بھی پڑھے۔
[شامی: ۳۳۲/۵، باب قضا، النوازل]

مسئلہ: اگر کسی کے ذمے بہت سی نمازیں قضا ہوں اور اسے دن یا دنہ ہوں تو اس طرح نیت
کرے کہ میرے ذمے جس قدر فجر کی نمازیں باقی ہیں ان میں سے پہلی فجر کی نماز پڑھتا
ہوں یا ان میں سے آخری فجر کی نماز پڑھتا ہوں۔ جب بھی قضا نماز پڑھے اسی طرح نیت
کرے۔
[شامی: ۳۳۲/۵، باب قضا، النوازل]

مسئلہ: اگر کسی بے نمازی نے توبہ کر لی اور نماز پابندی سے پڑھنے لگا تو اس کے لیے ضروری
ہے کہ اس کی جتنی نمازیں قضا ہوئی ہیں ان کا اندازہ لگا کر لکھ لے اور روزانہ کچھ نہ کچھ
قضا نمازیں وقت نکال کر پڑھتا رہے، توبہ کرنے سے گناہ تو معاف ہو جاتے ہیں لیکن اس
نے جو نمازیں چھوڑ دی تھیں وہ معاف نہیں ہوں گی، ان کی قضا لازم ہے۔ قضا نمازوں کو ادا
کرنے کی آسان صورت یہ ہے کہ ہر فرض نماز سے پہلے یا بعد میں ایک دو وقت کی قضا نماز
پڑھ لے۔
[المحرم المراقب: ۸۶/۲، باب قضا، النوازل]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



مسئلہ: اگر کسی شخص کی بالغ ہونے کے بعد نماز قضا نہ ہوئی ہو یا قضا ہوئی ہو لیکن اس نے بعد میں پڑھ لی ہو، اب اس کے ذمہ ایک بھی نماز نہ ہو، تو اسے شریعت میں ”صاحب ترتیب“ کہتے ہیں۔ ایسے شخص کے لیے ضروری ہے کہ جب کبھی کوئی نماز قضا ہو پہلے قضا نماز پڑھے، پھر ادا نماز پڑھے۔ لیکن جو آدمی صاحب ترتیب نہ ہو اس کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ پہلے قضا نماز پڑھے، پھر ادا نماز پڑھے۔ البتہ بہتر یہی ہے کہ اگلی نماز سے پہلے پہلے قضا پڑھ لے، ٹال مٹول اور سستی نہ کرے۔

[شامی: ۳/۱۲۵-۳۱۸، باب قضاء الغوات]

سوالات

- ① قضا نماز کسے کہتے ہیں؟ ② نماز چھوڑنا کیسا ہے؟
- ③ وتر کی قضا لازم ہے یا نہیں؟ ④ قضا نماز کس وقت میں پڑھی جاسکتی ہے؟
- ⑤ قضا نماز پڑھنے کا طریقہ بتائے۔ ⑥ قضا نماز کی نیت کیسے کریں گے؟
- ⑦ کیا توبہ کرنے کے بعد نماز قضا کرنے کی ضرورت نہیں رہتی؟
- ⑧ صاحب ترتیب کسے کہتے ہیں؟

۳ تیسرے سینے میں پڑھائیں

تراویح کی اہمیت

سبق ۹

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: جو شخص رمضان المبارک کی راتوں کو ایمان اور اخلاص کے ساتھ عبادت میں گزارے گا، اس کے سب بچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

[بخاری: ۲۰۷۷، ابن ابی شیبہ: ۲۰۷۷]

رمضان المبارک کی ایک امتیازی عبادت ”نماز تراویح“ ہے، جو اپنی الگ شان رکھتی ہے، اس کے ذریعہ رمضان المبارک میں مسجدوں کی رونق بڑھ جاتی ہے اور عبادت کے شوق میں غیر معمولی اضافہ ہو جاتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے رمضان



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

المبارک میں تین دن مسجد نبوی میں باجماعت نماز پڑھائی لیکن جب جمع زیادہ بڑھنے لگا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے غیر معمولی ذوق و شوق کو دیکھ کر آپ کو یہ خطرہ ہوا کہ کہیں یہ نماز امت پر فرض نہ کر دی جائے تو آپ ﷺ نے یہ سلسلہ موقوف کر دیا۔ لیکن آپ ﷺ رمضان المبارک کی راتوں میں کثرت عبادت کا اہتمام فرمایا کرتے تھے، جو لوگ قرآن کریم کے حافظ تھے وہ خود نوافل میں قرآن پڑھتے اور جو حافظ نہ تھے وہ کسی حافظ کی اقتدا میں قرآن کریم سننے کی سعادت حاصل کرتے تھے۔

مدینہ منورہ کے ایک تابعی عالم قبلہ بن ابی مالک قرظی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رمضان المبارک کی رات میں نبی اکرم ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کہ مسجد کے ایک گوشہ میں کچھ لوگ جماعت سے نماز پڑھ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا: یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ کسی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ وہ حضرات ہیں جن کو قرآن کریم حفظ نہیں ہے، حضرت ابی بن کعب نماز میں قرآن پڑھ رہے ہیں اور یہ لوگ ان کی اقتدا میں قرآن سن رہے ہیں، یہ سن کر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انھوں نے بہت اچھا کیا اور آپ ﷺ نے ان کے بارے میں کوئی ناگواری کی بات ارشاد نہیں فرمائی۔ [سنن کبریٰ: ۴۷۹۰]

اس تفصیل سے اتنا یقیناً معلوم ہو گیا کہ دور نبوت میں رمضان کی وہ خصوصی نماز جسے بعد میں تراویح کا نام دیا گیا، یقیناً پڑھی جاتی رہی اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اس نماز سے بخوبی واقف تھے اور تنہا یا جماعت سے اسے پڑھا کرتے تھے۔ پھر دور صدیقی اور دور فاروقی کے ابتدائی زمانہ تک یہ سلسلہ یوں ہی جاری رہا۔ اس کے بعد سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھ کر کہ لوگ مسجد میں تنہا یا چھوٹی چھوٹی ٹولیاں بنا کر تراویح کی نماز پڑھتے ہیں، آپ نے مناسب سمجھا کہ تراویح کی باقاعدہ جماعت قائم کر دی جائے (کیوں کہ جس خطرہ و وجوب کی



وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے تراویح کی جماعت کا سلسلہ موقوف کر دیا تھا، آپ ﷺ کی وفات کے بعد یہ خطرہ باقی نہ رہا تھا) اس لیے آپ نے صحابہ میں سب سے بڑے قاری حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ کو تراویح کا امام مقرر فرمایا اور صحابہ رضی اللہ عنہم حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں تراویح پڑھنے لگے۔

حضرت یزید بن رومان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحابہ و تابعین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں رمضان کے مہینے میں ۲۳ رکعتیں (۲۰ رکعات تراویح اور ۳ رکعت وتر) پڑھا کرتے تھے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضور ﷺ نے دورات میں بیس رکعتیں پڑھائیں، جب تیسری رات ہوئی، لوگ جمع ہوئے، مگر حضور ﷺ تشریف نہیں لائے، پھر صبح کے وقت ارشاد فرمایا: مجھے خیال ہوا کہ یہ نماز تم پر فرض ہو جائے گی تو تم اس کو نبھانہ سکو گے۔

خلاصہ یہ کہ ۲۰ رکعت تراویح احادیث سے ثابت ہے اور ہر دور میں مسلمان اس کو اہتمام سے ادا کرتے رہے ہیں، اس لیے ہمیں بھی اسے خوب اہتمام سے ادا کرنا چاہیے۔ رمضان المبارک کی راتیں نہایت قیمتی ہوتی ہیں، اس میں جتنی بھی عبادت کی جائے کم ہے، نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام اور صحابیات رضی اللہ عنہن رات بھر عبادتوں میں مصروف رہتے تھے۔

ہم اگر تراویح کی بیس رکعت میں بھی سستی برتیں تو ہم سے زیادہ محروم کون ہو سکتا ہے! اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان کی مبارک راتوں میں عبادت کا خصوصی اہتمام نصیب فرمائے۔

(آمین، یا رب العالمین)



تراویح کی نماز

رمضان المبارک کے مہینہ میں عشا کی فرض اور سنت نماز کے بعد وتر سے پہلے جو ۲۰ رکعت نماز پڑھی جاتی ہے، اُسے ”تراویح کی نماز“ کہتے ہیں۔

تراویح کا حکم ہر بالغ مرد اور عورت پر تراویح کا پڑھنا سنت مؤکدہ ہے، بغیر عذر چھوڑنے والا گنہگار ہوگا۔ البتہ مسجد میں جماعت سے پڑھنا سنت کفایہ ہے، اگر محلے کی مسجد میں تراویح کی جماعت نہ ہو تو سارے محلے والے گنہگار ہوں گے۔ [شامی: ۲۳/۵، ۲۳۴، باب الفرائض والاعمال]

تراویح کا وقت جس رات رمضان المبارک کا چاند نظر آجائے اسی رات سے تراویح کی نماز شروع ہو جاتی ہے اور عید کا چاند نظر آنے تک پڑھی جاتی ہے۔ تراویح کا وقت عشا کے بعد سے صبح صادق تک ہے۔ رمضان المبارک میں نماز وتر تراویح کے بعد پڑھنا بہتر ہے، لیکن اگر کوئی نماز وتر تراویح سے پہلے پڑھ لے تب بھی درست ہے۔ [شامی: ۲۳/۵، ۲۳۹، باب الفرائض]

تراویح کا طریقہ عشا کی فرض اور سنت نماز پڑھنے کے بعد تراویح کی نیت سے دو دو رکعت کر کے دس سلاموں سے بیس رکعتیں پڑھیں اور ہر چار رکعت کے بعد تھوڑی دیر وقفہ کریں، اس وقفہ کو ”ترویجہ“ کہتے ہیں، ترویجہ کے معنی آرام کرنا۔ بہتر یہ ہے کہ اُس وقفہ میں تسبیح، ذکر وغیرہ میں مشغول رہیں۔ تراویح میں ایک مرتبہ ختم قرآن سنت ہے، ایک مرتبہ سے زیادہ ختم کرنا مستحب ہے۔ [شامی: ۲۳/۵، ۲۳۹، باب الفرائض]

مسئلہ: اگر کوئی شخص ایسے وقت مسجد پہنچے کہ تراویح کی نماز شروع ہو چکی ہو تو اس پر لازم ہے کہ پہلے اپنی عشا کی فرض نماز ادا کرے، اُس کے بعد امام کے ساتھ تراویح میں شریک ہو۔

[شامی: ۲۳/۵، ۲۳۹، باب الفرائض]

مسئلہ: اگر کسی کی تراویح کی بعض رکعتیں چھوٹ گئی ہوں تو وہ امام کے ساتھ پہلے بقیہ تراویح اور وتر پڑھ لے، پھر تراویح کی چھوٹی ہوئی رکعتیں ادا کرے۔ [شامی: ۲۳/۵، ۲۳۹، باب الفرائض]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



مسئلہ : اگر امام تراویح کی دوسری رکعت پر قعدہ کرنا بھول جائے اور تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے تو جب تک تیسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے اور سجدہ سہو کر کے نماز پوری کر لے۔
[فتاویٰ رحمیہ جدید: ۲۳۶/۶]

مسئلہ : اگر بھول کر تراویح کی تین رکعتیں پڑھ لی، اگر دوسری رکعت پر قعدہ کر لیا تو دو رکعت صحیح ہو گئیں اور تیسری باطل ہو گئی، اخیر میں سجدہ سہو کر لے، تیسری رکعت میں جو حصہ قرآن پڑھا ہے اسے دہرائے اور اگر دوسری رکعت پر قعدہ نہیں کیا تو تینوں رکعتیں باطل ہو گئیں، ان میں پڑھا ہوا قرآن دہرایا جائے گا۔
[شامی: ۲۱۵/۵، باب از، فتاویٰ رحمیہ جدید: ۲۵۵/۶]

مسئلہ : اگر ایک سلام سے چار رکعتیں پڑھیں اور دوسری رکعت پر قعدہ کیا تو چاروں رکعتیں صحیح ہو گئیں اور سجدہ سہو لازم نہ ہوگا اور اگر دوسری رکعت پر قعدہ نہ کیا تو صرف آخری دو رکعتیں معتبر ہوں گی اور پہلی دو رکعتیں باطل ہو جائیں گی، لہذا ان دو رکعتوں میں پڑھا ہوا قرآن دوہرایا جائے گا۔ اور اخیر میں سجدہ سہو کر لے۔
[شامی: ۲۱۵/۵، باب از، احسن الفتاویٰ: ۵۱۲/۳]

سوالات

- ① تراویح کی اہمیت بیان کیجئے۔ ② نماز تراویح کا وقت بتائیے۔
- ③ تراویح کی نماز کا طریقہ بتائیے۔
- ④ تراویح کی نماز میں چار رکعت ایک سلام سے پڑھی تو کیا حکم ہے۔

تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین
-------	------------	--------------

زکاة کے مسائل

سبق ۱۰

اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنے مال کی ایک مقررہ مقدار کسی مستحق مسلمان کو مالک بنا کر دے دینے کا نام ”زکاة“ ہے۔
[شامی: ۳۳۵/۶، باب از، ۵۱۶/۱]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

فضیلت : زکاۃ ادا کرنے سے مال کی حفاظت ہوتی ہے اور مال کی برائیوں اور اس کے فتنوں سے آدمی محفوظ ہو جاتا ہے، حدیث شریف میں ہے: جس شخص نے اپنے مال کی زکاۃ ادا کی وہ مال کے شر (برائی) سے محفوظ ہو گیا۔

[طبرانی اوسط: ۱۵۷۹، من باہر رحمہ اللہ]

زکاۃ ادا نہ کرنے پر قرآن و حدیث میں بہت ہی سخت سزائیں بیان کی گئی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ اس کی زکاۃ ادا نہیں کرتے، قیامت کے دن ان کا یہ مال ایک بہت ہی زہریلے اور گنجنے سانپ کی شکل میں سامنے آئے گا اور ان کی گردن سے لپٹ جائے اور ان کے جڑوں کو نوچ نوچ کر کھے گا: میں تمہارا جمع کیا ہوا مال ہوں، میں تمہارا خزانہ ہوں۔

[بخاری: ۳۱۰۳، من باہر رحمہ اللہ]

زکاۃ کا حکم : زکاۃ دینا فرض ہے، قرآن مجید اور احادیث سے اس کی فرضیت ثابت ہے، جو شخص اس کی فرضیت کا انکار کرے وہ کافر ہے۔ اور جو شخص مالدار ہوتے ہوئے زکاۃ ادا نہ کرے وہ سخت گنہگار ہے۔

[فتاویٰ ہندیہ: ۱/۷۷، کتاب الزکاۃ]

زکاۃ فرض ہونے کی شرطیں

① مسلمان ہونا۔ ② آزاد ہونا۔ ③ عاقل ہونا۔

④ بالغ ہونا۔ ⑤ نصاب کے بقدر مال کا مالک ہونا۔

⑥ نصاب کا بنیادی ضرورتوں اور قرض سے خالی ہونا۔ (صاحب نصاب پر اتنا قرض نہ ہو کہ قرض ادا کرنے کی صورت میں نصاب کے بقدر مال باقی نہ رہے)۔

⑦ نصاب پر قمری (اسلامی) سال کا گذر جانا۔

[شامی: ۳۵۲/۲-۳۵۵، کتاب الزکاۃ]

بنیادی ضرورت رہنے کا مکان، پہننے کے کپڑے، گھر کا ساز و سامان اور استعمال کی سواری (گاڑی) انسان کی بنیادی ضرورتوں میں داخل ہیں۔



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



سوالات

① زکاۃ کی فضیلت بتائیے۔ ② زکاۃ کا حکم بتائیے۔

③ زکاۃ فرض ہونے کی شرطیں سنائیے۔

④ چوتھے مہینے میں بڑھائیں

سبق ۱۱ کس مال میں زکاۃ فرض ہے؟

① سونا۔ ② چاندی۔ ③ روپیے پیسے۔

④ مال تجارت۔ (ہر وہ چیز جسے بیچنے کے ارادے سے خریدا ہو)۔

⑤ زمین کی پیداوار۔ ⑥ موبیٹی (پالتو جانور)۔

زکاۃ کا نصاب

جن مالوں میں زکاۃ فرض ہے، شریعت نے ان کی خاص خاص مقدار مقرر کر دی ہے؛ مال کی اسی خاص مقدار کو ”نصاب“ کہتے ہیں۔ جب نصاب کی مقدار کسی کے پاس پوری ہو جائے، تو اس پر زکاۃ فرض ہو جاتی ہے اور ایسے شخص کو ”صاحب نصاب“ کہتے ہیں۔

① سونے کا نصاب: ۸۷۰ گرام ۴۸۰ ملی گرام ہے۔

[شمسی: ۲۸/۷، باب زکاۃ المال، احسن الفتاویٰ: ۲۵/۳۳]

② چاندی کا نصاب: ۶۱۲۰ گرام ۳۶۰ ملی گرام ہے۔

[شمسی: ۲۸/۷، باب زکاۃ المال، احسن الفتاویٰ: ۲۵/۳۳]

③ روپیے پیسے کا نصاب: روپیہ پیسہ؛ سونایا چاندی میں سے کسی ایک کے نصاب کی قیمت کے برابر ہو۔

[شمسی: ۲۸/۷، باب زکاۃ المال]

④ مال تجارت کا نصاب: مال تجارت؛ سونایا چاندی میں سے کسی ایک کے نصاب کی قیمت کے برابر ہو۔

[شمسی: ۲۸/۷، باب زکاۃ المال]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

تنبیہ: آج کل چاندی کی قیمت سونے کے مقابلے میں کئی گنا کم ہونے کی وجہ سے چاندی کا نصاب جلد پورا ہو جاتا ہے، اس لیے چاندی کے نصاب کی قیمت دیکھی جاتی ہے۔
زکاة کی مقدار: سونا، چاندی، روپیہ پیسہ اور مال تجارت کی زکاة میں پورے مال کا چالیسواں حصہ (ڈھائی فی صد) دینا فرض ہے۔
[شامی: ۵/۷۷، باب زکاة المال]

⑤ زمین کی پیداوار: زمین کی پیداوار حقتی مقدار میں بھی ہو اس میں دسواں حصہ (دس فیصد) زکاة ہے جس کو ”عشر“ کہا جاتا ہے۔

⑥ مویشی: مویشی میں سے بکری، گائے، بیل، اونٹ وغیرہ میں زکاة فرض ہونے کے مختلف نصاب شریعت نے مقرر کیے ہیں اور ان میں زکاة کی مقدار بھی مختلف رکھی ہے۔

سوالات

① کن چیزوں میں زکاة فرض ہے؟ ② سونے، چاندی کا نصاب بتائیے۔

③ مال تجارت کا نصاب بتائیے۔ ④ زکاة کی مقدار بیان کیجئے۔

④ چوتھے سینے میں پڑھائیں

متفرق مسائل

سبق ۱۲

① اگر کسی کے پاس سونا اور چاندی دونوں ہوں، لیکن کسی ایک کا نصاب پورا نہ ہو، تو دونوں کو ملا کر قیمت لگائی جائے گی، اگر دونوں کی قیمت مل کر سونے یا چاندی میں سے کسی ایک کے نصاب کو پہنچ جائے، تو زکاة فرض ہو جائے گی۔
[شامی: ۸/۸۹، باب زکاة المال]

② زکاة ادا کرتے وقت یا زکاة کا مال الگ کرتے وقت زکاة کی نیت ضروری ہے، یعنی دل میں ارادہ ہو کہ زکاة نکال رہا ہوں۔ بغیر نیت کے زکاة ادا نہ ہوگی، ہاں البتہ کسی کو زکاة کہہ کر دینا ضروری نہیں، بلکہ ہدیہ کہہ کر دے تو بھی زکاة ادا ہو جائے گی۔

[شامی: ۶/۲۸۹، باب زکاة]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



۳) زکاۃ میں سونا، چاندی، تجارتی مال، یا ان کی قیمت سے کپڑا، غلہ یا کوئی اور سامان خرید کر دینا بھی جائز ہے۔
[فتاویٰ دارالعلوم: ۶/۳۱۵]

۴) مکان، دوکان، کارخانہ، برتن، کپڑے، کتابیں، فرنیچر، سلائی مشین، گاڑی، کرایہ پر دی جانی والی چیزیں، صنعتی آلات اور وہ مشینیں جو سامان تیار کرتی ہیں اور خود باقی رہتی ہیں چاہے کتنی ہی قیمت کے ہوں؛ ان پر زکاۃ فرض نہیں ہے۔ البتہ اگر ان میں سے کوئی بھی چیز تجارت کی ہے، تو اس پر زکاۃ فرض ہے۔
[شامی: ۶/۱۷۶، کتاب الزکاۃ]

۵) سونے چاندی کی بنی ہوئی تمام چیزوں پر زکاۃ فرض ہے۔ جیسے سونے چاندی کے زیورات، برتن، سکے، تمغے (میڈل) وغیرہ۔
[شامی: ۶/۷۷، باب زکاۃ المال]

۶) تجارت کی غرض سے جو بھی چیز خریدی جائے اس پر زکاۃ فرض ہے، خواہ وہ زمین ہو یا کوئی اور سامان، اس لیے زکاۃ نکالتے وقت دکان میں جتنی چیزیں بیچنے کی ہوں ان سب کی قیمت کا حساب لگا کر زکاۃ نکالنا فرض ہے۔
[بدائع الصنائع: ۲/۲۰، کتاب الزکاۃ]

سوالات

- ① سونا، چاندی دونوں نصاب سے کم ہو تو کیا حکم ہے؟
 - ② زکاۃ کو ہدیہ کہہ کر دینا کیسا ہے؟ ③ کیا کارخانوں کی مشینوں پر زکاۃ ہے؟
- چوتھے مہینے میں پڑھائیں [۴]

زکاۃ ادا کرنا کب فرض ہے؟

سبق ۱۳

زکاۃ کا جو نصاب شریعت نے مقرر کیا ہے اس کے مالک ہونے کے بعد قمری (اسلامی) تاریخ کے اعتبار سے جس تاریخ کو ایک سال مکمل ہو جائے اس تاریخ کو زکاۃ کی ادائیگی فرض ہو جاتی ہے۔

زکاۃ کی ادائیگی کے لیے شریعت میں رمضان کا مہینہ متعین نہیں ہے، بلکہ ہر آدمی کے لیے



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

زکاۃ کا مہینہ اور تاریخ الگ الگ ہے، جس شخص کے پاس قمری ماہ کی جس تاریخ میں نصاب کے بقدر مال آئے، اس کے لیے ہمیشہ وہی تاریخ زکاۃ کے حساب کے لیے متعین رہے گی۔ لہذا وہ شخص اسی تاریخ میں زکاۃ ادا کرنے کا اہتمام کرے، رمضان کا انتظار نہ کرے، تاخیر کرنا بری بات ہے۔

[شامی: ۲/۴۸۵، ۴۹۷، کتاب الزکاۃ]

مثلاً ایک شخص ۲ صفر ۱۴۳۱ھ کو پہلی بار نصاب زکاۃ کا مالک ہوا، سال کے درمیان مال گھٹتا بڑھتا رہا لیکن اگلے سال ۲ صفر ۱۴۳۲ھ کو اس کے پاس نصاب کے بقدر یا اس سے زیادہ مال موجود ہے تو اس شخص پر اپنی ملکیت میں موجود سونا، چاندی، نقد رقم، بینک میں محفوظ رقم، تجارتی پلاٹ اور دوکان میں موجود تجارتی سامان وغیرہ سب کی مجموعی قیمت جوڑ کر ڈھائی فی صد کے لحاظ سے زکاۃ ادا کرنا فرض ہے۔

[شامی: ۲/۴۸۵، ۴۹۷، باب زکاۃ النعم]

متفرق مسائل

① اگر صاحب نصاب بننے کی قمری تاریخ یاد نہ ہو تو غور و فکر کے بعد جس تاریخ کا ظن غالب ہو وہ متعین ہوگی۔ اگر کسی تاریخ کا بھی ظن غالب نہ ہو تو خود کوئی قمری تاریخ متعین کر لے۔

[احسن الفتاویٰ: ۳/۲۵۵]

② اگر نصاب زکاۃ پر سال مکمل ہونے سے پہلے کوئی زکاۃ ادا کرنا چاہے تو اس کی اجازت ہے۔

[شامی: ۲/۵۹۷، باب زکاۃ النعم]

③ سال کے درمیان جو مال بڑھا اس پر سال کا گذرنا ضروری نہیں ہے، سال کے مکمل ہونے سے ایک دن پہلے تک جو بھی مال آئے گا اس کی زکاۃ نکالنا فرض ہے۔

[شامی: ۲/۴۸۵، ۴۹۷، باب زکاۃ النعم]

④ اگر کسی کے پاس نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ مال ہے اور اس کے ذمے قرض بھی ہے تو قرض کی مقدار نکالنے کے بعد نصاب کے بقدر مال باقی رہتا ہے تو بقیہ رقم کی زکاۃ



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



ادا کرنا فرض ہے اور اگر نصاب کے بقدر مال نہیں رہتا ہے تو زکاۃ فرض نہ ہوگی۔

[شامی: ۶/۳۵، باب الزکاۃ]

⑤ اگر صاحب نصاب کا دوسرے کے ذمے قرض ہو یا دوسرے کے ذمے سامان تجارت کی قیمت ہو تو دوسری چیزوں کے ساتھ اس کی بھی زکاۃ ادا کر دے اور اس کی بھی گنجائش ہے کہ جب قرض یا سامان تجارت کی قیمت وصول ہو اس وقت پچھلے سالوں کی بھی زکاۃ ادا کرے، البتہ ایسا قرض جس کے ملنے کی بالکل امید نہ ہو اس پر زکاۃ فرض نہیں۔

[شامی: ۷/۹، باب زکاۃ المال]

سوالات

- ① کس مہینے میں زکاۃ ادا کرنا فرض ہے؟ ② کیا زکاۃ کے لیے رمضان کا مہینہ متعین ہے؟
- ③ کسی کے ذمے قرض ہو تو کیا اس پر زکاۃ فرض ہے؟
- ④ کیا قرض دی ہوئی رقم پر زکاۃ ہے؟

چوتھے مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین
-------------------------	-------	------------	--------------

سبق ۱۲ کن لوگوں کو زکاۃ دینا جائز ہے؟

① فقیر: وہ شخص جو صاحب نصاب نہ ہو اور نہ اس کے پاس نصاب کے بقدر ضرورت سے زائد سامان ہو۔

[شامی: ۷/۲۰۵، باب صرف الزکاۃ]

② مسکین: وہ شخص جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو۔

[شامی: ۷/۲۰۸، باب صرف الزکاۃ]

③ قرض دار: وہ شخص جس کے ذمے لوگوں کا قرض ہو اور اس کے پاس اتنا مال نہ ہو کہ قرض ادا کرنے کی صورت میں نصاب کے بقدر مال باقی رہے۔

[شامی: ۷/۲۱۹، باب صرف الزکاۃ]

④ مسافر: وہ شخص جو حالت سفر میں محتاج ہو گیا ہو (اگر چہ اپنے وطن میں مالدار ہو) اسے بقدر ضرورت زکاۃ دینا جائز ہے۔

[شامی: ۷/۲۲۳، باب صرف الزکاۃ]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

سوالات

① کن لوگوں کو زکاۃ دینا جائز ہے؟ ② فقیر کسے کہتے ہیں؟

⑤ یا پچیس مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۵ کن لوگوں کو زکاۃ دینا جائز نہیں؟

① وہ شخص جس پر زکاۃ فرض ہو، ایسا شخص شریعت کی نگاہ میں ”مالدار“ ہے۔

[شامی: ۲/۲۳۷، باب مصرف الزکاۃ]

② وہ شخص جس پر زکاۃ تو فرض نہ ہو لیکن ضرورت سے زائد زمین، مکان یا کوئی اور سامان فرنیچر، برتن وغیرہ اس کے پاس موجود ہو اور اس کی قیمت نصاب کے بقدر ہو۔

[شامی: ۲/۲۳۸، باب مصرف الزکاۃ]

③ ماں باپ، وادادادی، نانائانی اور پرتک۔

[شامی: ۲/۲۳۷، باب مصرف الزکاۃ]

④ بیٹا بیٹی، پوتا پوتی، نواسہ نواسی نیچے تک۔

[شامی: ۲/۲۳۷، باب مصرف الزکاۃ]

⑤ شوہر، بیوی۔

[شامی: ۲/۲۲۶، باب مصرف الزکاۃ]

⑥ غیر مسلم۔

[شامی: ۲/۲۳۹، باب مصرف الزکاۃ]

⑦ مالدار آدمی کی نابالغ اولاد۔

[شامی: ۲/۲۳۷، باب مصرف الزکاۃ]

⑧ سید اور بنی ہاشم (عباس، حارث اور ابوطالب کی اولاد)۔

[شامی: ۲/۲۳۵، باب مصرف الزکاۃ]

مسئلہ: زکاۃ کے پیسے سے کنواں کھدوانا، سڑک بنوانا، مسجد کے لیے زمین خریدنا وغیرہ جائز نہیں ہے، اس لیے کہ زکاۃ کی ادائیگی کے صحیح ہونے کے لیے مستحق کو اس کا مالک بنانا شرط ہے۔

[شامی: ۲/۲۲۶، باب مصرف الزکاۃ]

مسئلہ: زکاۃ کی نیت سے قرض معاف کرنے سے زکاۃ ادا نہیں ہوگی۔

[شامی: ۲/۲۹۴، باب مصرف الزکاۃ]

مسئلہ: کسی ایک ہی آدمی کو نصاب کے بقدر زکاۃ کا مال دے دینا مکروہ ہے اور جب کسی مستحق کے پاس نصاب کے بقدر مال جمع ہو جائے تو اسے زکاۃ دینا جائز نہیں۔

[شامی: ۲/۲۵۶، باب مصرف الزکاۃ]



کن لوگوں کو زکاۃ دینا افضل ہے؟

سب سے پہلے اپنے رشتے دار بھائی، بہن اور ان کی اولاد، بیچا، پھوپھی، خالہ، ماموں، ساس، سر، داماد وغیرہ میں سے جو ضرورت مند ہوں ان کو زکاۃ دینا افضل ہے۔ ان کے بعد اپنے پڑوسیوں یا اپنے شہر کے لوگوں میں سے جو زیادہ ضرورت مند ہوں، پھر جس کو دینے میں دین کا زیادہ نفع ہو جیسے علم دین کے طلبہ۔ ان لوگوں کو زکاۃ دینے میں دو ہر ا ثواب ہے۔

[شامی: ۲/۲۳۰، باب صرف الزکاۃ]

سوالات

- ① کن لوگوں کو زکاۃ دینا جائز نہیں ہے؟ ② شریعت کی نگاہ میں ”المدار“ کون ہے؟
- ③ غیر مسلم کو زکاۃ دینا کیسا ہے؟ ④ زکاۃ کے پیسے سے کنواں کھدوانا کیسا ہے؟
- ⑤ کن لوگوں کو زکاۃ دینا افضل ہے؟

پانچویں صفحہ میں پڑھائیں

صدقہ فطر کے مسائل

سبق ۱۶

عید الفطر کے دن جو صدقہ غریبوں کو دینا واجب ہے، اسے ”صدقہ فطر“ کہتے ہیں۔

صدقہ فطر کس پر واجب ہے؟

صدقہ فطر ہر ایسے مسلمان مرد اور عورت پر واجب ہے جو عید الفطر کے دن نصاب زکاۃ کا مالک ہو یا اس کے پاس نصاب کی قیمت کے بقدر استعمال سے زائد کپڑے، برتن، فرنیچر، زیب و زینت اور آرائش کا سامان یا ضرورت سے زیادہ مکان یا زمین ہو، خواہ اس پر سال نہ گذرا ہو۔

[شامی: ۲/۲۷۳، باب صدقہ الفطر]

مسئلہ: جس شخص پر صدقہ فطر واجب ہو، وہ اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرے۔

[شامی: ۲/۲۸۱، باب صدقہ الفطر]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

مسئلہ: اگر ضرورت سے زائد مکان کرایہ پر دیا ہوا ہو اور اس کے کرایہ پر گذر اوقات ہو تو اس کی وجہ سے صدقہ فطر واجب نہ ہوگا اور اگر ضروریات زندگی دوسرے ذرائع سے حاصل ہو جاتی ہوں تو اس کی وجہ سے صدقہ فطر واجب ہوگا۔
[شامی: ۲۳۸/۷، ۲۳۹، باب مصرف الزکوٰۃ]

صدقہ فطر کی مقدار

① ایک صاع بک، منقہ یا کھجور ہے۔ ایک صاع کی مقدار موجودہ اوزان کے اعتبار سے ۳ کلو ۱۵۰ گرام ہوتی ہے۔
[شامی: ۲۹۳/۷، باب صدقہ الفطر، فتاویٰ رحمیہ: ۱۹۷/۷]

② آدھا صاع گہوں ہے۔ آدھے صاع کی مقدار موجودہ اوزان کے اعتبار سے ۱ کلو ۵۵۰ گرام ہوتی ہے۔ ان چیزوں کی قیمت بھی دی جاسکتی ہے۔

[شامی: ۲۹۳/۷، باب صدقہ الفطر، فتاویٰ رحمیہ: ۱۹۷/۷]

صدقہ فطر کب ادا کریں؟

صدقہ فطر عید کے دن صبح صادق ہوتے ہی واجب ہو جاتا ہے۔ جو شخص صبح صادق سے پہلے مر گیا، اس کے مال میں سے صدقہ فطر نہیں دیا جائے گا۔ جو بچہ صبح صادق سے پہلے پیدا ہوا ہو، اس کی طرف سے صدقہ فطر ادا کیا جائے گا اور جو صبح صادق کے بعد پیدا ہوا، اس کی طرف سے صدقہ فطر واجب نہیں ہوگا۔

صدقہ فطر عید کے دن عید کی نماز کو جانے سے پہلے ادا کر دینا چاہیے لیکن اگر کوئی نماز سے پہلے ادا نہ کر سکا تو نماز کے بعد ضرور ادا کر دے، جب تک ادا نہ کرے گا اس کے ذمے باقی ہی رہے گا۔ اگر کوئی رمضان میں ادا کرنا چاہے تو اس کی بھی اجازت ہے۔

[شامی: ۳۰۲، ۳۰۱/۷، باب صدقہ الفطر]

مسئلہ: جس نے کسی وجہ سے رمضان کے روزے نہیں رکھے، اس پر بھی صدقہ فطر واجب ہے۔

[شامی: ۲۷۳/۷، باب صدقہ الفطر]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



مسئلہ: جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے، ان لوگوں کو صدقہ فطر دینا بھی جائز ہے اور جن کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں، ان کو صدقہ فطر دینا بھی جائز نہیں۔

[شامی: ۷/۳۱۰، باب صدقہ الفطر]

سوالات

- ① صدقہ فطر کس پر واجب ہے؟ ② صدقہ فطر کی مقدار کیا ہے؟
③ صدقہ فطر کب ادا کرنا ہے؟ ④ صدقہ فطر کس کو دینا جائز ہے؟

پانچویں صفحہ میں پڑھائیں	تاریخ	درخط معلم	درخط والدین
--------------------------	-------	-----------	-------------

قربانی کے مسائل

سبق ۱۷

عید الاضحیٰ کی قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس قربانی کی یادگار ہے جو انھوں نے اپنے پیارے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو قربان کر کے قائم کی ہے۔

عید الاضحیٰ کے دن قربانی کی بڑی فضیلت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عید الاضحیٰ کے دن آدم کے بیٹے (انسان) کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کو قربانی سے زیادہ محبوب نہیں اور قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنی سینگوں، بالوں اور گھروں کے ساتھ آئے گا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی رضا اور مقبولیت کے مقام پر پہنچ جاتا ہے، پس اے اللہ کے بندو! دل کی پوری خوشی سے قربانی کیا کرو۔

[ابن ماجہ: ۳۱۲۶، من مائتہ فیضان اللہ ص ۱۰۱]

اگر کوئی شخص استطاعت کے باوجود قربانی نہ کرے تو ایسا شخص گنہگار ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: جو شخص قربانی کی استطاعت رکھتا ہو اس کے باوجود قربانی نہ کرے، ایسا شخص ہماری عید گاہ کے قریب ہرگز نہ آئے۔

[ابن ماجہ: ۳۱۲۳، من ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

قربانی کا وقت

دسویں ذی الحجہ کی صبح سے بارہ ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک قربانی کا وقت ہے۔ ان تین دنوں میں سے جس دن چاہیں قربانی کریں، مگر دسویں تاریخ کا دن سب سے بہتر ہے، رات میں بھی قربانی کرنا جائز ہے مگر بہتر نہیں ہے۔

[شامی: ۲۶/۲۲۲-۲۳۶، کتاب الاضحیہ]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

مسئلہ: جہاں عید کی نماز ہوتی ہے، وہاں عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا درست نہیں ہے؛ البتہ ایسا دیہات جہاں عید کی نماز نہیں ہوتی، وہاں صبح صادق کے بعد قربانی کرنا درست ہے۔

[شامی: ۲۶/۲۲۹، کتاب الاضحیٰ]

مسئلہ: اگر کوئی شہری اپنی قربانی کسی ایسے دیہات میں کرائے جہاں عید کی نماز نہیں ہوتی، تو صبح صادق کے بعد قربانی درست ہے۔

[شامی: ۲۶/۲۲۹، کتاب الاضحیٰ]

قربانی کس پر واجب ہے؟

قربانی ہر ایسے مقیم مسلمان مرد اور عورت پر واجب ہے جو قربانی کے دنوں میں نصابِ زکاۃ کا مالک ہو یا اس کے پاس نصاب کی قیمت کے بقدر استعمال سے زائد کپڑے، برتن، فرنیچر، زیب و زینت اور آرائش کے سامان یا ضرورت سے زیادہ مکان یا زمین ہو۔

[شامی: ۲۶/۲۱۳، کتاب الاضحیٰ]

مسئلہ: مسافر پر قربانی واجب نہیں ہے۔ البتہ اگر بارہ ذی الحجہ کو غروب آفتاب سے پہلے مسافر گھر لوٹ آیا کسی جگہ پندرہ دن قیام کا ارادہ کر لیا، تو اس پر قربانی واجب ہو جائے گی۔

[شامی: ۲۶/۲۱۰، کتاب الاضحیٰ]

مسئلہ: قربانی کے واجب ہونے کے لیے مال پر سال کا گزرنا شرط نہیں ہے، لہذا اگر کوئی شخص قربانی کے تین دنوں میں سے کسی دن بھی نصاب کے بقدر مال کا مالک ہو جائے، تو اس پر قربانی واجب ہو جائے گی۔

[شامی: ۲۶/۲۱۱، کتاب الاضحیٰ]

تنبیہ: بعض لوگ قربانی کو حج کی طرح سمجھ کر عمر میں صرف ایک دفعہ کر لینے کو کافی سمجھتے ہیں، یہ بڑی غلطی ہے۔ ہر مالکِ نصاب پر ہر سال قربانی ضروری ہے۔

مسئلہ: ایک گھر میں جتنے افراد صاحبِ نصاب ہوں، ان سب پر علاحدہ علاحدہ قربانی واجب ہوگی، ایک قربانی گھر کے تمام افراد کی طرف سے کافی نہیں ہوگی۔

[شامی: ۲۶/۲۱۳، کتاب الاضحیٰ]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



مسئلہ: کسی شخص پر قربانی واجب تھی اور اس نے قربانی نہیں کی اور قربانی کے تینوں دن گزر گئے، تو اس پر ایک بکریا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے اور اگر جانور خرید لیا تھا اور تین دنوں میں قربانی نہیں کی تھی، تو اسی جانور کو صدقہ کر دے۔

[شامی: ۲۶/۲۶، کتاب الاضحية]

سوالات

- ① قربانی کی فضیلت بتائیے۔
- ② قربانی کا وقت بتائیے۔
- ③ کیا عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا درست ہے؟
- ④ قربانی کس پر واجب ہے؟
- ⑤ قربانی واجب ہونے کے باوجود قربانی نہ کی تو کیا حکم ہے؟

چھٹے مہینے میں پڑھائیں

قربانی کے جانور

سبق ۱۸

① بڑے جانور: ① اونٹ، اونٹنی کم از کم پانچ سال کے ہوں۔ ② گائے، بیل، بھینس کم از کم دو سال کے ہوں۔ بڑے جانور کی قربانی میں زیادہ سے زیادہ سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔

[شامی: ۲۶/۲۶، کتاب الاضحية]

② چھوٹے جانور: دُنبہ، بکرا، بکری یا بھیڑ، کم از کم ایک سال کا ہونا چاہیے۔ البتہ چھ مہینے کا دُنبہ یا بھیڑ اتنا موٹا تازہ ہو کہ سال بھر کا معلوم ہوتا ہو، تو ایسی صورت میں اُس کی قربانی درست ہے۔ چھوٹے جانور کی قربانی ایک ہی آدمی کی طرف سے ہوتی ہے۔

[شامی: ۲۶/۲۶، کتاب الاضحية]

مسئلہ: قربانی کا جانور عمدہ، موٹا اور تندرست ہو، اس میں عیب نہ ہو، جتنا اچھا اور جتنا قیمتی ہوگا اتنا زیادہ ثواب ملے گا۔

[شامی: ۲۶/۲۸، کتاب الاضحية]

عیب دار جانور کی قربانی

① ایسا جانور جس کا کان یا دم تہائی یا تہائی سے زیادہ کٹ گئی ہو، اس کی قربانی درست نہیں ہے۔

[شامی: ۲۶/۲۸-۲۸۹، کتاب الاضحية]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

② اندھے جانور کی قربانی درست نہیں ہے۔ [شامی: ۲۶/۲۳۷، کتاب الاضحية]

③ ایسا لنگڑا جانور جو تین پاؤں سے چلتا ہو، چوتھا پاؤں زمین پر رکھتا ہی نہ ہو یا چوتھا پاؤں رکھتا ہو، مگر اس سے چل نہ سکتا ہو، تو اس کی قربانی درست نہ ہوگی۔ اور اگر چلتے وقت چوتھا پاؤں زمین پر رکھتا ہو اور چلنے میں اس سے سہارا لیتا ہو، تو اس کی قربانی درست ہے۔ [شامی: ۲۶/۲۳۸، کتاب الاضحية]

④ جس جانور کے بالکل دانت نہ ہوں، اس کی قربانی درست نہیں ہے لیکن اگر بغیر دانت کے بھی چارہ کھا سکتا ہو، تو اس کی قربانی درست ہے۔ [شامی: ۲۶/۲۳۹، کتاب الاضحية]

⑤ جس جانور کے پیدائش ہی سے کان نہ ہوں، اس کی بھی قربانی درست نہیں ہے۔ اور اگر کان بالکل چھوٹے ہوں، تو اس کی قربانی درست ہے۔ [شامی: ۲۶/۲۴۰، کتاب الاضحية]

⑥ جس جانور کے پیدائش ہی سے سینگ نہیں ہیں یا سینگ تو تھے لیکن ٹوٹ گئے، اس کی قربانی درست ہے، البتہ اگر سینگ بالکل جڑ سے اکھڑ گئے ہوں اور داغ کے اندر کا گودا یا بڈی ظاہر ہو گئی ہو، تو اس کی قربانی درست نہیں ہے۔ [شامی: ۲۶/۲۳۸، کتاب الاضحية]

⑦ ایسا دبلا اور مریل جانور جس کی ہڈیوں میں بالکل گودا نہ ہو، اس کی قربانی درست نہیں ہے۔ [شامی: ۲۶/۲۳۷، کتاب الاضحية]

مسئلہ: خنثی جانوروں کی قربانی افضل ہے۔ [شامی: ۲۶/۲۳۷، کتاب الاضحية]

سوالات

- ① کن جانوروں کی قربانی درست ہے؟ ② بڑے جانور میں کتنے حصے رکھے جاسکتے ہیں؟
- ③ چھوٹے جانور میں کتنے حصے ہوتے ہیں؟ ④ لنگڑے جانور کی قربانی کرنا کیسا ہے؟
- ⑤ دم کٹے ہوئے جانور کی قربانی کا حکم بتائیے؟

۶	چھپے میزے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین
---	-----------------------	-------	------------	--------------



سبق ۱۹

قربانی کا طریقہ

قربانی کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جانور کو بائیں کروٹ پر اس طرح لٹائے کہ اس کا منہ قبلے کی طرف ہو اور پیروں کو باندھ دے، پھر یہ دعا پڑھے:

إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ
إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ
أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ

[ابن ماجہ: ۳۱۲۱، کن جابرین عبداللہ رحمہ اللہ]

یہ دعا پڑھنے کے بعد جس کی طرف سے قربانی کرنی ہے اس کی طرف سے دل میں نیت کر لے پھر ”بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ“ کہہ کر تیز چھری سے ذبح کرے۔ اگر کسی کو دعایا نہ ہو، تو صرف ”بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ“ کہہ کر ذبح کر دے۔ [بدائع الصنائع: ۲۰۱۵، کتاب الذبائح]
بہتر یہ ہے کہ اپنی قربانی کا جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کرے، اگر خود نہ کر سکے تو دوسرے سے ذبح کرائے اور خود سامنے کھڑا رہے۔ [شامی: ۲۶۶/۲۶۷، کتاب الاضاحیہ]

مسئلہ: جانور کی گردن میں چار رگیں ہوتی ہیں: ایک غذا کے لیے، ایک سانس کے لیے اور دو خون کے لیے، ان میں سے تین کا کٹ جانا ضروری ہے، اگر صرف دو کٹیں تو یہ جانور مردار ہوگا۔ [شامی: ۲۶۶/۲۶۷، کتاب الذبائح]

مسئلہ: جانور ذبح کرنے کے بعد جب تک جان پوری طرح ٹھک نہ جائے اور اضطرابی کیفیت ختم نہ ہو جائے، اس وقت تک چمڑے کا پھیلنا، گردن کا الگ کرنا یا جسم کے کسی حصے کا کاٹنا مکروہ ہے۔ [شامی: ۲۶۶/۲۶۷، کتاب الذبائح]

قربانی کا گوشت

بہتر یہ ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کرے، ایک حصہ گھر کے لیے رکھے، ایک حصہ غریبوں پر صدقہ کرے اور ایک حصہ رشتہ داروں میں تقسیم کرے۔ [شامی: ۲۶۶/۲۶۷، کتاب الاضاحیہ]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

مسئلہ: قربانی کا گوشت غیر مسلموں کو بھی دینا جائز ہے۔ [فتاویٰ محمودیہ جدید: ۳۳۴/۱۷]

مسئلہ: اگر میت کی طرف سے نفلی قربانی کی تو اس کا بھی یہی حکم ہے، لیکن اگر میت کی وصیت پر اس کے مال سے قربانی کی ہے، تو اس کے تمام گوشت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔

[شامی: ۲۶/۲۵۷، کتاب الاضحية]

قربانی کی کھال

① قربانی کی کھال کا حکم وہی ہے جو قربانی کے گوشت کا ہے۔ لیکن اگر کھال بیچ دی تو اس کی قیمت غریب کو صدقہ کر دینا واجب ہے۔

[المحرم الرائق: ۲۰۳/۸، کتاب الاضحية، شامی: ۲۶/۲۶۲، کتاب الاضحية]

② قربانی کی کھال اور اس کا گوشت قصائی یا کسی اور کو اجرت میں دینا جائز نہیں ہے۔

[شامی: ۲۶/۲۶۸، ۲۶۹، کتاب الاضحية]

سوالات

- ① قربانی کا طریقہ کیا ہے؟ ② قربانی کی دعا بتائیے۔
- ③ قربانی کا گوشت کس طرح تقسیم کیا جائے گا؟ ④ قربانی کی کھال کا حکم بتائیے۔

⑤ ساتویں صفحے میں پڑھائیں

عقیدہ کے مسائل

سبق ۲۰

بچہ پیدا ہونے کی خوشی میں نعمت کے شکر کے طور پر اللہ کی رضا کے لیے جو جانور ذبح کیا جاتا ہے، اسے ”عقیدہ“ کہتے ہیں۔

بچہ پیدا ہونے کے بعد ساتویں دن یا چودھویں یا اکیسویں دن عقیدہ کرنا مستحب ہے، بغیر کسی مجبوری کے اکیس دن سے زیادہ تاخیر کرنا مناسب نہیں۔ اکیسویں دن کے بعد تاخیر



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



کرنے سے عقیقے کے وقت کی فضیلت ختم ہو جاتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: عقیقہ کا جانور ساتویں دن ذبح کیا جائے یا چودھویں دن یا اکیسویں دن۔

[طبرانی اوسط: ۲۸۸۲، عن بریدہ رضی اللہ عنہ]

جس کے یہاں بچہ پیدا ہو اس کے لیے مستحب ہے کہ ساتویں دن اس کا نام رکھے، عقیقہ کرے اور اس کے سر کے بال منڈوائے اور بالوں کے وزن کے برابر چاندی یا اس کی قیمت صدقہ کرے۔

[شامی: ۲۶/۲۸۹، ج ۲، باب الاضحية]

مسئلہ: اگر کوئی اکیسویں دن بھی عقیقہ نہ کر سکے تو جب بھی عقیقہ کرے، ساتویں دن کا لحاظ رکھنا بہتر ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ جس دن بچہ پیدا ہوا ہو، اس کے ایک دن پہلے عقیقہ کر دے، مثلاً اگر جمعہ کو بچہ پیدا ہو تو جمعرات کو عقیقہ کرے۔

[اعلاء السنن: ۱۶/۸۱۷، ج ۱، باب الاضحية]

مسئلہ: لڑکی کی جانب سے ایک بکرا اور لڑکے کی جانب سے دو بکرے ذبح کرنا مستحب ہے، اگر دو بکروں کی استطاعت نہ ہو تو لڑکے کی طرف سے ایک بکرا بھی کافی ہے۔

[اعلاء السنن: ۱۶/۸۱۸، ج ۱، باب الاضحية]

مسئلہ: عقیقے کے لیے ایسا جانور لازم ہے جس کی قربانی درست ہو۔

[شامی: ۲۶/۲۸۹، ج ۲، باب الاضحية]

مسئلہ: عقیقے کے گوشت کا وہی حکم ہے جو قربانی کے گوشت کا ہے۔

[شامی: ۲۶/۲۸۹، ج ۲، باب الاضحية]

ختنہ کا حکم

ختنہ کرنا مردوں کے لیے سنتِ موکدہ اور شعائر اسلام میں سے ہے، بلا عذر ختنہ نہ کرنا درست نہیں ہے، پیدائش سے ساتویں روز ختنہ کرنا مستحب ہے، جتنا جلد ہو سکے ختنہ کروائے، جوں جوں عمر بڑھتی ہے ختنے میں زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ کم از کم بالغ ہونے سے پہلے کرادینا چاہیے۔

[شامی: ۲۹/۳۲۳، مسائل مثلی]

مسئلہ: اگر کوئی شخص بڑی عمر میں مسلمان ہوا یا کوئی بچہ بالغ ہو گیا اور کسی وجہ سے اب تک اس کی



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

ختمہ نہیں ہو سکی اور مسلمان ماہر ڈاکٹر کی رائے یہ ہے کہ یہ شخص بوڑھا یا کمزور ہونے کی وجہ سے ختمہ کی تکلیف برداشت نہیں کر سکتا تو ختمہ نہیں کرانا چاہیے۔
[شامی: ۳۲۳/۲۶، مسائل: ۱]

سوالات

- ① عقیقہ کب کرنا مستحب ہے؟
- ② عقیقہ کے لیے کیسا جانور چاہیے؟
- ③ عقیقہ کے گوشت کا حکم بتائیے۔
- ④ ختمہ کا حکم بتائیے۔

۷ ساتویں صفحہ میں پڑھائیں

حج کے مسائل

سبق ۲۱

حج کے دنوں میں مکہ المکرمہ جا کر خاص اعمال ادا کرنے کو ”حج“ کہتے ہیں۔ حج کے اعمال ادا کرنے کے دن پانچ ہیں: ۸ رذی الحجہ سے ۱۲ رذی الحجہ تک۔ حج زندگی میں صرف ایک مرتبہ فرض ہے۔
[شامی: ۹۹/۸، کتاب: ۱]

فضیلت: حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے واسطے حج کیا اور وہ اس سفر میں برائیوں، نفسانی خواہشات اور لڑائی جھگڑوں سے دور رہا تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک و صاف ہو کر لوٹے گا جس طرح بچہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے وقت گناہوں سے پاک و صاف ہوتا ہے۔
[بخاری: ۱۵۲۱، سنن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس کھانے پینے اور سواری کا اتنا خرچ ہو جس سے وہ بیت اللہ شریف جاسکے پھر وہ حج نہ کرے، تو وہ یہودی ہو کر مرے، یا نصرانی ہو کر مرے، اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں۔
[ترمذی: ۸۱۳، سنن ابی یوسف رضی اللہ عنہ]

حج کے فرض ہونے کی شرطیں

- ① مسلمان ہونا۔
- ② آزاد ہونا۔
- ③ عاقل ہونا۔
- ④ بالغ ہونا۔

[شامی: ۱۱۳-۱۱۵، کتاب: ۱]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



⑤ ملکیت میں اتنا سونا چاندی یا روپیہ پیسہ ہو، جس کی بناء پر وہ اپنے مقام سے مکۃ المکرمہ تک آنے جانے کے خرچ اور وہاں کے ضروری اخراجات پر قادر ہو اور جن لوگوں کا خرچ اس کے ذمے ضروری ہے ان کو لوٹنے تک کا خرچ دے سکے، یا اتنے روپیے کا ضرورت سے زائد مکان، سامان وغیرہ ہو، اور مال کی یہ مقدار قرض سے خالی ہو۔

[شامی: ۸/۱۱۷-۱۲۶، ج ۵، ص ۵۷]

⑥ تندرست ہونا، ایسی کوئی بیماری نہ ہو جس کی وجہ سے وہ سفر نہ کر سکتا ہو۔

[شامی: ۸/۱۱۵، ج ۵، ص ۵۷]

⑦ راستہ میں جانی یا مالی نقصان کا خطرہ نہ ہو۔

[شامی: ۸/۱۲۶، ج ۵، ص ۵۷]

⑧ حکومت کی طرف سے کوئی رکاوٹ نہ ہو۔

[شامی: ۸/۱۱۶، ج ۵، ص ۵۷]

⑨ اوپر ذکر کی گئی شرائط کا اس وقت پایا جانا جب لوگ حج کے موسم میں حج کے لیے روانہ ہوتے ہیں۔

[شامی: ۸/۱۱۳، ج ۵، ص ۵۷]

مسئلہ: جب حج فرض ہو جائے تو فوری طور پر حج کرنا واجب ہے، بلا عذر و دیر کرنا اور یہ خیال کرنا کہ ابھی عمر پڑی ہے، پھر کسی سال حج کر لیں گے، درست نہیں، ایسا شخص گنہگار ہوگا۔

[شامی: ۸/۱۰۹، ج ۵، ص ۵۷]

مسئلہ: اگر کسی کے ذمے حج فرض تھا اور اس نے سستی کی وجہ سے دیر کر دی، پھر وہ ایسا بیمار ہو گیا کہ سفر کے قابل نہ رہا، تو مرتے وقت یہ وصیت کرنا واجب ہے کہ میری طرف سے حج کرا دینا، مر جانے کے بعد اس کے وارثین اس کے ایک تہائی مال سے کسی آدمی کو خرچ دے کر بھیجیں کہ وہ جا کر مرحوم کی طرف سے حج کرے، اور جو حج دوسرے کی طرف سے کیا جاتا ہے، اسے ”حج بدل“ کہتے ہیں۔

سوالات

① حج کی فضیلت بتائیے۔ ② حج فرض ہونے کی شرطیں بیان کیجیے۔



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

۳) حج فرض ہونے کے باوجود حج کرنے میں دیر کرنا کیسا ہے؟

۴) جو حج دوسرے کی طرف سے کیا جاتا ہے، اسے کیا کہتے ہیں؟

درستخط والدین

درستخط معلم

تاریخ

ساتویں مہینے میں پڑھائیں

حج کے فرائض

سبق ۲۲

۱) احرام باندھنا، یعنی دل سے حج کی نیت کرنا اور تلبیہ پڑھنا۔

۲) وقوف عرفہ، یعنی عرفات کے میدان میں نویں ذی الحجہ کو ظہر کے وقت سے دسویں ذی الحجہ کی فجر سے پہلے تک کسی بھی وقت ٹھہرنا، اگرچہ ایک منٹ ہی ہو۔

۳) طواف زیارت۔

۴) اوپر کی تینوں چیزوں کو ترتیب سے کرنا یعنی پہلے احرام باندھنا، پھر وقوف عرفہ کرنا، اس کے بعد طواف زیارت کرنا۔
[شامی: ۸/۱۴۰-۱۴۱، ج ۵، ص ۵۷]

نوٹ: ان فرائض میں سے کوئی فرض چھوٹ جائے تو حج ادا نہیں ہوگا۔

حج کے واجبات

۱) وقوف مزدلفہ یعنی دسویں ذی الحجہ کی صبح صادق ہونے کے بعد کچھ وقت کے لیے مزدلفہ میں ٹھہرنا۔
[شامی: ۸/۱۴۲، ج ۵، ص ۵۷]

۲) صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا (تیز چلنا)۔
[شامی: ۸/۱۴۳، ج ۵، ص ۵۷]

۳) جمرات کی رمی کرنا، یعنی منیٰ میں تین جگہیں جہاں کنکریاں ماری جاتی ہیں ان کو کنکری مارنا۔
[شامی: ۸/۱۴۴، ج ۵، ص ۵۷]

۴) قارن (حج کے دنوں میں ایک ہی احرام سے حج و عمرہ کرنے والے) اور متمتع (حج کے دنوں میں الگ الگ احرام سے حج و عمرہ کرنے والے) کا قربانی کرنا۔
[شامی: ۸/۱۵۲، ج ۵، ص ۵۷]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



[شامی: ۸/۱۳۵، ج ۱]

۵) سر کے بال منڈانا یا کم کرانا۔

نوٹ: ان واجبات میں سے کوئی چھوٹ جائے تو دم یعنی منیٰ میں قربانی کرنا لازم ہو جائے گا۔

سوالات

۱) حج کے فرائض سنائیے۔ ۲) حج کے واجبات سنائیے۔

۳) واجب چھوٹ جائے تو کیا حکم ہے؟

۸) آٹھویں مہینے میں پڑھائیں

حج کا طریقہ

سبق ۲۳

جب حج کے لیے جانا طے ہو جائے، تو روانگی سے پہلے پہلے بندوں کے جو حقوق ذمہ میں ہوں ان سب کو ادا کر دے، غلطیوں کی معافی مانگ لے، اور گناہوں سے توبہ و استغفار کر لے، پھر سفر کے لیے نکلے، جب میقات (احرام باندھنے کی جگہ) پر پہنچے تو احرام باندھ لے (احرام کا کپڑا پہن لے اور تلبیہ کے ساتھ دل سے حج کی نیت کر لے) اور اسی وقت سے تلبیہ پڑھنا شروع کر دے (لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ، لَا شَرِيكَ لَكَ) پھر جب مکہ پہنچے تو سب سے پہلے مسجد حرام جا کر طواف قدم کرے، طواف کے بعد دو رکعت نماز ادا کرے، اس کے بعد ”صفا مروہ“ جا کر سعی کرے، صفا اور مروہ کے درمیان سات پھیروں کو سعی کہتے ہیں، صفا سے مروہ ایک پھیر اور مروہ سے صفا دوسرا پھیر، اس طرح مروہ پہنچ کر سات پھیرے مکمل ہوں گے۔ آٹھویں ذی الحجہ کو ”منیٰ“ جائے، پھر نویں ذی الحجہ کو سورج نکلنے کے بعد ”میدان عرفات“ آئے، وہاں ظہر، عصر پڑھے اور غروب تک وہیں ٹھہرا رہے، غروب کے بعد مغرب کی نماز پڑھے بغیر ”مزدلفہ“ چلا جائے، وہاں پہنچ کر عشاء کے وقت میں مغرب عشاء ایک ساتھ ادا کر لے، اور رات وہیں گزارے۔ دس ذی الحجہ کی صبح کو پھر ”منیٰ“ آئے اور ”جرہ“



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

عقبہ کی رمی کرے، یعنی بڑے شیطان کو ننگری مارے، اس کے بعد قربانی کر کے سر کے بال منڈائے یا کم از کم ایک انگلی کے پورے کے بقدر بال کاٹ لے، پھر مکہ آکر طواف زیارت کرے، پھر منیٰ واپس جا کر گیارہ، بارہ ذی الحجہ و دو دن جمرات کی رمی کرے، بارہ تاریخ کو غروب سے پہلے مکہ کو روانہ ہو جائے، پھر مکہ آکر جتنے دن چاہے ٹھہرے اور جب وطن روانہ ہونے لگے تو طواف و داع کر لے۔

[فتاویٰ ہندویہ: ۲۲۳/۱-۲۳۵، باب الاہل فی کتبہ و احوال]

کون کون سی چیزیں احرام میں ناجائز ہیں؟

① سلا ہوا کپڑا پہننا۔ [شامی: ۸/۳۱۹، فصل فی الاحرام]

② خشکی کے جانور کا شکار کرنا۔ [شامی: ۸/۳۱۳، فصل فی الاحرام]

③ بدن کے کسی حصے (سر، ڈاڑھی، بغل، زیر ناف، مونچھ وغیرہ) کے بال کتر و انایا منڈانا۔ [شامی: ۸/۲۱۷-۳۱۸، فصل فی الاحرام]

④ ناخن کاٹنا۔ [شامی: ۸/۳۱۳، فصل فی الاحرام]

⑤ خوشبو یا تیل لگانا۔ [شامی: ۸/۳۱۳، فصل فی الاحرام؛ شامی: ۸/۳۹۹، باب البیات فی الحج]

⑥ ہم بستری کرنا یا اس کی خواہش کو ابھارنے والی کوئی بات یا حرکت کرنا۔ [شامی: ۸/۳۱۱، فصل فی الاحرام]

⑦ سر یا چہرہ ڈھانکنا۔ [شامی: ۸/۳۱۳، فصل فی الاحرام]

⑧ موزے پہننا۔ [شامی: ۸/۳۱۹، فصل فی الاحرام]

⑨ جوں مارنا۔ [شامی: ۸/۴۸۰، باب البیات فی الحج]

اوپر دی گئی چیزوں کے کر لینے سے کبھی تو دم واجب ہوتا ہے اور کبھی صدقہ، دم سے مراد ایک بھیڑ، یا بکری یا دنبے کی قربانی ہے اور صدقہ سے مراد اتنا غلہ یا اس کی قیمت ہے



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



جتنا صدقہ فطر میں دیا جاتا ہے۔ اس کی تفصیل ضرورت کے وقت علمائے کرام سے معلوم کر لیں۔

نوٹ: حج کے واجبات، سنن، مستحبات اور مدینہ منورہ کی حاضری کے آداب اور عمرہ کا مکمل طریقہ اور حج کے فضائل و مسائل پر معتبر علمائے کرام کی لکھی گئی کتابیں معتبر علماء کی رہنمائی میں پڑھنا چاہیے اور ان کی رہنمائی میں حج و عمرہ کے مسائل اور زیارت حرمین شریفین کے آداب سیکھنا چاہیے تاکہ مکمل طور پر حج و عمرہ کی برکات حاصل ہو سکیں۔

سوالات

① حج کا طریقہ بتائیے۔ ② احرام میں کون سی چیزیں ناجائز ہیں؟

③ احرام میں سلعے ہوئے کپڑے پہننا کیسا ہے؟

۸ آٹھویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	ادستخط والدین
----------------------------	-------	------------	---------------

نکاح کے مسائل

سبق ۲۴

نکاح اس معاملہ کو کہتے ہیں جس سے مرد اور عورت ایک دوسرے کے لیے حلال ہو جاتے ہیں۔

فضیلت: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: جس شخص نے نکاح کر لیا، اس نے اپنا آدھا دین مکمل کر لیا، اب اسے چاہیے کہ بقیہ آدھے دین کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے۔

[شعب الایمان: ۵۳۸، من اسئلہ]

نکاح عبادت ہے، انبیاء کرام اور اولیاء عظام نے ہمیشہ اس کا بڑا اہتمام کیا ہے، نکاح جہاں میاں بیوی کے لیے راحت و سکون کا ذریعہ ہے، وہیں بہت سی خیر و برکت کا سبب ہے، نکاح کی وجہ سے مرد و عورت بہت سے گناہوں اور برائیوں سے محفوظ ہو جاتے ہیں، نکاح کا مقصد ہی بدکاری سے حفاظت اور پاکدامنی ہے، نیک اولاد ماں باپ کے حق میں صدقہ



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

جاریہ اور مغفرت کا ذریعہ بنتی ہے۔

نوٹ: اسلام میں بیوہ عورتوں کو بھی نکاح کی ترغیب دی گئی ہے، نبی کریم ﷺ نے جن عورتوں سے نکاح فرمایا تھا وہ سب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ بیوہ یا مطلقہ تھیں، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا دو شوہروں کے بعد آپ ﷺ کے نکاح میں سب سے پہلے آئیں، اس لیے بیوہ سے نکاح کرنے کو برا نہیں سمجھنا چاہیے اور نہ بیوہ عورت کو نکاح کرنے میں شرم کرنا چاہیے، یہ محض باطل خیالات ہیں۔

نکاح کی سنتیں

- ① نکاح علی الاعلان کرنا۔ [ترمذی: ۱۰۸۹، ابن ماجہ رحمہما]
- ② سادگی کے ساتھ نکاح کرنا۔ [مسند احمد: ۵۴۵۲۹، ابن ماجہ رحمہما]
- ③ مسجد میں نکاح کرنا۔ [ترمذی: ۱۰۸۹، ابن ماجہ رحمہما]
- ④ جمعہ کے دن نکاح کرنا۔ [المحرر المکی: ۸۳/۲، سنن ابی داؤد]
- ⑤ نکاح کے بعد چھوڑے یا کھجور تقسیم کرنا۔ [سنن کبریٰ: ۱۲۳۶۰، ابن ماجہ رحمہما]
- ⑥ ولیمہ کرنا۔ [بخاری: ۳۰۳۸، ابن عبد البر رحمہما]
- ⑦ خطبہ نکاح پڑھنا۔ [ترمذی: ۱۱۰۵، ابن عبد البر رحمہما]
- ⑧ دو لہجے کو برکت کی دعا دینا۔ [ابوداؤد: ۴۱۳۰، ابن ابی ربیع رحمہما]

جوڑے کے انتخاب میں معیار دینداری ہو

نکاح کے لیے جوڑے (لڑکے یا لڑکی) کے انتخاب میں اصل معیار دینداری ہونی چاہیے اور دین داری ہی کو دیکھ کر رشتہ طے کرنا چاہیے، دین دار لڑکی ہی صحیح معنی میں شوہر کے حقوق سمجھتی اور ادا کرتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عورت سے نکاح کرنے کی رغبت



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



(عموماً) چار چیزوں کی بناء پر ہوتی ہے: ① دولت - ② خاندان و وجاہت - ③ خوبصورتی - ④ دینداری۔ تم دیندار عورت سے نکاح کرنے میں کامیاب ہو جاؤ (یعنی دیندار عورت سے نکاح کرو یہی بڑی کامیابی ہے) [بخاری: ۵۰۹۰، ابن ابی حزمہ رحمہ اللہ: ۱۰۱]

نکاح کے الفاظ نکاح صرف دو لفظوں سے منعقد ہو جاتا ہے، جیسے کسی نے گواہوں کے سامنے کہا کہ میں نے اپنی لڑکی کا نکاح تمہارے ساتھ کر دیا، لڑکے نے کہا میں نے قبول کیا، بس نکاح ہو گیا اور دونوں میاں بیوی بن گئے۔ [شامی: ۱۹۹/۹، تب نکاح]

نکاح میں گواہ نکاح کے صحیح ہونے کی ایک شرط یہ ہے کہ نکاح کم سے کم دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کے سامنے کیا جائے اور یہ لوگ اپنے کانوں سے دونوں جانب کے الفاظ سنیں، ان گواہوں کا مسلمان، عاقل، بالغ ہونا ضروری ہے، بغیر گواہوں کے نکاح درست نہیں۔

[شامی: ۲۳۴/۹، تب نکاح]

عدالتی نکاح عدالت کے ذریعہ نکاح کی صورت یہ ہوتی ہے کہ مرد اور عورت رجسٹرار کے پاس نکاح نامہ پر دستخط کرتے ہیں، عدالت میں نکاح کے منعقد ہونے کے لیے نہ نکاح کے الفاظ زبان سے کہنا ضروری سمجھا جاتا ہے اور نہ گواہوں کی موجودگی ضروری سمجھی جاتی ہے، اس لیے اگر عدالت میں نکاح کے لیے نہ الفاظ کہے گئے ہوں اور نہ شرعی گواہ ہوں تو نکاح درست نہ ہوگا، دوبارہ نکاح شرعی طریقہ سے پڑھنا لازم ہوگا۔ [شامی: ۲۳۴/۹، تب نکاح]

سوالات

- ① نکاح کی فضیلت بتائیے۔
- ② نکاح کی سنتیں سنائیے۔
- ③ نکاح میں گواہوں کا حکم بتائیے۔
- ④ عدالتی نکاح کا حکم بتائیے۔

۹] نویں مہینے میں پڑھائیں



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

مہر کے مسائل

سبق ۲۵

نکاح کی وجہ سے شوہر پر جو مال بیوی کو دینا واجب ہوتا ہے اسے ”مہر“ کہتے ہیں۔
مہر عورت کا شرعی حق ہے، مرد پر مہر کا ادا کرنا لازم ہے۔ حدیث شریف میں ہے: جو شخص
کسی عورت سے نکاح کرے اور اس کی نیت مہر ادا کرنے کی نہ ہو تو وہ شخص قیامت میں زنا کار
کی حیثیت سے اٹھایا جائے گا۔
[طہرانی کبیر: ۱۳۸، ج ۱، ص ۱۰۷، ۱۰۸]
عورت کو مہر لینے کا پورا اختیار ہے اور اگر کوئی عورت بغیر کسی دباؤ کے اپنی خوش دلی سے کل
یا بعض مہر معاف کرنا چاہے تو معاف بھی کر سکتی ہے۔
[شامی: ۱۰/۳۸، باب المہر]

مہر کی مقدار مہر کی کم سے کم مقدار دس درہم (تقریباً ۳۱ گرام چاندی) یا اس کی قیمت ہے۔
اس سے کم مہر مقرر کرنا درست نہیں ہے۔ زیادہ مہر کی کوئی حد نہیں ہے۔ لیکن مہر اتنا ہی مقرر کرنا
چاہیے جتنا مرد ادا کر سکتا ہو، اگر مہر فاطمی (۱۱ کلو ۵۳۰ گرام ۹۰۰ ملی گرام) ادا کرنے کی طاقت
ہو تو مقرر کرنا مستحب ہے۔
[شامی: ۹/۳۹۶، ۵۰۰، باب المہر]

جھیز دو لمبے والے ساز و سامان اور روپیہ پیسے کا دلہن کے ماں باپ سے جو مطالبہ کرتے ہیں
وہ حرام ہے۔ اور ہمارے یہاں جھیز لینے دینے کا رواج ہے، اس لیے دلہن والے بغیر مطالبے
کے رواج کی وجہ سے جو سامان وغیرہ دیں اس کا لینا بھی جائز نہیں ہے۔

سوالات

- ① کیا مرد پر مہر کا ادا کرنا لازم ہے؟ ② مہر کی مقدار بتائیے۔
- ③ مہر فاطمی بتائیے۔ ④ جھیز کا حکم بتائیے۔

۹ نوٹس مہینے میں پڑھائیں



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



ولی کے مسائل

سبق ۲۶

نابالغ لڑکی اور لڑکے کا نکاح کرانے کا جس کو اختیار ہوتا ہے، اسے ”ولی“ کہتے ہیں۔ سب سے بڑا اور اول درجے کا ولی باپ ہے، اگر وہ نہ ہو تو دادا، پھر پردادا، پھر حقیقی بھائی، پھر سوتیل بھائی۔

مسئلہ: اگر لڑکا یا لڑکی نابالغ ہو تو اس کا نکاح ولی کے بغیر صحیح نہیں ہوگا۔

مسئلہ: اگر نابالغ لڑکی ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے تو نکاح تو ہو جائے گا، لیکن ایسا کرنا شریعت میں پسندیدہ نہیں ہے، بڑوں کے مشوروں سے کیے ہوئے نکاح میں بڑی خیر و برکت ہوتی ہے۔

[شامی: ۹/۳۴۶، باب ولی]

مسئلہ: اگر کسی ولی نے نابالغ لڑکا یا لڑکی کا نکاح اس سے اجازت لیے بغیر کر دیا تو وہ نکاح اس کی اجازت پر موقوف رہے گا، اگر وہ اجازت دے تو نکاح ہو جائے گا اور اگر انکار کر دے تو نکاح نہیں ہوگا۔

[شامی: ۹/۳۴۳، باب نکاح]

سوالات

① ولی کسے کہتے ہیں؟ ② کس کا نکاح بغیر ولی کے صحیح نہیں؟

③ کیا نابالغ لڑکی کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر صحیح ہے؟

④ نوں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۲۷ کن عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے؟

① ماں، نانی، پر نانی، دادی، پردادی۔ [شامی: ۹/۲۵۶، فصل فی الحرامات]

② بیٹی، پوتی، پر پوتی، نواسی، پر نواسی۔ [شامی: ۹/۲۵۶، فصل فی الحرامات]

③ سگی بہن، سوتیلی بہن (ماں یا باپ شریک بہن) بھتیجی، بھانجی۔ [شامی: ۹/۲۵۶، فصل فی الحرامات]

④ خالہ، پھوپھی۔ [شامی: ۹/۲۵۶، فصل فی الحرامات]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

⑤ بہو، ساس۔ [شامی: ۲۵۶/۹، فصل فی الحرامات]

⑥ رضاعی بہن (دودھ شریک بہن)، رضاعی ماں (جس عورت کا دودھ پیا ہو)۔

[شامی: ۱۰۰/۲۸۲، باب الرضاع]

مسئلہ: چچا زاد، خالہ زاد، پھوپھی زاد، اور ماموں زاد بہنوں سے نکاح درست ہے۔

[شامی: ۲۵۶/۹، فصل فی الحرامات]

مسئلہ: دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں رکھنا حرام ہے، البتہ اگر بیوی کی وفات ہوگئی یا اسے طلاق دے دی ہو اور عدت پوری ہو چکی ہو تو اب سالی سے نکاح درست ہے۔

[شامی: ۲۵۶/۹، فصل فی الحرامات]

مسئلہ: اگر کسی مرد نے کسی عورت کو شہوت کے ساتھ ہاتھ لگایا یا زنا کیا تو اس مرد کے لیے اس عورت کی ماں اور اس کی بیٹیوں سے نکاح کرنا حرام ہو گیا۔

[شامی: ۲۵۶/۹، فصل فی الحرامات]

مسئلہ: حیض و نفاس کی حالت میں ہم بستری کرنا حرام ہے۔ اسی طرح عورت کی پچھلی شرمگاہ میں ہم بستری کرنا بھی حرام ہے۔

[شامی: ۲۰۰۹/۲، باب البیض]

سوالات

① کن عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے؟ ② دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں رکھنا کیسا ہے؟

③ رضاعی بہن سے نکاح کرنا کیسا ہے؟

۹ نویں مینیہ میں پڑھائیں تاریخ دحضہ معلم دستخط والدین

طلاق کے مسائل

سبق ۲۸

نکاح کے بندھن اور تعلق کو ختم کر دینے کا نام ”طلاق“ ہے۔

شریعت مطہرہ نے ضرورت کے موقع پر شوہر کو طلاق کے استعمال کی اجازت دی ہے، بہت سی مرتبہ میاں بیوی میں نبھانے کا مشکل ہو جاتا ہے، وہ ایک دوسرے سے علاحدہ ہونے لگی



میں عافیت سمجھتے ہیں، تو اب اس مشکل سے نجات پانے کے لیے اسلام نے شوہر کو طلاق کا اختیار دیا ہے، تاکہ وہ علاحدہ ہو کر عافیت کی زندگی گذاریں، اور بلا ضرورت طلاق دینے اور اس کا مطالبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جائز چیزوں میں سب سے زیادہ بری اور قابل نفرت چیز اللہ کے نزدیک طلاق ہے۔

ایک اور حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو عورت بغیر سخت مجبوری کے خود طلاق مانگے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔

طلاق دینے کا طریقہ

جب میاں بیوی میں اختلاف اور جھگڑا ہو تو سب سے پہلے دونوں اُسے ٹھنڈے دماغ سے حل کرنے کی کوشش کریں اور غنودہ رگزر سے کام لیں اور اللہ تعالیٰ سے آپسی محبت کے لیے خوب دعائیں کریں، پھر بھی اختلاف ختم نہ ہو، تو دونوں کے خاندان کے سمجھدار اور نیک لوگوں کو بلا کر ان سے مشورہ کریں، اس کے بعد بھی تعلقات بہتر نہ ہوں تو آخری درجے میں صرف ایک طلاق دے، یہ طلاق ایسی حالت میں دے جب عورت حیض سے پاک ہو اور اس پاکی کے زمانے میں ایک دفعہ بھی ہم بستری نہ کی ہو، اب ایک طلاق دینے کے بعد بیوی کو عدت (تین حیض) تک اپنے حال پر چھوڑ دے، عدت پوری ہونے کے بعد وہ نکاح سے نکل جائے گی، اسے دوسری جگہ نکاح کرنے کا حق حاصل ہو جائے گا۔ تین طلاق ہرگز نہ دے، ایک ساتھ تین طلاق دینا بہت بڑا گناہ ہے، اسی طرح حیض کی حالت میں بھی طلاق دینا گناہ ہے۔

[شامی: ۱۰/۳۳۹-۳۴۲، ص ۵۷، طلاق]

طلاق کا اختیار طلاق دینے کا اختیار صرف مرد کو ہے، جب مرد نے طلاق دے دی تو پڑ گئی، عورت کا اس میں کچھ بس نہیں چاہے قبول کرے یا نہ کرے، چاہے عورت سامنے ہو یا نہ ہو، ہر طرح طلاق واقع ہو جائے گی۔

[شامی: ۱۰/۳۳۸، ص ۵۷، طلاق]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

طلاق دینا اگر شوہر نے صاف لفظوں میں طلاق دی تو زبان سے نکلتے ہی طلاق پڑ جائے گی، چاہے طلاق دینے کی نیت ہو یا نہ ہو، بلکہ ہنسی مزاق میں بھی دی ہو تو طلاق واقع ہو جائے گی۔
[شامی ۱۱: ۱۱۰، باب منہ الطلاق]

رجعت

جب شوہر صاف لفظوں میں ایک یا دو طلاق دے تو عدت ختم ہونے سے پہلے پہلے مرد کو اختیار ہے کہ عورت کو بغیر نکاح کے بیوی کی طرح رکھ لے، عورت چاہے راضی ہو یا نہ ہو، اس طرح رکھ لینے کو ”رجعت“ کہتے ہیں۔

اس کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ مرد زبان سے کہہ دے کہ میں عورت کو اپنے نکاح میں برقرار رکھتا ہوں اور اس بات پر دو چار لوگوں کو گواہ بنا لے۔ اگر عدت گزر گئی پھر شوہر رکھنا چاہے تو بغیر نکاح کیے نہیں رکھ سکتا، البتہ اگر بیوی راضی ہو تو نکاح کر کے رکھنا درست ہے، اگر شوہر بغیر نکاح کے رکھے تو عورت کو اس کے پاس رہنا درست نہیں، دونوں گنہگار ہوں گے۔
[شامی ۱۱: ۳۶۲-۳۷۸، باب الرجعت]

تین طلاق

اگر شوہر نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی، ایک مجلس میں دی ہو یا الگ الگ مجلس میں، جیسے یوں کہا: تجھے تین طلاق یا یوں کہا: تجھے طلاق، طلاق، طلاق۔ یا ایک طلاق آج دی، ایک کل اور ایک پرسوں دی، یا ایک اس مہینے میں دی، ایک دوسرے مہینے میں اور ایک تیسرے مہینے میں دی تو تین طلاق واقع ہو گئی اور بیوی اس مرد کے لیے بالکل حرام ہو گئی، اگر پھر سے نکاح کرے تب بھی عورت کو اس مرد کے پاس رہنا حرام ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو خبر دی گئی کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاق ایک ساتھ دے دی تو نبی اکرم ﷺ سخت غصے ہوئے اور کھڑے ہو کر فرمایا: کیا اللہ کی



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



کتاب سے کھیلا جا رہا ہے جب کہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں۔ رسول اللہ ﷺ کا غصہ دیکھ کر ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا میں اسے قتل نہ کر دوں۔

[نسائی: ۳۴۰۱، ابن ماجہ: ۱۵۲۶، ترمذی: ۱۵۲۶]

ایک حدیث شریف میں ہے کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی، اس عورت نے (عدت کے بعد) دوسرے آدمی سے نکاح کر لیا، دوسرے مرد نے (ہم بستری کے بغیر) طلاق دے دی، (یہ ساری تفصیل) نبی کریم ﷺ کو بتا کر پوچھا گیا کہ کیا یہ عورت اپنے پہلے شوہر کے لیے حلال ہوگئی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تک دوسرا شوہر ہم بستری نہ کر لے جیسا کہ پہلا شوہر ہم بستری کی لذت اٹھا چکا ہے۔

[بخاری: ۵۲۶۱، ابن ماجہ: ۱۵۲۶]

نوٹ: طلاق کی نیت سے ایسے الفاظ کہے گئے جو طلاق کے معنی میں صاف نہیں ہیں، ان کا حکم دوسرا ہے جس کی تفصیل بڑی کتابوں میں ہے۔

خلع

مسائل

اگر شوہر بیوی میں کسی طرح نبھاؤ نہ ہو سکے اور شوہر طلاق بھی نہ دیتا ہو تو عورت کو جائز ہے کہ کچھ مال دے کر یا اپنا مہر معاف کر کے شوہر سے کہے کہ اس کے بدلے میری جان چھوڑ دے، اس کے جواب میں شوہر کہے کہ میں نے چھوڑ دیا، تو اس سے عورت پر ایک طلاق بائن پڑ جائے گی، طلاق بائن میں مرد کو رجعت (رو کے رکھنے) کا اختیار نہیں رہتا، اس طرح جان چھڑانے اور شوہر سے آزاد ہونے کو شریعت میں ”خلع“ کہتے ہیں۔

[شمسی: ۱۳/۱۰۲، ۱۰۶، باب الخلع]

سوالات

- ① بلا ضرورت طلاق دینا کیسا ہے؟
- ② طلاق دینے کا طریقہ بتائیے۔
- ③ طلاق دینے کا اختیار کس کو ہے؟
- ④ ایک مجلس کی تین طلاق کا حکم بتائیے۔
- ⑤ خلع کسے کہتے ہیں؟

۱۰۔ دسویں مہینے میں پڑھائیں



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

سبق ۲۹

عدت کے مسائل

شوہر کے مرجانے یا طلاق واقع ہو جانے کے بعد عورت پر شریعت کی جانب سے مقرر کی ہوئی وہ مدت جس میں بلا ضرورت گھر سے باہر نکلنا، سنورنا اور نکاح کرنا منع ہے، اس کو ”عدت“ کہتے ہیں۔

عدت کی مقدار

عدت دو طرح کی ہے:

① عدت وفات: جو شوہر کے انتقال پر واجب ہوتی ہے، اس کی مقدار غیر حاملہ عورت کے لیے چار مہینے دس دن ہے اور حاملہ عورت کے لیے ولادت (بچہ پیدا ہونے) تک کا زمانہ ہے۔
[شامی: ۱۲/۳۵۵-۳۵۶، باب العدۃ]

② عدت طلاق: جو طلاق کے بعد واجب ہوتی ہے، اس کی مقدار حاملہ عورت کے حق میں بچہ پیدا ہونے تک کا زمانہ ہے اور غیر حاملہ عورت کے حق میں پورے تین حیض اور اگر عمر بہت کم یا بہت زیادہ ہونے کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو تو اس کی عدت پورے تین مہینے ہیں۔
[شامی: ۱۲/۳۳۸-۳۳۹، باب العدۃ]

عدت کی جگہ

عدت اسی گھر میں گزارنا ضروری ہے جہاں شوہر کے ساتھ طلاق یا وفات سے پہلے رہا کرتی تھی، البتہ اگر وہاں رہنے میں جان و مال یا عزت و آبرو کا خطرہ ہو یا کوئی اور شدید پریشانی ہو تو دوسرے مکان میں بھی عدت گزار سکتی ہے۔ اور عدت طلاق کا سارا خرچ شوہر کے ذمے لازم ہے۔
[شامی: ۱۲/۲۵۴، فصل فی العدۃ، ۱۸۶/۱۳، باب العدۃ]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



عدت میں ناجائز امور

① نکاح کرنا۔ [بدائع الصنائع: ۳۰/۳۰۲، فصل: ۱۱، کتاب: ۱، حد: ۱]

② صاف الفاظ میں نکاح کا پیغام دینا۔ [شامی: ۱۲/۳۳۱، فصل: ۱، حد: ۱]

③ بلا ضرورت گھر سے باہر نکلنا۔ [شامی: ۱۲/۳۵۳، فصل: ۱، حد: ۱]

④ زیب و زینت (بناؤ سنگار) کی چیزیں اختیار کرنا، جیسے زیور پہننا، مہندی لگانا، اچھے کپڑے پہننا، سرمہ لگانا، بالوں کو سنوارنا اور خوشبو لگانا وغیرہ، ان چیزوں کے چھوڑنے کو شریعت میں ”سُغ“ کہتے ہیں۔ [شامی: ۱۲/۳۳۲، فصل: ۱، حد: ۱]

مسئلہ: عدتِ وفات میں اگر عورت کے پاس گزارے کے بقدر پیسے نہ ہوں تو روزی کمانے کے لیے نکلنے کی اجازت ہے، لیکن رات اپنے گھر ہی پر گزارے، کسی اور جگہ گزارنا درست نہیں۔ [شامی: ۱۲/۳۵۱، فصل: ۱، حد: ۱]

مسئلہ: سر میں درد کی وجہ سے ایسا تیل لگانا درست ہے جس میں خوشبو نہ ہو، اسی طرح دوا کے طور پر سرمہ لگانا جائز ہے اور ضرورت کے وقت ہلکی پھلکی لنگھی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، جیسے سر میں جوئیں پڑ گئیں، یا بال پراگندہ (بالکل بکھر گئے) ہو گئے، سنورنا مقصود نہ ہو۔ [شامی: ۱۲/۳۳۵، فصل: ۱، حد: ۱]

مسئلہ: جس عورت کو طلاق رجعی (جس میں شوہر کو رجعت کا اختیار ہوتا ہے) ملی، اسے زیب و زینت اختیار کرنے کی اجازت ہے۔ [بدائع الصنائع: ۳/۳۰۹، فصل: ۱۱، کتاب: ۱، حد: ۱]

سوالات

① عدت کسے کہتے ہیں؟ ② عدتِ طلاق کتنی ہے؟

③ عدتِ وفات کتنی ہے؟ ④ عورت عدت کہاں گزارے گی؟

⑤ عدت میں کون سی چیزیں ناجائز ہیں؟ ⑥ سوغ کسے کہتے ہیں؟

دستخط والدین

دستخط معلم

تاریخ

دسویں مہینے میں پڑھائیں

۱۰

تعریف

سیرت: ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کی زندگی کے حالات کو ”سیرت“ کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

قرآن: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ [سورہ الزاب: ۲۱]

ترجمہ: یقیناً تمہارے لیے اللہ کے رسول (ﷺ) کی ذات میں (زندگی گزارنے کے لیے) بہترین نمونہ ہے۔

حضور ﷺ کی زندگی قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے ایک عملی اور مثالی نمونہ ہے، اس میں انسان کی انفرادی و اجتماعی زندگی کے تمام گوشوں کی صاف صاف رہنمائی موجود ہے، انسان کی زندگی کا کوئی گوشہ ایسا باقی نہیں جس میں آپ ﷺ نے رہنمائی نہ فرمائی ہو۔ رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے پہلے پوری انسانیت اجتماعی و انفرادی طور پر پستی و تنزلی کا شکار تھی، روئے زمین پر کوئی قوم ایسی نہ تھی، جو مزاج کے اعتبار سے صالح و نیک ہو، اور نہ ایسی کوئی سوسائٹی اور معاشرہ تھا، جو شرافت و اخلاق کے اعلیٰ مرتبوں کا حامل ہو، نہ ایسی کوئی حکومت تھی جس کی بنیاد عدل و انصاف اور رحم و کرم پر مبنی ہو اور نہ کوئی ایسا صحیح دین تھا، جو انسانوں کو سیدھا راستہ بتا سکے۔ حضور ﷺ نے بعثت کے بعد صرف تیس سال کے عرصے میں پوری انسانیت کو پستی و گمراہی کے دلدل سے نکال باہر کیا، آپ ﷺ نے انسانیت کو نئی زندگی، نئی روشنی اور نئی طاقت عطا کی اور عمدہ تہذیب، نیک معاشرہ اور عدل و انصاف پر مبنی



دین و مذہب عطا فرمایا اور حقوق اللہ اور حقوق العباد سے لوگوں کو آگاہ کیا، نماز روزہ، کھانا پینا، سونا جاگنا، شادی بیاہ، جینا مرنا، تجارت و کاروبار وغیرہ کا عمدہ طریقہ بتایا، الغرض زندگی کے ہر موڑ پر آپ ﷺ نے انسانوں کی مکمل رہنمائی فرمائی۔

حضور ﷺ کی پاکیزہ زندگی کے مطابق زندگی گزارنے سے ہی انسان حقیقی معنوں میں انسان بنتا ہے اور اسی سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی سچی محبت حاصل ہوتی ہے۔ اور دنیا و آخرت میں حقیقی کامیابی نصیب ہوتی ہے۔ حضور ﷺ کی پاکیزہ زندگی سے رخ موڑ کر غیروں کے طور طریق اختیار کرنا بڑی بدبختی اور محرومی کی بات ہے، دنیا میں تباہی و بربادی اور آخرت میں ناکامی کا سبب ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم آپ ﷺ کی سیرت اور آپ ﷺ کے بلند اخلاق و اعلیٰ صفات سے واقف ہوں اور اپنی انفرادی و اجتماعی زندگی میں ہمیشہ اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

ہدایت برائے اُستاد

اس سال حضور ﷺ کی ”مدنی زندگی“ کے اسباق اور آپ کی پاکیزہ زندگی کی چند نمایاں صفات دی گئی ہیں، تاکہ طلبہ انھیں اپنی زندگی میں اختیار کر کے کامیاب و کامران ہو سکیں۔ سیرت کے اسباق طلبہ کو اچھی طرح سمجھائیں اور ہر سبق کے تحت دیے گئے سوالات کے ذریعے سبق کی باتیں ذہن نشین کرا دیں۔

مدنی دور

پیارے رسول ﷺ نبی ہونے کے بعد تیرہ سال تک مکہ مکرمہ میں رہے، جہاں مسلسل دین کا کام کرتے رہے اور ہر طرح کے دکھ سہتے رہے، اس زمانے کو ”مکی دور“ کہتے ہیں۔ اس کے بعد آپ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ چلے گئے اور دس سال مدینہ منورہ میں رہے، اس زمانے کو ”مدنی دور“ کہتے ہیں۔

ہمارے نبی ﷺ مدینہ میں

سبق ۱

جب سے مدینہ والوں نے سنا کہ ہمارے نبی ﷺ آنے والے ہیں، اسی وقت سے وہ روزانہ مدینہ سے باہر نکل کر آپ ﷺ کی راہ دیکھتے، وہ بہت خوش تھے، بچے خوشی میں گلی گلی پھر رہے تھے کہ ہمارے پیارے نبی آ رہے ہیں، ہمارے نبی آ رہے ہیں، ہمارے نبی آ رہے ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

بچیاں اپنے گھروں کی چھت پر بیٹھ کر آپ ﷺ کے آنے کی خوشی میں ترانے گاتی تھیں، جب آپ ﷺ آئے تو لوگوں نے راستے کے دونوں کناروں پر کھڑے ہو کر آپ ﷺ کا استقبال کیا، ہر ایک کی خواہش تھی کہ حضور ﷺ میرے گھر میں قیام کریں۔ ہمارے نبی ﷺ کی اُونٹنی حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کے سامنے ٹھہر گئی اور آپ نے وہیں قیام فرمایا۔

سوالات

- ① مکی اور مدنی دور کس کو کہتے ہیں؟ ② مدینہ والوں نے کس طرح ہمارے نبی ﷺ کا استقبال کیا؟
- ③ ہمارے نبی ﷺ نے کس کے گھر قیام فرمایا؟

پہلے مہینے میں پڑھائیں



۴۔ اسلامی تربیت

[سیرت]

سبق ۲

مہاجرین و انصار کا آپس میں بھائی چارہ

مکہ سے جو مسلمان مدینہ پہنچے تھے، یہ ”مہاجر“ کہلائے، مہاجر سب بے سر و سامان تھے، مدینہ کے مسلمانوں نے ہر طرح ان کی مدد کی، اس لیے یہ لوگ ”انصار“ کہلائے۔ پیارے رسول ﷺ نے مہاجرین اور انصار میں ”مواخاۃ“ قائم کی؛ یعنی انصار اور مہاجرین کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا۔ پھر تو انصار نے ان کو رہنے کے لیے گھر دیے، شادی اور بیاہ کرایا، کاروبار میں شریک کیا اور ہر بات میں ان کو اپنے سے زیادہ سمجھنے لگے، اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی تعریف فرمائی ہے۔

سوالات

- ① مہاجر کسے کہتے ہیں؟
- ② مواخاۃ کا کیا مطلب ہے؟
- ③ انصار نے مہاجرین کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

پہلے مہینے میں پڑھائیں

1

سبق ۳

مدینہ منورہ کے حالات

ہمارے نبی ﷺ نے مدینہ پہنچ کر سب سے پہلے اللہ کی عبادت اور نماز کے لیے مسجد بنائی، اسے ”مسجد نبوی“ کہتے ہیں۔ ہمارے نبی ﷺ کے مدینہ پہنچنے سے پہلے قبیلہ اوس اور خزرج ہمیشہ لڑتے رہتے تھے، روز روز کی لڑائی سے وہ بھی تھک چکے تھے، اس لڑائی کو ختم کرنے کے لیے وہ چاہتے تھے کہ کسی کو اپنا بادشاہ بنالیں، اس کے لیے انھوں نے ایک ”منافق“ عبد اللہ بن ابی کا نام طے کیا؛ لیکن ہمارے نبی ﷺ کے مدینہ آنے کے بعد وہ بادشاہ نہ بن سکا، ہمارے نبی ﷺ نے مدینہ کے حالات دیکھ کر یہودیوں کے ساتھ صلح کر لی، یہودیوں نے ظاہر میں صلح تو کر لی لیکن اندر اندر جلتے رہے، خاص کر عبد اللہ بن ابی

بہت جلتا تھا۔

سوالات

- ① ہمارے نبی ﷺ نے مدینہ پہنچ کر سب سے پہلا کام کیا کیا؟
- ② ہمارے نبی ﷺ کے مدینہ پہنچنے کے وقت کیا حالات تھے؟
- ③ عبداللہ بن اُبی کون تھا اور آپ ﷺ سے کیوں جلتا تھا؟

پہلے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۴ مسلمانوں کے تین دشمن

مکہ مکرمہ میں مسلمانوں کے دشمن صرف کفار تھے، مدینہ منورہ میں تین دشمن ہو گئے: کفار، یہود اور منافقین۔ مدینہ کے یہودی بہت مالدار تھے، ملک کا سارا کاروبار ان ہی کے ہاتھوں میں تھا، عربوں سے مزدوری اور کھیتی باڑی کا کام لیتے تھے، سود پر رقمیں دیا کرتے تھے اور وہ ملک عرب کی بھلائی کے مخالف تھے۔ منافق وہ لوگ تھے جو ظاہر میں کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے تھے؛ لیکن اندرونی طور پر وہ مسلمانوں کے سخت مخالف اور بڑے دشمن تھے۔

عبداللہ بن اُبی ان منافقوں کا سردار تھا، منافق ہمارے نبی ﷺ کو بار بار دھوکہ دیتے تھے، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتے تھے۔

سوالات

- ① مدینہ میں مسلمانوں کے کتنے دشمن ہو گئے؟ ② مدینہ کے یہودی کیسے تھے؟
- ③ منافق کون تھے؟ اور کیا کرتے تھے؟

پہلے مہینے میں پڑھائیں



مدینہ میں مسلمانوں کو ہجرت کے دوسرے سال ہی ایک بڑی جنگ کرنی پڑی، یہ اسلام کی سب سے پہلی جنگ تھی، اس کو ”غزوہ بدر“ کہتے ہیں، جس میں مسلمان صرف تین سو تیرہ تھے، جبکہ کُفارِ مکہ کی تعداد ایک ہزار کے قریب تھی اور ان کے پاس ہر قسم کے ساز و سامان اور جنگی ہتھیار تھے۔

لیکن اللہ کی مدد سے مسلمان جیت گئے اور کافر ہار گئے، اس لڑائی میں ابو جہل اور عتبہ جیسے بڑے بڑے سردار مارے گئے، بدر کے ایک سال بعد اُحد کی لڑائی پیش آئی۔ اُحد کی لڑائی بہت ہی سخت تھی، اس لڑائی میں مسلمان پہلے جیت گئے، کافروں کی ہار ہوئی، خوشی میں مسلمان اپنے پہرے سے ہٹ گئے، اس سے مسلمانوں کا بڑا نقصان ہوا، ہمارے نبی ﷺ کے دُعا و نیت بھی شہید ہو گئے، مگر مسلمانوں نے جمع ہو کر دوبارہ حملہ کیا، آخر اللہ کی مدد آئی، کافر بھاگنے لگے، مسلمانوں نے ان کا پیچھا کیا اور اللہ نے مسلمانوں کو فتح دی۔ اس لڑائی میں ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہو گئے۔

سوالات

- ① غزوہ بدر میں مسلمانوں اور کُفار کی تعداد کتنی تھی؟
- ② غزوہ بدر میں کُفار کے کون سے بڑے سردار مارے گئے؟
- ③ غزوہ اُحد میں ہمارے نبی ﷺ کو کیا تکلیف پہنچی اور کتنے صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہوئے؟

پہلے صفحے میں پڑھائیں

ہجرت کے پانچویں سال ایک اور بڑی لڑائی ہوئی، اس کو ”غزوہ خندق“ کہتے ہیں۔

کچھ یہودیوں نے مکہ جا کر کافروں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکایا، اسی طرح عرب کے دوسرے قبیلوں کو بھی لڑائی پر ابھارا، سب نے مل کر دس ہزار فوجوں کا ایک بھاری لشکر تیار کر لیا اور اس کا امیر ابوسفیان کو مقرر کیا۔ جب ہمارے نبی ﷺ کو اس کی خبر ہوئی، تو آپ ﷺ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مشورے سے مدینہ کے ارد گرد خندق کھدوائی، ہمارے نبی ﷺ بھی کھدائی میں صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ برابر شریک رہے، کافروں کا لشکر جب مدینہ پہنچا، تو خندق دیکھ کر ان کو بڑا تعجب ہوا؛ کیوں کہ یہ ایسی تدبیر تھی جس سے عرب کے لوگ واقف نہیں تھے، خندق اتنی گہری اور چوڑی تھی کہ دشمن اُسے پار نہ کر سکے اور کُفار ایک مہینے تک مدینہ کو گھیرے رہے، ایک دن بہت تیز ہوا چلی جس سے کافروں کے خیمے اکھڑ گئے اور کافر بھاگ کھڑے ہوئے۔

سوالات

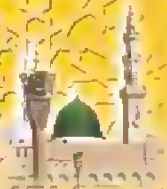
- ① خندق کی لڑائی کب ہوئی؟ ② خندق کی لڑائی کے مختصر حالات بیان کیجیے۔

پہلے مہینے میں پڑھائیں [۱]

صلح حدیبیہ

سبق ۷

ہمارے نبی ﷺ اور مہاجرین کو مدینہ آئے ہوئے چھ سال ہو گئے تھے، ان کو مکہ بہت یاد آتا تھا، ان کی بڑی خواہش تھی کہ مکہ معظمہ جا کر خانہ کعبہ کا طواف کریں، لہذا ہمارے نبی ﷺ نے اپنے چودہ سو ساتھیوں کے ساتھ عمرہ کا ارادہ فرمایا اور مدینہ سے سفر کر کے مکہ کے قریب ”حدیبیہ“ نامی کنویں کے پاس قیام کیا، کُفار نے یہ خبر سن کر جنگ کی تیاری شروع کر دی، ہمارے نبی ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ذریعہ مکہ والوں کو یہ پیغام بھیجا کہ ہم تم سے لڑنے نہیں آئے صرف عمرہ کرنے آئے ہیں، لیکن کافر نہ مانے اور



۴۔ اسلامی تربیت

[سیرت]

مختلف شرطوں کے ساتھ صلح کے لیے تیار ہوئے، جن میں سے ایک شرط یہ تھی کہ اس سال مسلمان واپس چلے جائیں اور آئندہ سال آ کر عمرہ کریں، دوسری شرط یہ بھی تھی کہ اگر کوئی مسلمان مکہ سے مدینہ جائے تو مدینہ والے اس کو واپس کر دیں اور اگر کوئی مدینہ سے مکہ آئے تو مکہ والے اس کو واپس نہیں کریں گے، اس موقع پر کافروں نے جتنی شرطیں لگائیں، آپ ﷺ نے سب کو منظور فرمالیا اور صلح کر لی۔

شروع میں مسلمانوں کو اس طرح ذب کر صلح کرنا پسند نہ آیا، لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس کو مسلمانوں کے لیے فتح قرار دیا تو مسلمانوں کے دلوں کو اطمینان حاصل ہوا۔

سوالات

- ① ہمارے نبی ﷺ نے عمرے کا ارادہ کیوں فرمایا؟
- ② اس صلح کا کیا نام ہے؟
- ③ کن شرطوں پر یہ صلح ہوئی؟

پہلے مینے میں پڑھائیں

سبق ۸

فتح مکہ مکرمہ

صلح حدیبیہ کے بعد مسلمانوں کو ذرا اطمینان ہوا، تبلیغ اسلام کے لیے راستے کھل گئے اور بہت سارے لوگ مسلمان ہونے لگے، ہمارے نبی ﷺ نے اس زمانے میں بہت سے بادشاہوں کے نام خطوط بھی لکھے اور ان کو اسلام کی دعوت دی۔

کُفار مکہ زیادہ عرصے تک صلح پر قائم نہ رہ سکے اور انھوں نے صلح توڑ دی، چنانچہ ہمارے نبی ﷺ ۸ھ میں دس ہزار مسلمانوں کے ساتھ کافروں سے مقابلہ کرنے کے لیے مکہ روانہ ہوئے۔ کُفار مکہ مسلمانوں کی شان و شوکت دیکھ کر ڈر گئے اور مقابلے کی ہمت نہ کر سکے۔ ہمارے نبی ﷺ مکہ میں اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ فاتحانہ داخل

ہوئے۔ یہ وہی کفار تھے جنہوں نے مسلمانوں کو بہت تکلیفیں دی تھیں، طرح طرح کا ظلم کیا تھا اور مکہ سے ہجرت کرنے پر مجبور کیا تھا، اگر آپ ﷺ چاہتے تو ہر ایک سے بدلہ لے سکتے تھے، لیکن آپ ﷺ نے ان سے بدلہ نہیں لیا، سب کو معاف کر دیا اور فرمایا کہ آج رحم و معافی کا دن ہے۔ کفار مکہ ہمارے نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچ کر معافی مانگنے لگے، جو بھی آپ ﷺ سے معافی مانگتا آپ ﷺ اس کو معاف کر دیتے، اس دن ہمارے نبی ﷺ نے اللہ کے گھر ”کعبہ“ کو بتوں سے صاف کیا اور ہر جگہ توحید کا نعرہ بلند کیا۔

سوالات

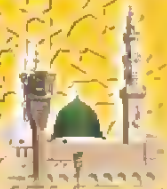
- ① ہمارے نبی ﷺ کتنے مسلمانوں کو ساتھ لے کر مقابلے کے لیے نکلے؟
 - ② ہمارے نبی ﷺ نے بادشاہوں کے نام خطوط کب لکھے؟
 - ③ جن لوگوں نے ہمارے نبی ﷺ اور مسلمانوں کو ستایا تھا ان کے ساتھ ہمارے نبی ﷺ نے کیا سلوک کیا؟
- پہلے صفحے میں پڑھائیں

حجۃ الوداع

سبق ۹

فتح مکہ کے بعد عرب میں اسلام کا بول بالا ہو گیا اور بہت سے لوگ اسلام میں داخل ہونے لگے، مسلمانوں کی تعداد بڑھتی چلی گئی، ہمارے نبی ﷺ نے سالہ میں اپنے ایک لاکھ سے زیادہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ حج کیا، یہ ہمارے نبی ﷺ کا آخری حج تھا، اسی حج کو ”حجۃ الوداع“ کہتے ہیں۔ اس میں ہمارے نبی ﷺ نے عرفہ کے دن تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کو جمع کیا اور ایک بہت ہی مؤثر تقریر فرمائی۔

اس کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم سے سوال کیا کہ کیا میں نے تم تک اللہ کا دین پہنچا دیا؟ تمام



۴۔ اسلامی تربیت

[سیرت]

صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب دیا کہ ہاں! آپ نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا اور اپنا فریضہ ادا کر دیا۔ اس کے بعد ہمارے نبی ﷺ حج کے تمام ارکان ادا کر کے سارے قافلے کے ساتھ مدینہ طیبہ لوٹ آئے۔

سوالات

- ① ہمارے نبی ﷺ نے حج کب کیا؟ ② ہمارے نبی ﷺ کے آخری حج کو کیا کہتے ہیں؟
 - ③ اس حج میں ہمارے نبی ﷺ کے ساتھ کتنے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے؟
- پہلے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۰ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات

جب ہمارے نبی ﷺ نے اللہ کا پیغام اللہ کے بندوں تک پہنچا دیا اور ہر طرف اسلام کا کلمہ بلند ہو گیا، تو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی ﷺ کو اپنے پاس بلانے کا ارادہ فرمالیا۔ چنانچہ سفر حج سے لوٹنے کے تین مہینے بعد ہمارے نبی ﷺ کی طبیعت خراب ہونے لگی، جب تک آپ ﷺ میں چلنے کی طاقت رہی برابر نماز پڑھانے کے لیے مسجد تشریف لے جاتے رہے؛ لیکن جب چلنے کی طاقت ختم ہو گئی تو آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم فرمایا، آپ کی بیماری کم زیادہ ہوتی رہتی تھی، پیر کی صبح آپ ﷺ کی طبیعت کچھ سنبھل گئی اور آپ ﷺ نے اپنے حجرے کا پردہ اٹھا کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا اور مسکرائے، پھر اچانک طبیعت زیادہ خراب ہونے لگی اور آپ ﷺ بار بار بے ہوش ہونے لگے، اس بے چینی کے عالم میں بھی آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ تم لوگ نماز کبھی نہ چھوڑنا اور غلاموں سے نیک برتاؤ کرنا۔ بالآخر بارۃ رجب الاول ۱۱ھ کو پیر کے دن آپ ﷺ کی روح مبارک جسم اطہر سے نکل گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ

۴۔ اسلامی تربیت

[سیرت]

سوالات

- ① آپ ﷺ کی بیماری کے حالات بیان کیجیے۔ ② آپ ﷺ آخری وقت میں کیا فرما رہے تھے؟
- ③ آپ ﷺ کی وفات کب ہوئی؟

پہلے مینے میں پڑھائیں [۱]

سبق ۱۱ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بچے

ہمارے نبی ﷺ کے تین بیٹے تھے: قاسم رضی اللہ عنہ، ابراہیم رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور چار بیٹیاں تھیں: زینب رضی اللہ عنہا، اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا، رقیہ رضی اللہ عنہا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا۔

ہمارے نبی ﷺ کے تمام بیٹوں کا بچپن ہی میں انتقال ہو گیا تھا اور بیٹیوں نے عمر پائی۔ ہمارے نبی ﷺ اپنی پیاری بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بہت محبت کرتے تھے، ان کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوا اور ان سے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔

سوالات

- ① ہمارے نبی ﷺ کے کتنے بچے تھے اور کون کون؟
- ② حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کس سے ہوا اور ان سے کون پیدا ہوئے؟

دستخط والدین

دستخط معلم

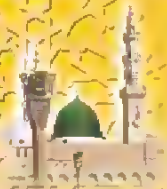
تاریخ

پہلے مینے میں پڑھائیں

[۱]

سبق ۱۲ بات چیت

پیارے رسول ﷺ بہت صاف صاف بولتے، سننے والے آپ ﷺ کی بات اچھی طرح سمجھ لیتے، آپ ﷺ کسی کی بات کے بیچ نہ بولتے، نہ اور کسی کو بولنے دیتے۔ جو بات اچھی نہ لگتی اس سے صرف نظر کر لیتے یا پیار سے سمجھا دیتے، بات کرنے کا طریقہ بتا دیتے۔



آپ ﷺ ہر ایک کی بات دھیان سے سنتے، فرمایا کرتے کہ جس کو کوئی ضرورت ہو، وہ مجھ سے ضرور کہے، جو لوگ پاس نہ آسکیں تو دوسرے لوگ اُن کی خیریت بتائیں۔

آپ ﷺ کا حکم تھا کہ جس طرح بادشاہوں کے سامنے تعظیم سے کھڑا ہوا جاتا ہے اس طرح میرے سامنے کوئی کھڑا نہ ہو، یہ بھی فرمایا کرتے کہ جو لوگ اپنے سامنے لوگوں کو اس طرح کھڑا دیکھیں اور پسند کریں تو ایسے لوگ اپنی جگہ جہنم میں ڈھونڈ لیں۔

ایسا بھی ہوتا کہ پیارے رسول ﷺ اپنے پیاروں کو دیکھتے تو محبت کے مارے اُٹھ کھڑے ہوتے۔ ان کی پیشانی چومتے۔ آپ ﷺ کی دایں حلیہ رضی اللہ عنہا آتیں تو اُٹھ کر ان کے لیے چادر بچھاتے اور ان کو سامنے بٹھاتے۔ پیاری بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آتیں تو اُٹھ کر ان کی پیشانی چومتے۔

پیارے صحابہ رضی اللہ عنہم کو سمجھا دیا تھا کہ کسی کی برائی میرے سامنے نہ کریں۔ میں چاہتا ہوں کہ ہر ایک سے صاف دل ہو کر دنیا سے جاؤں۔ بات چیت کرتے وقت اسلامی تہذیب کا بڑا خیال رکھتے اور اس کے لیے دوسروں کو بھی تاکید فرماتے، اس بارے میں امیر، غریب سب کو ٹوکتے۔

ایک بار آپ ﷺ کے سامنے ایک بڑے آدمی کو چھینک آئی، انھوں نے ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہ“ نہیں کہا۔ پھر ایک غریب آدمی کو چھینک آئی تو اس نے کہا: ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہ“ آپ ﷺ نے اس کے جواب میں ”یَوْحٰمَلُکَ اللّٰہُ“ فرمایا (تجھ پر خدا کی رحمت ہو)۔ اب اُن بڑے صاحب نے شکایت کی کہ حضور نے میرے لیے رحمت کی دعا نہیں کی۔ آپ ﷺ نے انھیں جواب دیا کہ تم نے اللہ کی تعریف نہیں کی، میں نے تم کو دعا نہیں دی، انھوں نے اللہ کی تعریف کی تو میں نے انھیں دعا دی۔

سوالات

- ① آپ ﷺ کے بات کرنے کا طریقہ کیسا تھا؟ ② آپ ﷺ اپنے پیاروں سے کس طرح ملتے؟
 - ③ چھینک کے بارے میں کیا واقعہ پیش آیا؟
- ۲ دوسرے صفحے میں پڑھائیں

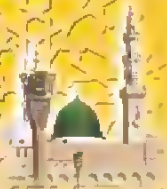
سبق ۱۳

خاطر داری

پیارے نبی ﷺ اپنے ساتھیوں کے آرام اور سکھ کا بڑا خیال رکھتے تھے۔ پیارے رسول ﷺ کے گھر باہر سے کوئی آدمی آتا، چاہے وہ مسلمان ہوتا یا نہ ہوتا، آپ ﷺ اس کے بھی آرام کا بڑا خیال فرماتے۔

آپ ﷺ سے ملنے کے لیے، آپ ﷺ سے دین کی باتیں سیکھنے کے لیے، آپ ﷺ سے کچھ پوچھنے کے لیے، آپ ﷺ سے کچھ کہنے کے لیے، آپ ﷺ کو دیکھنے کے لیے، اور بہت سے کاموں کے لیے لوگ آپ ﷺ کے پاس آتے ہی رہتے تھے، ایک ایک دو دو اور زیادہ زیادہ بھی۔ آپ ﷺ سب کی بڑی خاطر کرتے، انھیں اچھی جگہ ٹھہراتے، انھیں اچھا کھانا کھلاتے، آرام سے سلاتے اور راتوں کو اٹھ اٹھ کر دیکھتے کہ مہمانوں کو کوئی تکلیف تو نہیں، ایسا بھی ہوتا کہ حضور ﷺ کے گھر میں کھانے کو کچھ نہ ہوتا اور مہمان آجاتے، اس پر بھی آپ ﷺ بڑی خوشی سے مہمانوں کے کھانے پینے کا انتظام فرماتے۔

ایک بار ایک یہودی آپ ﷺ کے یہاں آیا، ٹھہرا، اس دن آپ ﷺ کے گھر میں کھانے کو کچھ نہ تھا۔ آپ ﷺ نے ایک بکری کا دودھ پلایا، وہ پی گیا، لیکن بھوکا ہی رہا۔ آپ ﷺ نے ایک بکری کا دودھ اور پلایا، وہ پھر پی گیا، لیکن رہا بھوکا ہی۔ آپ ﷺ نے اُسے ایک اور بکری کا دودھ پلایا۔ وہ، وہ بھی پی گیا لیکن رہا بھوکا ہی۔ اس طرح ایک ایک



کر کے آپ ﷺ نے اسے سات بکریوں کا دودھ پلایا۔

ایک بار ایک شخص آپ ﷺ کے یہاں آیا، رات کو ٹھہرا، کھانی کرسویا تو رات کو اُسے دست آگیا۔ حضور ﷺ نے اسے بستر دیا تھا، اس نے بستر گندہ کر دیا اور صبح ہونے سے پہلے گھر سے بھاگ گیا، آپ ﷺ نے صبح کو اپنے ہاتھ سے بستر دھویا۔ وہ شخص بھاگتے وقت اپنی تلوار یہیں بھول گیا تھا، ڈرتے ڈرتے تلوار کی لالچ میں آیا۔ دیکھا تو حضور ﷺ کو گندگی دھوتے پایا۔ آپ ﷺ نے اُسے شرمندہ نہیں کیا۔ اس کی تلوار اُسے دے دی اور اسے دلاسا دیا۔ وہ شخص آپ کے اس برتاؤ سے مسلمان ہو گیا۔

پیارے رسول ﷺ کے پیارے ساتھیوں میں کچھ ایسے تھے جو دین کی باتیں سیکھنے کے لالچ میں ہر وقت آپ ﷺ کے آس پاس جمع رہتے تھے۔ انھیں دین کی باتیں سیکھنے کا اتنا شوق تھا کہ وہ کمانے کے لیے بھی نہیں جاتے تھے..... مسجد نبوی کے پاس ایک چبوترہ تھا۔ وہ سب اسی چبوترے پر اٹھتے بیٹھتے اور سوتے، اور ہر وقت پیارے نبی ﷺ کی بتائی ہوئی باتوں کو یاد کرنے میں لگے رہتے تھے۔ اُن سب کے کھانے پینے کی ذمہ داری حضور ﷺ نے اپنے سر لے لی تھی۔ یہ سب اصحاب صفہ (چبوترے والے) کہلاتے تھے۔

ایک دن اصحاب صفہ کو زیادہ بھوک لگی تھی۔ پیارے رسول ﷺ ان کی حالت دیکھ کر بے چین ہوئے۔ اپنی پیاری بیوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے فرمایا: ”کھانے کو جو کچھ ہو، لاؤ۔“ اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے موٹے آٹے کا پکا ہوا کھانا لا کر رکھ دیا، پھر کچھ چھوہارے لائیں، اس کے بعد دودھ سے بھرا ہوا بڑا پیالہ دیا، آپ ﷺ یہ سب اصحاب صفہ کے لیے لے آئے۔

ایک بار آپ ﷺ کے کچھ مہمان آئے۔ آپ ﷺ نے ایک بیوی کے گھر کہلا بھیجا

کہ مہمانوں کے لیے کھانا بھیجیں۔ ان بیوی کے گھر خود فاقہ تھا۔ آپ ﷺ نے دوسری بیوی کے گھر کھانا بھیجا۔ وہاں بھی اللہ کے نام کے سوا کچھ نہ تھا۔ اس طرح آپ ﷺ نے اپنی سب بیویوں کے گھر کھانا بھیجا۔ مگر وہ بے چاری سب بھوکی اللہ اللہ کر رہی تھیں اور کسی کے گھر میں دانہ تک نہ تھا۔ اب آپ ﷺ نے پیارے ساتھیوں سے کہا: ”ان مہمانوں کو کون کھانا کھلائے گا؟“ ایک صحابی اٹھے، بولے: ”میں“ اور وہ مہمانوں کو اپنے گھر لے آئے۔

اور ایسا تو بہت بار ہوا کہ حضور ﷺ کے گھروں میں کھانا تیار کیا گیا۔ اتنے میں مہمان آگئے تو آپ ﷺ نے مہمانوں کو کھانا کھلا دیا اور گھر کے سب لوگ بھوکے ہی سو رہے۔ کیسے خاطر دار تھے پیارے رسول ﷺ۔

سوالات

- ① جو لوگ آپ ﷺ کے پاس آتے، آپ ان کے ساتھ کیسا معاملہ فرماتے؟
- ② یہودی کو آپ ﷺ نے کتنی بکریوں کا دودھ پلایا؟
- ③ اصحاب صفہ کون لوگ تھے اور ان کے کھانے پینے کا کیا انتظام تھا؟
- ④ آپ ﷺ کے پاس مہمان آئے تو ان کے کھانے کا انتظام کس طرح ہوا؟

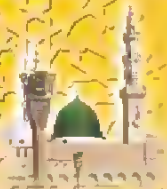
دوسرے صفحے میں پڑھائیں [۲]

سبق ۱۴

برابری کا برتاؤ

پیارے نبی ﷺ کسی انسان کو چھوٹا آدمی (حقیر) نہیں سمجھتے تھے، امیر ہو یا غریب، بچہ ہو یا بوڑھا، کوئی غلام ہو یا لونڈی، بڑے خاندان والا ہو یا چھوٹے خاندان کا، کالا ہو یا گورا، آپ ﷺ سب کو برابر کا انسان سمجھتے تھے۔ اور سب کی عزت کرتے تھے۔

ایک دن آپ ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھے تھے، اتنے میں کہیں سے دودھ آگیا، آپ ﷺ کی عادت تھی کہ آپ ﷺ ہر چیز داہنی طرف سے بانٹتے تھے۔ آپ ﷺ



عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے، جو ابھی بچے تھے، آپ ﷺ نے بائیں طرف دیکھا تو بڑی عمر کے صحابہ رضی اللہ عنہ بیٹھے دکھائی دیے، آپ ﷺ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: ”میاں! حق تو تمہارا ہی ہے لیکن اگر تم اجازت دو تو میں پہلے ان بڑی عمر کے صحابہ کو دودھ دوں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ تھے تو کم عمر، لیکن اللہ نے ان کو سو جھ بوجھ بہت زیادہ دی تھی۔ انھوں نے دل میں سوچا کہ پیالے میں جس جگہ پیارے رسول ﷺ کے ہونٹ چھو گئے ہیں، اس جگہ سب سے پہلے اپنے ہونٹ لگانا بڑی برکت کی بات ہے، یہ سوچ کر بولے: ”میں یہ برکت ہاتھ سے نہ جانے دوں گا،“ یہ سنا تو حضور ﷺ نے دودھ کا پیالہ انھیں کو دے دیا۔ انھوں نے دو ایک گھونٹ دودھ اسی جگہ منہ لگا کر پیا، جہاں سے حضور ﷺ نے پیا تھا، اس کے بعد دوسروں کو دے دیا۔

اسی طرح ایک بار آپ ﷺ کے داہنی طرف ایک بڑو بیٹھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پینے کا پانی مانگا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دودھ پیش کیا۔ آپ ﷺ نے تھوڑا سا دودھ پیا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دے کر فرمایا کہ اب داہنی طرف والے کا حق ہے۔ اس طرح حضور ﷺ کے بعد بدو نے پیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب مل جل کر کوئی کام کرتے تو حضور ﷺ بھی ان میں شامل ہو جاتے۔ مسجد نبوی بننے لگی تو آپ ﷺ نے سب کے ساتھ کام کیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم روکتے کہ ہماری جان آپ پر قربان ہو، آپ تکلیف نہ فرمائیں لیکن حضور ﷺ نہ مانتے۔ آپ ﷺ نے اس موقع پر سب سے زیادہ محنت سے کام کیا، بڑے بڑے وزن دار پتھر آپ ﷺ نے لا کر ڈھیر کر دیے، اسی طرح ایک بار ایک خندق کھودنے میں سب سے زیادہ مشکل کام آپ ﷺ نے کیا۔

ایک بار حضور ﷺ کہیں جا رہے تھے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ساتھ تھے۔ سب ایک جگہ ٹھہرے، کھانا پکانے کا سامان ہوا، سب نے ایک ایک کام بانٹ لیا۔ حضور ﷺ نے جنگل سے لکڑیاں لانے کا کام اپنے ذمے لیا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے منع کیا کہ ہم تو حاضر ہیں، مگر حضور ﷺ نہ مانے فرمایا: ”مجھے یہ پسند نہیں کہ میں تمہارے بیچ نواب بن بیٹھوں۔ خدا اس بندے کو پسند نہیں کرتا جو اپنے ساتھیوں سے الگ تھلگ لگتا ہو۔“

ایک بار کافروں سے لڑائی ہوئی، اس لڑائی کے وقت مسلمانوں کے پاس سامان کم تھا، اونٹ بھی کم تھے، مسلمان چلے تو سواری کے لیے ایک ایک اونٹ تین تین مسلمانوں کے حصے میں آیا، سب باری باری سے چڑھتے اترتے چلتے۔ حضور ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے بہت کہا کہ حضور سوار ہو کر چلیں مگر آپ ﷺ نے کسی کی باری نہیں لی۔ کیسے اچھے تھے ہمارے پیارے نبی ﷺ۔

سوالات

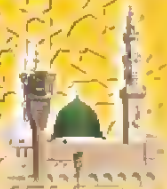
- ① آپ ﷺ ہر چیز کس طرف سے بانٹتے تھے؟
- ② آپ ﷺ نے دودھ پی کر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کیا بات کہی؟ پورا واقعہ بتاؤ۔
- ③ آپ ﷺ کا برابری کے برتاؤ کا کوئی ایک واقعہ بتاؤ۔

دوسرے مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	درجہ و سطح معلم	درجہ و والدین
-------------------------	-------	-----------------	---------------

شرم و حیا

سبق ۱۵

پیارے نبی ﷺ بڑے ہی شرمیلے تھے۔ راستہ، گلی اور بازاروں میں چپ چاپ چلتے۔ بدن کا جو حصہ کپڑوں سے چھپانے کے لائق ہوتا اس پر بڑا ادھیان رکھتے۔ ٹھٹھا لگا کر نہیں ہنتے تھے۔ حاجت سے فارغ ہونے کے لیے اتنی دور نکل جاتے کہ کوئی دیکھ نہ سکتا۔ کبھی



۴۔ اسلامی تربیت

[سیرت]

کبھی تین تین میل دور چلے جاتے، اس وقت عرب میں گھروں کے اندر پاخانے بنانے کا رواج نہ تھا۔

حضور ﷺ کے بچپن کی وہ بات سب جانتے ہیں کہ جب کعبہ کی مرمت ہونے لگی تو آپ ﷺ بھی بچوں کے ساتھ پتھر ڈھوتے تھے، پتھر ڈھونے میں آپ ﷺ کے کندھے چھل گئے۔ آپ ﷺ کے چچا عباس رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو آپ ﷺ کا تہبند کھول کر آپ ﷺ کے کندھے پر رکھ دیا، اب جو آپ ﷺ نے اپنے کونگا دیکھا تو شرم کے مارے بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ اس زمانے میں بچے تو بچے، بڑوں میں اتنی شرم نہیں تھی، بہت سے لوگ تو ننگے ہو کر کعبہ کا طواف کرتے تھے، کوئی نہ سمجھ سکا کہ محمد ﷺ کیوں بے ہوش ہو گئے، سب آپ ﷺ کو ہوش میں لانے کی تدبیر کرنے لگے۔ آپ ﷺ کو ذرا ہوش آیا تو آپ کی زبان سے نکلا۔ ”میرا تہبند، میرا تہبند۔“ اب سب لوگ سمجھے کہ آپ ﷺ کیوں بے ہوش ہو گئے تھے۔ آپ ﷺ کو تہبند باندھا گیا۔ تو آپ ﷺ نے آنکھیں کھولیں۔ اٹھے اور پھر کام کرنے لگے۔ کیسے شرمیلے تھے پیارے نبی ﷺ۔

سوالات

- ① حاجت سے فارغ ہونے کے لیے آپ ﷺ کہاں جاتے؟
- ② حضور ﷺ کے بچپن میں شرم کا کیا واقعہ پیش آیا؟

۳ تیسرے صفحے میں پڑھائیں

گھمنڈ نہ تھا

سبق ۱۶

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اپنا آخری رسول بنایا۔ سب سے زیادہ آپ ﷺ کو عزت دی۔ اللہ نے آپ ﷺ کو سارے عرب کی حکومت عطا فرمائی، لیکن آپ ﷺ میں

غرور اور گھمنڈ ذرا بھی نہ تھا۔ آپ ﷺ گھر کا کام کاج خود ہی کر لیتے، بازار سے سودا لے آتے، دوسروں کا سودا بھی لادیتے، دودھ خود دواہ لیتے، ٹوٹی جوتیوں کو خود ہی گانٹھ لیتے، غریبوں اور غلاموں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا لیتے۔

ایک دن آپ ﷺ گھر سے نکلے۔ لوگ آپ ﷺ کو دیکھ کر ادب سے کھڑے ہو گئے، آپ ﷺ نے منع فرمایا، ساتھ ہی یہ فرمایا: جو شخص یہ پسند کرے کہ لوگ اس کی تعظیم کے لیے کھڑے ہوں، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں ڈھونڈے۔

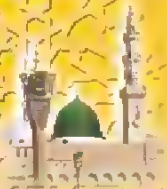
ایک بار کچھ لوگ ملنے آئے۔ انھوں نے کہا: آپ تو ہمارے مالک ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مالک تو بس اللہ ہے۔“

ایک پاگل عورت آگئی اور کہا: اے محمد! مجھے تم سے کام ہے۔ آپ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے، وہ آپ ﷺ کو ایک گلی میں لے گئی، زمین پر بیٹھ گئی، آپ ﷺ بھی زمین پر بیٹھ گئے، اس نے جو کچھ کہا آپ ﷺ نے اسے اطمینان سے سنا اور اس کی حاجت روائی کی۔ پھر جب وہ اٹھ کر چلی گئی تو آپ ﷺ اٹھے۔

حضور ﷺ نے مکہ فتح کیا اور جب شہر میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ ایک خچر پر سوار تھے جس کی لگام کی جگہ بھجور کی چھال بندھی تھی اور آپ ﷺ اللہ کا شکر ادا کر رہے تھے۔

ایک بار آپ ﷺ اپنے ایک ساتھی کے گھر گئے۔ آپ ﷺ کو دیکھ کر کچھ بچیاں آگئیں۔ اُن میں سے کسی نے ایک شعر پڑھا جس کا مطلب یہ تھا۔ ”ہم میں ایک ایسا رسول ہے جو کل کی باتیں جانتا ہے۔“ آپ ﷺ نے یہ شعر سنا تو اسے پڑھنے سے روک دیا کیوں کہ کل کی باتیں اللہ کے سوا کوئی جاننے والا نہیں ہے۔

حضور ﷺ کے پیارے بیٹے ابراہیم جس دن اللہ کو پیارے ہوئے اس دن سورج گرہن تھا۔ کسی نے کچھ اس طرح کی بات کہی کہ نبی ﷺ کے بیٹے کے غم میں سورج کو



۴۔ اسلامی تربیت

[سیرت]

گر ہن لگ گیا۔ آپ ﷺ نے سنا تو فرمایا ”غلط ہے۔ سورج اور چاند میں گرہن لگنا خدا کے حکم سے ہوتا ہے۔ کسی کی موت اور زندگی سے ایسا نہیں ہوتا۔“

ایک بار حضور ﷺ وضو فرما رہے تھے، کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کے وضو کے ہوئے پانی کو ہاتھوں میں لے لیا اور اپنے چہرے پر ملنے لگے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ”تم یہ کیوں کر رہے ہو؟“ انھوں نے بتایا کہ اللہ اور اللہ کے رسول کی محبت میں ایسا کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا کہ جو اللہ کے رسول ﷺ سے محبت کرنا چاہے اُسے چاہیے کہ بیچ بولے، امانت دار بنے اور پڑوسی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے۔

ایک بار کسی نے بات کرتے کرتے کہہ دیا کہ جو خدا چاہے اور جو آپ ﷺ چاہیں۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے مجھ کو خدا کے برابر اس کا سا جھمی بنا دیا، کہو کہ جو خدا چاہے۔“ کسی اچھی باتیں بتاتے تھے آپ ﷺ۔ آپ ﷺ میں ذرا بھی تو گھمنڈ نہ تھا۔

سوالات

① آپ ﷺ کون کون سے کام خود کر لیتے؟ ② آپ ﷺ کی تواضع (عاجزی) کا ایک واقعہ بتاؤ۔

③ اللہ کے رسول ﷺ سے محبت کرنے والوں کو کیا کرنا چاہیے؟

۳] تیسرے مہینے میں پڑھائیں

بہادری

سبق ۱۷

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ سے زیادہ بہادر کوئی نہ تھا۔ ایک بار مدینہ میں شور سنائی دیا کہ دشمن آگئے، ان دنوں ایک دشمن (غسانی) کے چڑھائی کر دینے کا بڑا چرچا تھا اور یہ کھڑکا دن رات لگا رہتا تھا۔ شور سن کر ہم مقابلے کے لیے تیاری کرنے لگے۔ کوئی اپنے گھوڑے کی طرف لپکا، کوئی اپنے ہتھیار سنبھالنے لگا۔ لیکن سب سے پہلے حضور ﷺ

اپنے گھر سے نکلے۔ جلدی میں گھوڑے پر زین بھی نہ کسی، آپ ﷺ مدینہ کے آس پاس ہو آئے۔ پھر آ کر فرمایا ”گھبراؤ نہیں، کوئی ڈر کی بات نہیں۔“

صحابہ رضی اللہ عنہم میں ایک سے ایک بہادر صحابی تھے لیکن تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کہا کرتے تھے کہ جب ہم دشمنوں سے لڑتے اور ان کا دباؤ ہم پر زیادہ ہوتا تو ہم سب پیارے نبی ﷺ کی پناہ لیتے تھے۔

بدراور احد کی لڑائیاں بہت مشہور ہیں۔ دونوں لڑائیوں میں بڑے گھمسان کا رن پڑا تھا لیکن دشمنوں سے زیادہ قریب آپ ﷺ ہی تھے۔ احد میں آپ ﷺ بہت زیادہ زخمی ہو گئے تھے لیکن مقابلے سے نہ ہٹے۔

حنین کی لڑائی میں دشمنوں نے مسلمانوں پر ایسے تیر برسائے کہ مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے اور وہ تتر بتر ہو گئے لیکن حضور ﷺ اپنے حجر کو ایڑ لگا لگا کر آگے بڑھا رہے تھے۔ پیارے صحابہ رضی اللہ عنہم لگام پکڑ پکڑ کر روکتے اور کہتے کہ حضور! دشمن تو آپ ہی کی تاک میں ہیں۔ پھر بھی حضور ﷺ آگے بڑھتے گئے۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ ایک بہادر صحابی تھے، اُن سے کسی نے پوچھا: ”کیا تم لوگ حنین کی لڑائی میں بھاگ کھڑے ہوئے تھے؟“ انھوں نے کہا: ”ہاں یہ سچ ہے لیکن میں گواہی دیتا ہوں کہ نبی ﷺ نہ گھبرائے، نہ پیچھے ہٹے۔ خدا کی قسم! جب گھمسان کا رن پڑتا تو ہم سب حضور ﷺ ہی کے پاس آ کر پناہ لیتے تھے۔ لڑائیوں میں سب سے زیادہ بہادر وہ سمجھا جاتا تھا جو آپ ﷺ کے ساتھ کھڑا رہتا تھا۔“

ہوازن کے مقابلے میں مسلمانوں کے قدم اکھڑے اور حضور ﷺ اکیلے رہ گئے تو آپ ﷺ نے نعرہ مارا: ”میں سچا نبی ہوں اور عبدالمطلب کی اولاد ہوں۔“ پھر عباس سے کہا: ”نیزے والوں کو پکارو۔“ حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے ساتھ ساتھ دوڑ رہے تھے۔ ان کی آواز بہت بلند تھی۔ انھوں نے مسلمانوں کو پکارا۔



۴۔ اسلامی تربیت

[سیرت]

مسلمان پلٹ پڑے اور انھوں نے لڑائی جیت لی۔

ابی بن خلف آپ ﷺ کا جانی دشمن تھا۔ وہ بڑا بہادر اور پھرتیلا سپاہی تھا۔ وہ ہزار بہادروں کے برابر سمجھا جاتا تھا۔ اُحد کی لڑائی میں وہ اپنے مضبوط گھوڑے پر سوار ہو کر آیا۔ وہ حضور ﷺ کی تاک میں تھا۔ ایک بار وہ گھوڑا اڑاتا چلا، جو سامنے آیا اُسے ہٹا دیا۔ سیدھا آپ ﷺ پر حملہ کرنے بڑھا۔ مسلمانوں نے یہ دیکھا تو گھبرا گئے۔ سب بڑھے کہ اسے روکیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”آئے دو۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم الگ الگ ہٹ گئے۔ آپ ﷺ نیزہ لے کر بڑھے۔ اس کے پاس پہنچے اور دھیرے سے نیزے کی نوک اس کی گردن میں چھو دی۔ بس اتنے میں وہ چیخ مار کر بھاگا۔ اسے چیخنے چلاتے دیکھا تو اس کے ساتھیوں نے کہا: ارے تو ایسا بہادر اور اتنی سی چوٹ کھا کر بری طرح چنگھاڑ رہا ہے۔ اس نے جواب دیا: ”ہاں۔ تم سچ کہتے ہو، لیکن یہ محمد کے ہاتھ کی چوٹ ہے۔“ ایسے بہادر تھے ہمارے پیارے نبی ﷺ۔

سوالات

۱) آپ ﷺ کی بہادری کا ایک واقعہ بتاؤ۔ ۲) ابی بن خلف کون تھا؟

۳) ابی بن خلف کو آپ ﷺ نے کس چیز سے مارا تھا؟

تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین
-------	------------	--------------

۱۸

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سچے تھے

سبق ۱۸

پیارے رسول ﷺ بڑے سچے تھے۔ آپ ﷺ نے کبھی کوئی جھوٹ بات زبان سے نہ نکالی۔ آپ ﷺ ابھی نبی نہیں ہوئے تھے کہ عرب والوں نے آپ ﷺ کو صادق (سچا) کہہ کر پکارا۔ یہ عرب میں سب سے بڑا خطاب تھا۔ جب آپ ﷺ نبی ہوئے اور اسلام پھیلانا شروع کیا تو بہت سے لوگ آپ ﷺ کے دشمن ہو گئے۔ دشمن تو

ہمیشہ تاک میں رہتا ہی ہے کہ ذرا سی بات پا جاتا ہے تو مشہور کر دیتا ہے کہ فلاں ایسا ہے، ایسا ہے۔ کوئی بات نہ ملے تو اپنی طرف سے جھوٹ گھڑ کر کہہ دیتا ہے، لیکن نبی ﷺ کے کٹر سے کٹر دشمن نے بھی آپ ﷺ کو کبھی جھوٹا نہیں کہا۔ وہ آپ ﷺ کو طرح طرح سے کوستے تھے، توبہ توبہ! مجنون اور شاعر تک کہتے، جان لینے پر تلے تھے، لیکن کسی نے یہ نہیں کہا کہ محمد ﷺ جھوٹے ہیں۔

آپ ﷺ کا سب سے بڑا دشمن ابو جہل تھا۔ وہ کہا کرتا تھا کہ ”اے محمد! میں تم کو جھوٹا نہیں کہتا۔ ہاں، تم جو یہ کہتے ہو اس کو میں ٹھیک نہیں سمجھتا۔“ (اس کا مطلب اسلام کے بنیادی عقیدوں سے تھا جو قرآن پیش کر رہا تھا) بدر کی لڑائی میں جب مسلمانوں کا مقابلہ مکہ کے کافروں سے ہوا تو قریشی لشکر میں سے ایک سردار ابولختری نے حضور ﷺ کی طرف اشارہ کر کے ابو جہل سے پوچھا: ”سچ بتا! یہ شخص کیسا ہے؟“ ابو جہل نے جواب دیا: ”بڑا ہی سچا ہے۔“ یہ جواب سن کر ابولختری نے کہا: ”تو پھر مسلمان کیوں نہیں ہو جاتا اور مسلمانوں سے کیوں لڑتا ہے؟“ جواب دیا: ”یہ نہیں ہو سکتا کہ میں بلال جیسے غلاموں کے ساتھ بیٹھوں (حضرت بلال رضی اللہ عنہ غلام تھے اور اس زمانے میں غلاموں کو بڑا ہی ذلیل سمجھا جاتا تھا)۔“

ابو جہل کے بعد ابوسفیان کا نمبر تھا۔ یہ ایک بار روم کے بادشاہ ہرقل کے دربار میں گئے۔ اس نے ابوسفیان سے حضور ﷺ کے متعلق چند سوالات کیے، ایک سوال یہ پوچھا: ”تمہارے یہاں جو شخص اپنے کو نبی کہتا ہے، کیا اس نے کبھی جھوٹ بھی بولا؟“ ابوسفیان نے جواب دیا: ”نہیں، محمد جھوٹے نہیں ہیں۔“ یہ سنا تو بادشاہ نے کہا: ”مجھے یقین ہے کہ اگر وہ شخص (یعنی محمد ﷺ) خدا پر جھوٹ بولتا تو وہ آدمیوں سے جھوٹ بولنے میں نہ چوکتا۔“

سچ بچ بڑے سچے تھے حضرت محمد ﷺ۔



سوالات

- ① عرب والے آپ ﷺ کو کیا کہہ کر پکارتے تھے؟
- ② اسلام کا سب سے بڑا دشمن ابو جہل آپ ﷺ سے کیا کہتا تھا؟
- ③ ہرقل کے دربار میں ابوسفیان نے کیا کہا تھا؟

۴ چوتھے صفحے میں پڑھائیں

امانت داری

سبق ۱۹

پیارے رسول ﷺ بڑے ہی امانت دار تھے۔ جو لوگ آپ ﷺ کو روپیہ پیسہ یا سامان رکھنے کو دیتے تو آپ ﷺ اس سامان یا روپیہ کو بڑی دیکھ بھال کے ساتھ رکھتے۔ اُسے اپنے کام میں نہ لاتے اور نہ اس میں کمی کرتے۔ لوگ باہر جاتے تو اپنی چیزیں آپ ﷺ کے سپرد کر جاتے اور جب آتے ویسی کی ویسی لے لیتے۔

حضور ﷺ کی امانت داری اتنی مشہور ہو گئی کہ نبی ہونے سے پہلے ہی لوگ آپ ﷺ کو ”امین“ کہنے لگے تھے۔ یعنی بہت بڑا امانت دار۔ جو لوگ آپ ﷺ کی جان کے دشمن تھے وہ بھی آپ ﷺ کو بڑا ہی امانت دار سمجھتے تھے۔ جب آپ ﷺ مکہ سے مدینہ ہجرت فرمانے لگے تو بہت سے کافروں کی امنیتیں آپ ﷺ کے پاس تھیں۔ چلتے وقت وہ سب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیں اور بتا دیا کہ کس کس کی امانت ہے تاکہ وہ ان کو دے دیں۔

پیارے نبی ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا کہ جو آدمی یہ چاہتا ہے کہ اللہ اور رسول ﷺ اس سے محبت کریں اسے چاہیے کہ جب بات کرے سچ بولے اور اس کے پاس امانت رکھی جائے تو دیکھ بھال رکھے اور واپس کر دے۔

پیارے نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ امانت میں گڑبڑ کرنے والا منافق ہوتا ہے یعنی وہ زبان سے چاہے اپنے کو مسلمان کہے لیکن وہ حقیقت میں سچا مسلمان نہیں رہتا۔

سوالات

- ① جو لوگ روپیہ پیسہ یا سامان رکھنے کو دیتے آپ ﷺ اس کو کس طرح رکھتے؟
- ② ہجرت کے وقت آپ ﷺ نے امانتیں لوٹانے کے لیے کس کو دی تھیں؟
- ③ امانت میں گڑبڑ کرنے والا کون ہوتا ہے؟

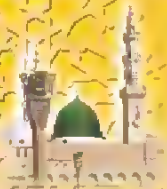
چوتھے صفحے میں پڑھائیں [۴]

سبق ۲۰

وعدے کے سچے

پیارے نبی ﷺ کسی سے وعدہ کرتے تو اسے ضرور پورا فرماتے۔ جب آپ ﷺ نبی نہیں ہوئے تھے اس وقت کی بات ہے۔ ایک صاحب تھے۔ ان کا نام عبداللہ تھا۔ وہ آپ ﷺ کو ایک جگہ ملے۔ لین دین کی کوئی بات ہوئی۔ انھوں نے کہا: ”اچھا اسی جگہ ٹھہریے، میں آکر حساب کر دوں گا۔“ یہ کہہ کر وہ چلے گئے لیکن بات ان کے دھیان سے اتر گئی۔ تیسرے دن اسی طرف پھر نکلے دیکھا تو آپ ﷺ وہیں بیٹھے ہیں۔ عبداللہ بہت شرمائے۔

پیارے نبی ﷺ وعدے کے ایسے سچے تھے کہ آپ ﷺ کے دشمن بھی مانتے تھے۔ ایک بار روم کے بادشاہ نے ابوسفیان سے یہ بھی پوچھا تھا کہ تمہارے یہاں جو صاحب اپنے کو نبی کہتے ہیں، وہ وعدے کے سچے بھی ہیں؟ ابوسفیان اس وقت حضور ﷺ کے جانی دشمن تھے لیکن انھوں نے بادشاہ کے سامنے اقرار کیا کہ محمد وعدے کے سچے ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔



۴۔ اسلامی تربیت

[سیرت]

بدر کے میدان میں مسلمانوں کی مکہ کے کافروں سے گھمسان کی لڑائی ہوئی، مسلمانوں کی تعداد صرف ۳۱۳ اور کافروں کی تعداد ایک ہزار تھی، اسی زمانے میں کچھ مسلمان مکہ سے آرہے تھے۔ مکہ کے کافروں نے ان کو روکا اور کہا کہ تم محمد (ﷺ) کے پاس جا رہے ہو، انھوں نے انکار کیا، کافروں نے اس وعدے پر چھوڑا کہ لڑائی میں محمد (ﷺ) کا ساتھ نہ دو گے، انھوں نے مان لیا، پھر حضور (ﷺ) کے پاس آئے، سارا حال کہا۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا: ”جب تم نے لڑائی میں شریک نہ ہونے کا وعدہ کیا ہے تو تم جاؤ، ہمیں صرف اللہ کی مدد چاہیے۔“

جب آپ (ﷺ) نے مکہ فتح کیا تو بہت سے لوگ مسلمان ہو گئے۔ بہت سے لوگ بھاگ گئے۔ مسلمان ہونے والوں نے اپنے گھر والوں کی معافی کے لیے کہا۔ حضور (ﷺ) نے وعدہ فرمالیا۔ پھر جب بھاگنے والے واپس آئے تو آپ (ﷺ) نے انھیں سچ مچ معاف فرمادیا، حالانکہ ان میں آپ (ﷺ) کے بڑے بڑے دشمن تھے۔ صفوان بن امیہ، عکرمہ بن ابی جہل اور ایسے ہی دوسرے لوگ۔ آپ (ﷺ) کی اس معافی سے سب مسلمان ہو گئے۔ اللہ ان سب سے راضی ہو۔

سوالات

- ① آپ (ﷺ) کے وعدے کی سچائی کا عبد اللہ کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا؟
- ② ابوسفیان نے بادشاہ کے سامنے کس بات کا اقرار کیا؟
- ③ فتح مکہ کے وقت آپ (ﷺ) نے کیا وعدہ فرمایا؟

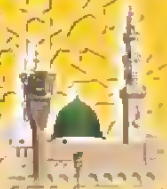
چوتھے صفحے میں پڑھائیں

پیارے رسول ﷺ کے ساتھ کوئی بُرائی کرتا تو آپ ﷺ اُسے معاف فرمادیتے۔ معاف ہی نہیں بلکہ بُرائی کا بدلہ بھلائی سے دیتے۔ آپ ﷺ کا یہ طریقہ زندگی بھر رہا۔ آئے دن آپ ﷺ اپنے دشمنوں کو معاف کر دیتے۔

حضور ﷺ جب مکہ میں تھے تو ایک بار طائف گئے۔ آپ ﷺ نے وہاں کے لوگوں سے کہا: ”اللہ کو ایک مانو مجھے اللہ کا رسول جانو۔ آخرت کی پکڑ سے ڈرو۔ بتوں کی پوجا سے پرہیز کرو۔ برائیاں چھوڑو اور اللہ سے رشتہ جوڑو۔“ یہ سن کر طائف والے بگڑ گئے۔ آپ ﷺ کو بہت برا بھلا کہا، آوارہ لڑکوں کو آپ ﷺ کے پیچھے لگا دیا، انھوں نے آپ ﷺ پر پتھر برسائے جس سے آپ ﷺ لہو لہان ہو گئے۔ آپ ﷺ چوٹیں کھا کر گر پڑے۔ آپ ﷺ کے خادم حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو اٹھا کر ایک باغ میں لے گئے۔ انھوں نے آپ ﷺ سے کہا: حضور! آپ طائف والوں کے لیے بددعا کیوں نہیں کر دیتے؟ آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور بددعا کے بدلے طائف والوں کے لیے اللہ سے دعا کی کہ اے اللہ! انھیں معاف کر دے۔ یہ کچھ جانتے نہیں، آخرت کو مانتے نہیں، اے اللہ انھیں بخش دے۔

اس دعا کا یہ اثر ہوا کہ آگے چل کر طائف والے مسلمان ہو گئے اور ان میں بڑے بڑے بہادر لوگ پیدا ہوئے اور پھر ان لوگوں نے اسلام کو خوب پھیلایا۔

زید بن سعنہ ایک یہودی تھا، ایک بار حضور ﷺ نے اس سے قرض لیا اور ادا کرنے کی ایک تاریخ طے کی، مگر وہ تاریخ سے پہلے ہی مانگنے آ گیا۔ اس نے بھری محفل میں حضور ﷺ کا گریبان پکڑا اور آپ ﷺ کو برا بھلا کہنے لگا کہ تم ٹال مٹول کر کے میری رقم مار لو گے۔



اس بات پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سخت غصہ آیا، بولے: ”اُو اللہ کے دشمن! تو اللہ کے رسول کے بارے میں ایسی بُری بات کہتا ہے؟“

نبی کریم ﷺ مسکرائے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”اے عمر! تم کو چاہیے تھا کہ مجھ سے کہتے کہ قرعہ ادا کر دو اور اس سے کہتے کہ سلیقے سے تقاضہ کرو، اے عمر! انھیں لے جاؤ اور جتنا اس کا حق بنتا ہے وہ دے دو اور جو تم نے اس کو دھمکایا ہے اس کے بدلے اسے بیس صاع (صاع ایک وزن ہوتا ہے) بھجوریں اور دو۔“

ایک بار ایک بڑا آیا۔ وہ مسجد میں آکر کھڑے کھڑے پیشاب کرنے لگا۔ لوگ دوڑے کہ اسے پیٹیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جانے دو اور پیشاب پر پانی بہا دو اور دیکھو! اللہ نے تمہیں نرمی کے لیے بھیجا ہے، سختی کے لیے نہیں۔“

ایک بار ایک بڑا آیا۔ اس نے آتے ہی حضور ﷺ کی چادر اس زور سے کھینچی کہ پیارے رسول ﷺ کی گردن لال ہو گئی اور بڑی سختی سے کہا کہ اللہ کا جو مال آپ کے پاس ہے، اس میں سے مجھے بھی دو، آپ ﷺ نے اس کی طرف مڑ کر دیکھا اور مسکرا کر فرمایا: اسے کچھ دے دو۔

ایک بار مکہ والوں نے آپ ﷺ کا بایکاٹ کر دیا۔ نہ کچھ کھانے کو دیتے اور نہ کچھ اور ضرورت کی چیزیں آپ ﷺ کے پاس جانے دیتے۔ حضور ﷺ کے ساتھ بچے، عورتیں اور بوڑھے بھوک کے مارے تڑپتے۔ تین برس تک اسی طرح بایکاٹ رہا۔ جب آپ ﷺ مدینہ آئے تو یمامہ کے رئیس ثمامہ مسلمان ہو گئے۔ انھوں نے ایک بار تم کھالی کہ پیارے رسول ﷺ کی اجازت کے بغیر مکہ والوں کو ایک دانہ بھی نہ دیا جائے گا۔ مکہ میں غلہ وہیں سے آتا تھا۔ اب تو مکہ میں قحط پڑ گیا۔ مکہ والوں نے گھبرا کر حضور ﷺ سے کہا، حضور ﷺ کو ترس آ گیا اور کہلا بھیجا کہ ثمامہ! غلہ بھیج دو۔

مکہ کے کافر مسلمانوں کو کیا ستاتے تھے۔ دوپہر کے وقت تپتی ہوئی ریت میں لٹا دیتے۔ پانی میں ڈبکیاں دیتے، مارتے پیٹتے اور قتل کر دیتے۔ حضرت خُباب رضی اللہ عنہ کو تو جلتے ہوئے کوٹلوں پر لٹا دیا، جس سے ان کی پیٹھ جل گئی اور چربی نکل گئی۔ وہ غصے میں آئے۔ حضور ﷺ سے کہا: ”یا رسول اللہ! ان کے لیے بددعا کیجیے۔“

یہ سنتے ہی حضور ﷺ کا چہرہ لال ہو گیا۔ اور کچھ مسلمانوں نے بھی بددعا کرنے کو کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں دنیا میں رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں، زحمت بنا کر نہیں۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ماں مسلمان نہیں ہوئی تھیں۔ وہ روزِ حضور ﷺ کو گالیاں دیا کرتیں۔ یہ گالیاں سن کر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بڑا دکھ ہوتا۔ انھوں نے آپ ﷺ سے کہا: ”میری ماں کے لیے دعا کیجیے۔“ آپ ﷺ نے اُن کے لیے مسلمان ہونے کی دعا کی۔ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ خوش ہو گئے، دوڑے دوڑے گھر گئے، معلوم ہوا کہ ماں تو نہار ہی ہیں۔ نہانے کے بعد اپنے آپ مسلمان ہو گئیں۔ انھوں نے کلمہ شہادت پڑھ لیا۔

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

سوالات

- ① طائف والوں نے آپ ﷺ کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟
- ② آپ ﷺ نے طائف والوں کے لیے کیا دعا فرمائی؟
- ③ زید بن سعد کا واقعہ سناؤ۔

تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین
-------	------------	--------------

بچوں سے پیار

سبق ۲۲

پیارے رسول ﷺ بچوں سے بہت محبت کرتے تھے۔ آپ ﷺ کہیں جاتے ہوتے، راستے میں بچے ملتے تو آپ ﷺ انھیں اپنے ساتھ سواری پر کسی کو آگے اور کسی کو



۴۔ اسلامی تربیت

[سیرت]

پیچھے بٹھالیتے۔ ان سے اچھی اچھی باتیں کرتے۔ کھجوریں یا ان کے دینے کے لائق کوئی چیز ہوتی تو انھیں بانٹتے۔ انھیں پیار کرتے۔ ایک بار ایک بدو نے دیکھا تو بولا: ”آپ بچوں کو پیار کرتے ہیں؟ میرے دس بچے ہیں، میں نے کبھی کسی کو پیار نہیں کیا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر اللہ تمھارے دل سے رحم چھین لے تو میں کیا کروں۔“

ایک دن آپ ﷺ کے پاس ایک صحابی حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ آئے۔ ان کے ساتھ ان کی بچی بھی تھی۔ اس بچی کا نام ام خالد تھا۔ بچی آکر حضور ﷺ کے کندھوں سے کھیلنے لگی۔ حضرت خالد نے ڈانٹا لیکن حضور ﷺ نے منع فرمایا۔

حضور ﷺ کے ایک غلام تھے؛ زید، آپ ﷺ نے زید رضی اللہ عنہ کو پالا تھا۔ زید رضی اللہ عنہ کے بیٹے اُسامہ رضی اللہ عنہ تھے۔ اُسامہ رضی اللہ عنہ سے حضور ﷺ کو محبت تھی۔ فرمایا کرتے کہ اُسامہ اگر بیٹا ہوتے تو میں اسے زیور پہناتا اور اپنے ہاتھوں اس کی ناک صاف کرتا۔

ایک بار عید کے دن آپ ﷺ منہ ڈھانک کر لیٹے ہوئے تھے۔ کچھ بچیاں گھر میں آئیں اور دف بجانے لگیں، اتنے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے۔ انھوں نے بچیوں کو ڈانٹا۔ حضور ﷺ نے سنا، آپ ﷺ نے منہ پر سے چادر ہٹائی اور فرمایا: ”ان کو خوشی منانے دو، آج ان کی عید ہے۔“

سوالات

① آپ ﷺ بچوں کے ساتھ کیسا معاملہ فرماتے؟ ② عید کے دن کیا واقعہ پیش آیا؟

⑤ پانچویں صفحے میں پڑھائیں

نرم دلی

سبق ۲۳

پیارے نبی ﷺ دل کے بڑے نرم تھے۔ دکھ کی بات ہوتی تو آپ ﷺ کا دل بھر آتا اور آنسو نکل آتے۔

ایک بار ایک صحابی نے اپنا پُرانا قصہ سنایا جب وہ مسلمان نہیں ہوئے تھے کہ میری ایک چھوٹی بچی تھی۔ ہمارے خاندان میں لڑکیوں کے مار ڈالنے کا طریقہ چلا آتا تھا۔ میں نے بھی اپنی لڑکی کو زندہ دفن کر دیا۔ وہ ابابکار رہی تھی اور میں اس پر مٹی ڈال رہا تھا۔

پیارے رسول ﷺ یہ سن کر رو پڑے۔ آپ ﷺ نے ان سے کہا: پھر سناؤ، انھوں نے پھر سنایا تو آپ ﷺ پھر روئے۔ اتنا روئے کہ چہرہ آنسوؤں سے تر ہو گیا۔

ایک لڑائی میں کچھ قیدی ہاتھ آئے تو آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ ان کے ساتھ بھلائی کا معاملہ اور اچھا سلوک کرو۔

ایک بار حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے، آپ ﷺ ان کو دیکھنے گئے تو آپ ﷺ کا دل بھرا آیا اور آپ ﷺ رونے لگے، آپ ﷺ کو رو تادیکھ کر لوگ رو پڑے۔

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ مکہ کے ایک رئیس کے بیٹے تھے۔ بڑے لاڈ پیار سے پالے گئے تھے۔ جوان ہونے پر مسلمان ہو گئے۔ تو ماں باپ دشمن ہو گئے، مارا، پیٹا، قید کر دیا۔ گھر سے نکال دیا۔ ایک دن حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے پاس آئے تو سب نے دیکھا کہ ریشم کے کپڑوں کے بدلے وہ ایک کمبل اوڑھے ہوئے تھے، وہ بھی پھٹا ہوا تھا، یہ دیکھ کر حضور ﷺ کو بڑا دکھ ہوا، اور آپ ﷺ نے گردن جھکالی۔

ایک بار ایک صحابی آئے۔ وہ چادر میں چڑیا کے بچوں کو چھپائے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے حکم دیا: جاؤ! انھیں جہاں سے لائے ہو، وہیں رکھ آؤ۔“

ایک بار آپ ﷺ سفر میں تھے۔ راستے میں ٹھہرے تو ایک شخص نے ایک چڑیا کے گھونسلے سے اس کا انڈا نکال لیا۔ چڑیا انڈے کے مارے پر مارنے لگی۔ حضور ﷺ نے دیکھا تو فرمایا: ”انڈے وہیں رکھ دو۔“

ایک بار ایک بھوکے اونٹ کو دیکھا تو فرمایا: ”ان بے زبانوں کے مارے میں بھی خدا



۴۔ اسلامی تربیت

[سیرت]

سے ڈرو۔“ جانوروں پر اگر کوئی زیادہ بوجھ لادتا تو آپ ﷺ منع فرما دیتے۔

ایک بار آپ ﷺ کے گھر میں کچھ عورتیں اکٹھی تھیں۔ یہ سب عورتیں رشتہ دار تھیں اور بڑھ بڑھ کر باتیں کر رہی تھیں۔ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے تو سب اٹھ کر چل دیں۔ حضور ﷺ! ہنس پڑے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”اللہ آپ کو ہمیشہ ہنساتا رکھے! آپ کیوں ہنسے؟“ فرمایا: ”مجھے ان عورتوں پر ہنسی آئی کہ تمھاری آواز سنتے ہی چل دیں۔ اب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان عورتوں سے کہا: ”تم مجھ سے اتنا ڈرتی ہو اور حضور ﷺ سے نہیں ڈرتیں؟“ عورتوں نے جواب دیا: ”پیارے رسول ﷺ تم سے زیادہ نرم دل ہیں۔“

سوالات

- ① صحابی نے کیا واقعہ سنایا کہ آپ ﷺ رو پڑے؟
- ② حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر آپ ﷺ کو کیوں دکھ ہوا؟
- ③ چڑیا کے بارے میں آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟

۵ پانچویں مہینے میں پڑھائیں

عفو و درگزر

سبق ۲۴

اللہ کا دین پھیلانے کے سلسلے میں کافروں نے آپ ﷺ کو گالیاں دیں۔ آپ ﷺ کی ہنسی اڑائی۔ آپ ﷺ کو برا کہا۔ آپ ﷺ کو مارا پیٹا۔ آپ ﷺ کو ستایا۔ آپ ﷺ کا بایکٹ کیا۔ قتل کرنے کی کوششیں کیں، لیکن جب اللہ نے آپ ﷺ کو طاقت و غلبہ عطا کیا تو آپ ﷺ نے کسی سے بدلہ نہیں لیا۔ ایسی بہت سی باتوں میں سے کچھ باتیں سنئے۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پیارے چچا تھے۔ بڑے بہادر آدمی تھے۔ اسلام کے لیے کافروں سے خوب لڑے، ان کے سامنے حضور ﷺ کو کوئی برا کہتا تو لڑ پڑتے کافروں کے بڑے بڑے سرداران کے ہاتھوں مارے گئے۔ ایک لڑائی میں وحشی نے چھپ کر

آپ ﷺ کو شہید کر دیا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے مرنے کا حضور ﷺ کو عمر بھر غم رہا۔ پھر جب مکہ فتح ہو گیا تو وحشی حضور ﷺ کی خدمت میں آیا اور معافی مانگی۔ وحشی کو دیکھ کر حضور ﷺ کو چچا یاد آ گئے۔ آپ ﷺ نے ان سے صرف یہ کہا: ”اچھا جاؤ، معاف کر دیا، لیکن اب میرے سامنے نہ آنا، تم کو دیکھ کر چچا حمزہ یاد آ جاتے ہیں۔“ ابوسفیان کی بیوی ہندہ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا سینہ چیر کر غصہ میں کلیجہ چبا ڈالا اور ناک کان کاٹ کر ہار بنایا لیکن جب ہندہ نے آ کر معافی مانگی تو اسے بھی معاف کر دیا۔

ہُبَار بن اُمّوہ حضور ﷺ کا کٹر دشمن تھا۔ حضور ﷺ کی بیماری بیٹی حضرت زینب رضی اللہ عنہا مکہ سے مدینہ کو ہجرت کرنے لگیں تو ہبار دوڑا اور ان کو اونٹ پر سے گرا دیا۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے اتنی چوٹ آئی کہ وہ زندہ نہ رہ سکیں لیکن جب اس نے آ کر معافی مانگی تو اسے بھی معافی دے دی۔

حضور ﷺ ہجرت کے لیے مکہ سے نکلے تو مکہ کے کافروں نے یہ اعلان کیا کہ جو محمد کا سر کاٹ لائے، اسے سُر خ بالوں والے ۱۰۰ اونٹ انعام میں دیے جائیں گے۔ لالچی کافر دوڑ پڑے۔ ایک کافر تھا ”سُر افہ“، وہ گھوڑے پر سوار ہوا حضور کو تلاش کرتا ہوا پاس پہنچ گیا۔ چاہا کہ وار کریں کہ اس کا گھوڑا گھٹنوں تک بالو میں دھنس گیا۔ گھوڑے سے اتر کر لگام پکڑ کر گھوڑے کو کھینچا۔ گھوڑے کو بالو سے نکالا پھر بڑھا لیکن گھوڑا پھر گھٹنوں تک دھنس گیا۔ تین بار ایسا ہی ہوا۔ اب وہ گھبرا یا۔ اس نے معافی مانگی، آپ ﷺ نے اسے بھی معافی دے دی۔

سوالات

- ① جب اللہ نے آپ ﷺ کو طاقت و غلبہ دیا تو آپ نے کیا کیا؟
- ② سراقہ کا واقعہ سناؤ۔
- ③ وحشی اور ہندہ کون تھے؟

۵ پانچویں مہینے میں پڑھائیں



پیارے نبی ﷺ نہ زیادہ لمبے تھے اور نہ چھوٹے فذ کے۔ نہ زیادہ دُبِلے تھے نہ موٹے۔ آپ ﷺ کا سر بڑا تھا، پیشانی چوڑی، ناک لمبائی لیے ہوئے، بھنویں گھنی، پلکیں لمبی، آنکھیں بڑی بڑی اور سرگیں، داڑھی بھری ہوئی، گردن اونچی اور چہرہ کھڑا کھڑا تھا۔ آپ ﷺ کے چہرے پر زیادہ گوشت نہ تھا۔ آپ ﷺ کے بال نہ زیادہ گھنگھریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے۔ آخر عمر تک بال بالکل کالے رہے۔ آپ ﷺ اُن میں اکثر تیل ڈالتے۔ کنگھی کرتے اور مانگ نکالتے تھے۔

آپ ﷺ کے دونوں شانوں کے بیچ و بیچ کبوتر کے انڈے کے برابر ابھرا ہوا سرخ گوشت تھا، جس پر تیل اور بال تھے۔ دونوں شانے گوشت سے بھرے ہوئے تھے، اور مونڈھوں کی ہڈیاں بڑی تھیں، ہتھیلیاں چوڑی اور نرم، کلاسیاں لمبی اور نازک، پاؤں کی ایڑیاں ہلکی تھیں۔ پاؤں کے تلوے بیچ سے ذرا ذرا خالی تھے۔ تلووں کے بیچ سے پانی نکل جایا کرتا تھا۔ حضور ﷺ کے جسم مبارک کی جلد بڑی نرم اور ملائم تھی۔

رنگ روپ گورا چٹا سرخی کی جھلک لیے ہوئے تھا۔ آپ ﷺ بڑے ہی خوب صورت تھے۔ جو دیکھتا اس کے دل میں آپ ﷺ کی محبت پیدا ہو جاتی۔ آپ ﷺ کا پسینہ موتی کی طرح جھلکتا اور اس میں بڑی اچھی خوشبو آتی۔

حضور ﷺ بڑی تیز چال چلتے تھے۔ چلتے وقت ایسا معلوم ہوتا کہ جیسے آپ ﷺ ڈھلوان زمین سے اتر رہے ہیں۔

سوالات

- ① آپ ﷺ کے بال مبارک کیسے تھے؟ ② آپ ﷺ کا پسینہ کیسا تھا؟
- ③ آپ ﷺ کیسے چلتے تھے؟

تعریف

آسان دین: اللہ تعالیٰ کے حکم اور نبی ﷺ کے طریقے پر زندگی گزارنے کو ”دین“ کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

قرآن: الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاتَّمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا
[سورۃ مائدہ: ۳]

ترجمہ: آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دین کے طور پر (ہمیشہ کے لیے) پسند کر لیا۔

اسلام مکمل نظام زندگی کا نام ہے۔ اس میں جہاں دل و جان سے ایک اللہ کی وحدانیت رسول کی رسالت اور یوم آخرت پر ایمان لانے کا حکم ہے، وہیں پنج وقتہ نمازوں کے اہتمام، رمضان کے روزوں کی پابندی، زکوٰۃ کی ادائیگی اور حج کرنے کا مطالبہ ہے۔ ساتھ ہی ساتھ تجارتی لین دین میں امانت داری و سچائی اختیار کرنے کا حکم اور دھوکہ دینے اور جھوٹ بولنے سے اجتناب کی تعلیم ہے نیز اپنے اخلاق و کردار کو سنوارنے کی بھی تلقین و ہدایت دی گئی ہے۔ اسی لیے دین کے مشہور پانچ شعبے قرار دیے گئے ہیں:

① ایمانیات: اس سے مراد وہ چیزیں ہیں جن پر ایک مسلمان کو دل سے پکایقین رکھنا ضروری ہے، جیسے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا اقرار کرنا۔

۴۔ اسلامی تربیت

[آسان دین]

② عبادات: اس سے مراد وہ نیک اعمال ہیں جو اللہ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیے جاتے ہیں: جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، قرآن کی تلاوت، دین کا علم حاصل کرنا وغیرہ۔

③ معاملات: اس سے مراد خرید و فروخت، تجارت و بزنس، آپسی لین دین اور وراثت وغیرہ کو احکام شریعت کے مطابق انجام دینا ہے۔ جیسے ناپ تول میں کمی نہ کرنا، امانت میں خیانت نہ کرنا، مال وراثت تمام حق داروں میں تقسیم کرنا وغیرہ۔

④ معاشرت: اس سے مراد یہ ہے کہ جن لوگوں کے درمیان ہم رہتے ہیں، ان کے ساتھ کیسا سلوک اور کیسا برتاؤ کرنا چاہیے اور ہمارے اوپر ان کے کیا حقوق و فرائض ہیں۔ جیسے ماں باپ کی فرماں برداری کرنا، پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، کسی کو تکلیف نہ پہنچانا وغیرہ۔

⑤ اخلاقیات: اس سے مراد اچھے اخلاق اور اچھی عادتیں ہیں، جن کا ہر ایک انسان کے اندر ہونا ضروری ہے۔ جیسے: سچائی، امانت داری، وعدہ پورا کرنا، بغض و حسد اور غیبت سے بچنا وغیرہ۔

کامل و مکمل مسلمان وہی ہے جس کی پوری زندگی شریعت کے مطابق گزرے اور جن کے ایمان و عقائد، عبادت و بندگی، تجارت و لین دین، آپسی تعلقات، اخلاق و عادات سب کچھ احکام شریعت کے موافق ہو، اگر کوئی انسان دین کے کسی شعبے میں اسلامی احکام پر عمل نہیں کرتا ہے، تو وہ کامل مومن نہیں ہو سکتا۔ مثلاً ایک شخص ہے، جس کا عقیدہ تو درست ہے، عبادتیں بھی خوب کرتا ہے، مگر لوگوں کو دھوکہ دیتا ہے، وعدہ خلافی کرتا ہے، دوسروں کو تکلیف پہنچاتا ہے، اس کے اخلاق و کردار گندے ہیں، تو ایسا شخص اللہ کے نزدیک پسندیدہ اور کامل مسلمان نہیں ہو سکتا؛ بلکہ قیامت کے دن اس کی یہ عبادتیں بھی کچھ کام نہ دیں گی اور وہ اپنی

بدکرداریوں کی بنیاد پر عذاب الہی میں گرفتار ہو جائے گا، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اپنے آپ کو پورے طور پر اسلام کے تابع کر دیں اور اپنی زندگی اس کے مطابق گذاریں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً** [سورہ بقرہ: ۲۰۸]
ترجمہ: اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ۔

ایک دوسری جگہ ارشاد ہے: **وَلَا تَمُوتُوا إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ** [سورہ آل عمران: ۱۰۲]
ترجمہ: اور تم ہرگز جان نہ دینا مگر مسلمان ہونے کی حالت میں۔

لہذا ہمیں اپنے عقائد، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات وغیرہ زندگی کے تمام شعبوں کو اسلام کے سانچے میں ڈھال دینا چاہیے۔ اسی میں ہماری کامیابی اور نجات ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام ہی کو ہمارے لیے بطور دین کے پسند کیا ہے، اسی سے اللہ خوش ہوتے ہیں۔ اسلام کے علاوہ جتنے بھی مذاہب ہیں سب باطل اور منسوخ ہیں۔ اب قیامت تک اسلام ہی رہے گا۔ ہر انسان کی نجات اور کامیابی اسلام ہی میں ہے۔ اسی کو اختیار کرنے پر پاکیزہ زندگی کا وعدہ ہے اور جنت میں داخلے اور بے حساب رزق کی خوشخبری ہے۔

ہدایت برائے استاذ

آسان دین کے مضمون سے ہمارا منشاء بچوں کی ذہنی تربیت اور ایمانیات اور عبادات کے ساتھ ساتھ زندگی کے ہر شعبے میں پورے دین کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کا پابند بنانا ہے۔ لہذا آسان دین کے عنوان کے تحت دین کے مشہور پانچوں شعبوں سے متعلق الگ الگ عنوان کے تحت مضامین دیے جا رہے ہیں۔

آسان دین کے اسباق خود پڑھ کر یا طلبہ سے پڑھوا کر اچھی طرح سمجھا دیں اور ان مضامین میں دی گئی ہدایات کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کی ترغیب دیں۔

سبق ۱۔ ایمانیات پر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ

اللہ تعالیٰ ساری کائنات کے خالق و مالک ہیں، سارے عالم کا نظام تن تنہا خود چلا رہا ہے، اس کا رخاۂ عالم میں جو کچھ کسی کو ملتا ہے وہ اسی کے حکم اور فیصلے سے ملتا ہے۔ اگر وہ کسی کو کچھ دینا چاہے اور ساری دنیا کے لوگ مل کر اس کو محروم کرنا چاہیں تو وہ اس کو ہرگز محروم نہیں کر سکتے۔ اگر وہ کسی کو محروم کر دینا چاہے اور ساری دنیا کے لوگ مل کر اس کو نوازنا چاہیں تو وہ اس کو ہرگز نواز نہیں سکتے۔ معلوم ہوا کہ اصل نواز نے والی ذات اللہ کی ہے اور اصل محروم کرنے والی ذات اللہ کی ہے۔ ہاں، ہمیں دنیا میں جو چیزیں دکھائی دیتی ہیں اور احساس ہوتا ہے ان چیزوں سے ہمیں ضروریات مل رہی ہیں، وہ دراصل اسباب اور ذرائع ہیں، ان کی حیثیت اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ وہ چیزوں کے ہم تک پہنچنے کے لیے اللہ ہی کے مقرر کیے ہوئے صرف ذریعے اور راستے ہیں جس طرح کہ گھروں میں پانی جن نلوں کے ذریعے پہنچتا ہے وہ پانی پہنچانے کے صرف ذریعے اور راستے ہیں، پانی کی تقسیم میں ان کا اپنا کوئی دخل اور کوئی حصہ نہیں ہے، اسی طرح اس عالم وجود میں کارفرمائی اسباب کی بالکل نہیں بلکہ کارفرما اور مؤثر صرف اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کا حکم ہے۔

اس حقیقت پر دل سے یقین کر کے اپنے تمام مقاصد اور کاموں میں صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر اعتماد اور بھروسہ کرنا، اسی سے لو لگنا، اسی کی قدرت اور اسی کے کرم پر نظر رکھنا، اسی سے امید یا خوف ہونا، اور اسی سے دعا کرنا وغیرہ کا نام توکل ہے۔ ظاہری اسباب و تدابیر کو چھوڑ دینا توکل کے لیے لازم نہیں ہے۔ بلکہ اسباب کے ہوتے ہوئے بھی اللہ پر بھروسہ و اعتماد کرنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ پر توکل و اعتماد کی احادیث میں بڑی تاکید آئی ہے اور اس کی فضیلت بتائی گئی ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے

جنت میں جائیں گے وہ وہ بندگان خدا ہوں گے جو منتر نہیں کراتے، شگون بدنہیں لیتے اور اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہیں۔
[بخاری: ۶۴۷۲، من ابن عباس رضی اللہ عنہما]

ایک اور حدیث میں توکل کی ترغیب دیتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم لوگ اللہ پر ایسا توکل اور ایسا اعتماد کرو جیسا کہ اس پر توکل کرنے کا حق ہے تو تم کو وہ اس طرح روزی دے جس طرح کہ پرندوں کو دیتا ہے، وہ صبح کو بھوکے اپنے آشیانوں سے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھرے واپس آتے ہیں۔
[ترمذی: ۲۳۴۴، من عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ]

چھ مہینے میں پڑھائیں

۶

سبق ۲۔ عبادات پر نیک کاموں میں سبقت کرنا

نیک لوگ ہمیشہ زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کرنے اور خیر کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی کوشش کرتے ہیں، وہ ہر وقت یہ سوچتے رہتے ہیں کہ کیسے اللہ کی عبادت، ان کی یاد، تقویٰ و پرہیزگاری، خدمت خلق اور صدقہ و خیرات میں سب سے آگے بڑھ جائیں اور جنت کے اونچے اونچے درجے حاصل کر لیں، کسی سے پیچھے رہ جانا ان کو گوارا نہیں ہوتا، یہ ایک بہت اچھی صفت ہے، ہر مسلمان کے اندر یہ شوق اور جذبہ ہونا چاہیے۔ قرآن و حدیث میں نیک کاموں میں سبقت کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تم نیک کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔
[سورۃ البقرہ: ۱۷۸]

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مشغول ہونے سے پہلے نیک اعمال میں جلدی کیا کرو۔
[ابن ماجہ: ۱۰۸۱، جامع بن عبد اللہ رحمہ اللہ]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دل میں زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کرنے کا شوق و جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا، وہ نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے، ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ

۴۔ اسلامی تربیت

[آسان دین]

کچھ غریب صحابہ رضی اللہ عنہم پیارے نبی ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مال دار لوگ جنت کے اونچے اونچے درجے حاصل کیے جا رہے ہیں (اور ہم لوگ غربتی کی بنا پر اس سے محروم ہو جاتے ہیں) رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: وہ کیسے؟ انھوں نے جواب دیا کہ ہم لوگ نماز پڑھتے ہیں اور وہ بھی نماز پڑھتے ہیں، ہم روزہ رکھتے ہیں اور وہ بھی روزہ رکھتے ہیں، مگر وہ لوگ صدقہ و خیرات کرتے ہیں اور ہم اس نیک کام سے محروم رہ جاتے ہیں، وہ غلام آزاد کرتے ہیں اور ہم غلام آزاد نہیں کر سکتے، (اس طرح ان کی نیکیاں ہم سے بڑھ جاتی ہیں) حضور ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتا دوں، جس پر تم عمل کر کے ان لوگوں کے ثواب کو پا لو گے جو تم سے آگے نکل رہے ہیں اور ثواب میں ان لوگوں سے آگے نکل جاؤ گے جو تم سے پیچھے ہیں؟ ان صحابہ کو بڑی خوشی ہوئی، انھوں نے کہا: یا رسول اللہ! ضرور بتا دیجیے، حضور ﷺ نے فرمایا: ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللہ، ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، ۳۳ مرتبہ اللہ اَکْبَرُ اور ۱۰ مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ پڑھ لیا کرو۔ ان غریب صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کو ہر نماز کے بعد پابندی کے ساتھ پڑھنا شروع کیا، جب ان مال دار صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس کی خبر ہوئی تو وہ لوگ بھی ان کلمات کو ہر نماز کے بعد پابندی سے پڑھنے لگے، آخر انھیں بھی تو زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کرنے کی خواہش تھی۔

جب غریب صحابہ رضی اللہ عنہم کو معلوم ہوا کہ مال داروں نے بھی اس کو پڑھنا شروع کر دیا، تو وہ بڑے فکر مند ہوئے کہ اب پھر ان کا ثواب ہم لوگوں سے بڑھ گیا، چنانچہ وہ لوگ پھر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ کلمات تو مال دار لوگ بھی پڑھنے لگے، اب پھر وہ لوگ ثواب میں آگے بڑھتے جا رہے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: یہ تو اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتے ہیں عطا کرتے ہیں۔

[مسلم: ۱۳۷۵، ابن ماجہ: ۱۷۱۱، ترمذی: ۲۶۷۱]

۶ چھ مہینے میں پڑھائیں

سبق ۳۔ معاملات پر رشوت لینے اور دینے والے

مال و دولت اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے اسے اللہ کے حکم کے مطابق ہی کمانا اور خرچ کرنا چاہیے، قیامت کے روز انسان سے اس کے بارے میں بھی پوچھا جائے گا کہ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ اس لیے مال حاصل کرنے اور اس کے خرچ کرنے میں شریعت کا خوب پاس و لحاظ رکھنا چاہیے اور اس کی خلاف ورزی سے بچتے رہنا چاہیے۔ اگر مال کو غلط طریقے سے حاصل کیا گیا یا ناجائز جگہوں میں خرچ کیا گیا تو دنیوی زندگی میں بے چینی کا سبب اور آخرت میں سخت وبال کا ذریعہ ہوگا۔

مال کے حاصل کرنے کے بے شمار ذرائع اور اس کے خرچ کرنے کے متعدد مقامات ہیں۔ مگر سب جائز اور پسندیدہ نہیں، بلکہ بعض ناجائز اور سخت ناپسندیدہ ہیں۔ منجملہ ان کے ایک رشوت لینا اور دینا بھی ہے۔ رشوت لینا دینا شریعت میں بڑا گناہ اور اللہ کی لعنت کا سبب ہے۔ جیسا کہ حدیث پاک میں وارد ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر۔

مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رشوت لینے والوں اور رشوت دینے والوں سے اپنی انتہائی ناراضی و بیزاری کا اظہار فرمایا اور ان کے لیے بد دعا فرمائی کہ اللہ ان کو اپنی رحمت سے محروم کر دے۔ اللہ کی پناہ! رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین ﷺ جس بد نصیب سے بیزاری کا اعلان فرمائیں اور اس کے لیے رحمت خداوندی سے محروم کیے جانے کی بد دعا فرمائیں اس بد بخت کا کیا ٹھکانہ!.....

لہذا ہمیں رشوت لینے اور دینے سے دور رہنا چاہیے اور ہمیشہ حق و انصاف کا دامن تھامے رہنا چاہیے۔ نیز رشوت کے کسی معاملے میں درمیانی آدمی کا کردار ادا کرنے سے بھی بچنا چاہیے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے رشوت لینے اور دینے والے کے علاوہ اس درمیانی آدمی (دلال) پر بھی لعنت فرمائی ہے جو رشوت کے لین دین کا ذریعہ اور واسطہ بنے۔

چھ مہینے میں پڑھائیں

۶

۴۔ اسلامی تربیت

[آسان دین]

سبق ۴۔ معاشرت پر ماتحتوں کے ساتھ حسن سلوک

انسان کو اپنے ماتحتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا چاہیے، مثلاً کوئی شخص کسی قوم کا امیر ہو یا کسی ملک کا بادشاہ ہو، تو ان کے لیے لازم ہے کہ اپنے ماتحت لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کرے ان کے ساتھ انصاف کرے، ظلم و زیادتی نہ کرے، ان کے آرام و راحت کا خیال رکھے، ان کی ضرورتیں پوری کیا کرے۔ یہ اسلام کی اہم تعلیم ہے، ہمارے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس بندے کو اللہ تعالیٰ کسی رعیت کا حاکم و نگران بنائے اور وہ اس کی پوری پوری خیر خواہی نہ کرے، تو وہ حاکم جنت کی خوشبو بھی نہ پاسکے گا۔ [بخاری: ۱۵۰۷، ابن مسعود رضی اللہ عنہ]

ایک حدیث میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے: جو حکمران ضرورت مندوں اور کمزوروں کے لیے اپنا دروازہ بند کرے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت، اس کی ضرورت اور اس کی مسکینی کے وقت آسمان کے دروازے بند کر لے گا۔ (یعنی ضرورت کے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی مدد نہیں ہوگی)۔ [ترمذی: ۱۳۳۲، ابن مردودہ رضی اللہ عنہ]

ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص میری امت میں سے کم یا زیادہ افراد کا حاکم اور نگران بنے، پھر ان کے درمیان انصاف نہ کرے، تو ایسے حاکم کو اللہ تعالیٰ اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا۔ [طبرانی کبیر: ۵۵، ابن مسعود رضی اللہ عنہ]

ہندوستان کے مغل حکمرانوں میں ایک بادشاہ جہاں گیر کے نام سے مشہور ہے، وہ عدل و انصاف کو اتنی اہمیت دیتا تھا کہ انھوں نے آگرہ کے قلعے میں ایک زنجیر لٹکا دی تھی جس کا دوسرا کنارہ باہر سڑک پر تھا اور اس نے یہ اعلان کر دیا تھا کہ جس شخص کے ساتھ عدالت میں انصاف نہ ہوا ہو وہ اس زنجیر کو کھینچے۔ اس کے کھینچنے سے محل میں گھنٹیاں بجتی تھیں اور بادشاہ خود اس کی شکایت سننے آ جاتا تھا۔

مغل حکمرانوں میں ہی ایک بادشاہ کا نام اورنگ زیب عالمگیر ہے، وہ بہت اخلاق مند تھے، اپنی رعایا کے ساتھ بہترین سلوک کرتے تھے، عدل و انصاف کرنے والے اور اپنی رعایا

کی راحت و سکون کا خیال رکھنے والے تھے، کسی پر ظلم ان کو گوارہ نہ تھا، وہ کم عمری سے ہی ملک کے بڑے بڑے کام انجام دیتے تھے، وہ دکن کے گورنر بھی رہے، انھوں نے دکن کے کسانوں کی حالت سدھاری اور اس کو مغلیہ حکومت کا خوشحال علاقہ بنا دیا۔ اس کے بعد وہ سندھ کے بھی گورنر رہے اور اسے بھی خوب ترقی دی، پھر وہ جب بادشاہ بنے تو ہمیشہ اپنی رعایا کے ساتھ عدل و انصاف اور حسن سلوک کا معاملہ کرتے، حتیٰ کہ انھوں نے پورے ملک میں یہ اعلان کر دیا تھا کہ اگر کوئی بادشاہ پر مقدمہ چلانا چاہے تو وہ مقدمہ چلا سکتا ہے، ملک میں ہزاروں مسجدیں بنوائی، غیر مسلموں کی پاٹھ شالاؤں اور کئی عبادت گاہوں کے لیے جاگیریں دیں، غریبوں، لنگڑوں، لولوں اور اندھوں کے لیے ”محتاج خانے“ قائم کیے اور ان کو کھانا، کپڑا حکومت کی طرف سے دیا کرتے، بادشاہ ہونے کے باوجود سرکاری آمدنی اپنے ذاتی خرچ میں استعمال نہیں کرتے تھے، وہ سمجھتے تھے کہ یہ رعایا کا مال ہے اور اس کو ان ہی پر خرچ ہونا چاہیے۔ وہ اپنا خرچ ٹوپی سی کر اور قرآن مجید لکھ کر پورا کرتے تھے، ان کو عوام میں کافی مقبولیت حاصل تھی، اسی وجہ سے جب شہر احمد نگر میں ان کا انتقال ہو گیا اور ان کی نعش اور نگ آباد لائی گئی تو راستہ بھر لوگ زار و قطار رو رہے تھے۔

۶ چھ مہینے میں پڑھائیں

چغل خوری کا وبال

سبق ۵۔ اخلاقیات پر

کسی شخص کی ایسی بات دوسروں کو پہنچانا جس کی وجہ سے دوسرا شخص اُس سے بدگمان ہو جائے اور ایسی تعلقات خراب ہو جائیں، ”چغل خوری“ کہلاتا ہے۔ چغل خوری انتہائی بری عادت ہے اور چغل خور کا انجام بہت برا ہے، اسی لیے اسلام نے اس سے بچنے کی تعلیم دی ہے، چغل خوری ایسی بری عادت ہے کہ اس کی وجہ سے بعض مرتبہ پوری قوم مصیبت میں مبتلا ہو جاتی ہے۔

۴۔ اسلامی تربیت

[آسان دین]

حضور ﷺ نے چغلی کی بہت مذمت بیان کی ہے اور چغل خوروں کو برے لوگوں میں شمار فرمایا ہے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے بہترین بندے وہ ہیں، جن کو دیکھ کر اللہ یاد آئے اور بدترین بندے وہ ہیں جو چغلیاں کھانے والے، دوستوں میں جدائی ڈالنے والے ہیں اور جو لوگ اس کوشش میں لگے رہتے ہیں کہ پاک دامن بندوں کو کسی گناہ یا پریشانی اور مصیبت میں مبتلا کر دیں۔

[مسند احمد: ۱۷۹۹۸، عن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ]

جو شخص چغل خور ہوتا ہے اور ایک کی بات دوسرے تک پہنچاتا ہے، تاکہ دوسرا شخص بدگمان ہو جائے اور اُن دونوں کے آپسی تعلقات خراب ہو جائیں، ایسی بری صفت والوں کے لیے حدیثوں میں بہت سخت وعید آئی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

[بخاری: ۶۰۵۲، عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ]

”لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ“

ترجمہ: چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔

ہم لوگوں کو چغل خوری کرنے سے بچنا چاہیے، اگر کوئی شخص اس بری عادت میں مبتلا ہو اور ہمارے درمیان کسی کی چغلی کرتا ہو، تو اسے منع کر دینا چاہیے۔ اگر ہم ایسا نہیں کریں گے، تو ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہونا پڑے گا اور آخرت کے عذاب میں مبتلا ہونا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی اس سے حفاظت فرمائے۔ آمین۔

دستخط والدین

دستخط معلم

تاریخ

چھٹے مہینے میں پڑھائیں

۶

سبق ۶۔ ایمانیات پر اللہ ہی رزق دینے والے ہیں

جتنے جاندار اس دنیا میں زندگی بسر کرتے ہیں، ان سب کو روزی پہنچانے کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لے رکھا ہے، وہی تمام چیزوں کا خالق بھی ہے اور وہی سب کا رازق بھی۔ وہ ایسا نہیں ہے کہ کسی جان دار کو پیدا کر دے اور اس کو یوں ہی چھوڑ دے، ان کے لیے رزق اور دوسری ضروریات کا کوئی انتظام نہ کرے، وہ تو سمندر میں رہنے والے جانداروں کو، فضا میں

اڑنے والے پرندوں کو اور خشکی میں رہنے والی بے شمار مخلوقات کو اپنے خزانے سے روزی پہنچانے والا ہے۔ خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور کتنے جانور ہیں جو اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتے! اللہ انھیں بھی رزق دیتا ہے اور تمھیں بھی، اور وہی ہے جو ہر بات سناتا ہے، ہر چیز جانتا ہے۔ [سورہ یحییٰ: ۶۰]

لیکن یہ اللہ کی حکمت اور مصلحت ہے کہ وہ کسی کے رزق میں وسعت پیدا فرما دیتا ہے اور کسی کی روزی میں تنگی کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اللہ جس کے لیے چاہتا ہے رزق میں وسعت کر دیتا ہے اور (جس کے لیے چاہتا ہے) تنگی کر دیتا ہے۔ [سورہ بقرہ: ۲۶]

یہاں دو باتیں ذہن میں رہنی چاہیے ایک یہ کہ جو انسان بھی اس دنیا میں آتا ہے وہ اپنی روزی ساتھ لے کر آتا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ اپنے خزانے سے اس کے لیے بھی رزق مقدر فرما دیتے ہیں، اور اس کے لیے رزق کو مقدر کرنے کی وجہ سے کسی دوسرے کے رزق میں کمی نہیں ہوتی ہے۔ لہذا یہ سمجھنا کہ پر یوار (خاندان) جتنا چھوٹا ہوگا ہر ایک کی زندگی اتنی ہی خوشحالی کے ساتھ گزرے گی اور پر یوار جتنا بڑا ہوگا زندگی اتنی ہی عسرت اور تنگی کے ساتھ گزرے گی، یہ خیال سراسر غلط اور جہالت پر مبنی ہے۔ زمانہ جاہلیت میں بھی کچھ لوگ یہی خیال کرتے تھے کہ اولاد اگر زیادہ ہو جائے گی تو ان کے کھانے پینے کا انتظام کہاں سے کریں گے اور کیسے ان کی ضروریات پوری کی جائیں گی، اس لیے وہ بڑی بے رحمی اور سنگ دلی کے ساتھ اولاد کو قتل کر ڈالتے تھے۔ اسلام نے اس معصوم طبقے پر ہونے والے ظلم عظیم پر روک لگا دی اور اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر یہ فرما دیا: اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو، ہم انھیں بھی رزق دیں گے اور تمھیں بھی۔ یقیناً جانو! ان کو قتل کرنا بڑی بھاری غلطی ہے۔

[سورہ بنی اسرائیل: ۳۱]

دراصل یہ خیال یہاں سے پیدا ہوتا ہے کہ انسان اپنے آپ کو اپنے لیے، اپنی اولاد کے لیے اور دیگر متعلقین کے لیے رزق دینے والا سمجھ بیٹھتا ہے، اس لیے وہ سوچتا ہے کہ ابھی تو

۴۔ اسلامی تربیت

[آسان دین]

اپنی زندگی ہی پریشانی کے ساتھ گزر رہی ہے، اگر افراد زیادہ ہو گئے تو ان کی روزی کا انتظام کہاں سے ہوگا۔ حالاں کہ انسانوں کے ذمے صرف اتنا ہے کہ وہ خود اپنے لیے اور اپنے زیر تربیت دوسرے افراد کے لیے روزی حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہے اور اس کے لیے اسباب اختیار کرے، اللہ تعالیٰ اس کو بھی روزی دیں گے اور اس کو ذریعہ اور واسطہ بنا کر دوسرے لوگوں کو بھی رزق پہنچاتے رہیں گے۔

دوسری بات یہ ذہن میں رکھنی چاہیے کہ ایک آدمی کے زیر نگرانی جتنے افراد کی کفالت ہوگی اسی کے بقدر رزق بھی ملے گا، مثلاً ایک انسان کی کفالت میں پانچ آدمی ہیں تو پانچ آدمی کے بقدر ان کے پاس رزق آئے گا اور اگر اس کی کفالت میں دس لوگ ہوتے تو اس کے پاس دس لوگوں کے بقدر رزق آتا۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے: بندے کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد، مشقت کے بقدر آتی ہے۔

[شعب الایمان: ۹۹۵۶، ابن ابی مریم رحمہ اللہ]

۷۔ ساتویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۷۔ عبادات پر قرآن کریم کی تلاوت کرنا

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ مبارک کلام ہے، اس میں احکام و معارف اور اخلاق و آداب بیان کیے گئے ہیں، اس میں دنیا و آخرت کی کامیابی کے اعمال بتائے گئے ہیں اور وہ تمام انسانوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ ہے۔ یہ بہت ہی بابرکت اور مقدس کلام ہے، اس کی برکتیں بے شمار ہیں، اس کے الفاظ بہت ہی پاکیزہ اور مبارک ہیں۔ جو شخص اس کی تلاوت کرتا ہے، اس کے لیے آخرت میں بے انتہا اجر و ثواب ہے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنا دنیا و آخرت کی سر بلندی اور عزت و عظمت کا ذریعہ ہے۔ وہ لوگ بہت ہی خوش نصیب اور سعادت مند ہیں، جو ہمیشہ اس کی تلاوت کرتے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں، اس کو سمجھنے اور دوسروں کو سمجھانے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ ایسے شخص کو

اللہ کے رسول ﷺ نے قابلِ رشک بتایا ہے، چنانچہ ایک حدیث میں ارشاد فرمایا: ”صرف دو آدمی قابلِ رشک ہیں: ایک وہ جس کو اللہ نے قرآن کی نعمت عطا فرمائی پھر وہ دن رات اس میں لگا رہتا ہے۔ اور دوسرا وہ خوش نصیب آدمی جس کو اللہ نے مال و دولت سے نوازا اور وہ دن رات اس کو راہِ خدا میں خرچ کرتا رہتا ہے۔“

قرآن کریم کی تلاوت سے دل کی صفائی ہوتی ہے اور اللہ کی یاد اور آخرت کے انجام سے بے فکری اور غفلت دور ہوتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسانوں کے قلوب پر اسی طرح زنگ لگ جاتا ہے جس طرح پانی لگنے کی وجہ سے لوہے پر زنگ آ جاتا ہے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! لوں کے زنگ کی صفائی کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: موت کو کثرت سے یاد کرنا اور قرآن کریم کی تلاوت کرنا۔

[شعب الایمان: ۲۰/۱۳، ابن عمر رضی اللہ عنہما]

۷۔ ساتویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۸۔ معاملات پر سود کی حرمت

اللہ تعالیٰ نے سب انسانوں کو یکساں اور برابر نہیں بنایا، بلکہ اپنی حکمت و مصلحت کے تحت کسی کو مالدار بنایا تو کسی کو غریب رکھا، مالدار لوگ غریبوں سے خدمت لیتے ہیں اور غریب لوگ مالداروں کے پیسوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں، کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ غریب آدمی کی ضرورتیں کام کاج اور محنت مزدوری سے حاصل کیے ہوئے پیسوں سے پوری نہیں ہوتیں، اس لیے وہ قرض لینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ دنیا میں بہت سے اللہ کے خوش نصیب بندے وہ ہیں جو ایسے وقت میں اپنے غریب بھائی کے کام آتے ہیں اور اس کی مدد کرتے ہیں مگر بعض لوگ اپنے بھائی کی اس مجبوری کا فائدہ اٹھاتے ہیں اور اسے قرض تو دے دیتے ہیں مگر ساتھ ہی ساتھ یہ بھی شرط لگا دیتے ہیں کہ وہ اضافہ کے ساتھ پیسہ لوٹائے گا۔ اسی کو ”سود“ کہتے ہیں۔

۴۔ اسلامی تربیت

[آسان دین]

شریعت میں سود لینے دینے کو حرام و ناجائز قرار دیا گیا ہے اور بہت ہی بڑا گناہ بتایا گیا ہے اور اس پر انتہائی سخت وعید وارد ہوئی ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: سات مہلک اور تباہ کن گناہوں سے بچو، صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کون سے سات گناہ ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ساتھ (اس کی ذات یا صفات یا افعال میں کسی کو) شریک کرنا اور جادو کرنا اور ناحق کسی آدمی کو قتل کرنا اور سود کھانا، اور یتیم کا مال کھانا اور (اپنی جان بچانے کے لیے) جہاد میں لشکر اسلام کا ساتھ چھوڑ کر بھاگ جانا اور اللہ کی پاک دامن بھولی بھالی بندویوں پر زنا کی تہمت لگانا۔

[بخاری: ۲۷۶۶، سنن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سود خوری کے ستر حصے ہیں، ان میں سے ادنیٰ اور معمولی ایسا ہے جیسے کہ اپنی ماں کے ساتھ منہ کالا کرے۔

[ابن ماجہ: ۲۷۷۳، سنن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس رات مجھے معراج ہوئی میرا گزر ایک ایسے گروہ پر ہوا جن کے پیٹ گھروں کی طرح ہیں اور ان میں سانپ بھرے ہوئے ہیں جو باہر سے نظر آتے ہیں، میں نے جبرئیل سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ (جو ایسے عذاب میں مبتلا ہیں) انھوں نے بتلایا کہ یہ سود خور لوگ ہیں۔ [ابن ماجہ: ۲۷۷۳، سنن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

لہذا ہمیں سود جیسی لعنت کو اپنے معاشرہ سے ختم کر دینا چاہیے اور ایسی ہلاکتوں اور بربادیوں سے اپنے آپ کو بچانا چاہیے کہ سود سے بظاہر مال بڑھتا تو ہے مگر حقیقت میں اس کا انجام کمی ہوتا ہے اور ایک نہ ایک دن انسان کو مال کی قلت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور چین و سکون سے محرومی تو مستقل رہتی ہے۔ سودی کاروبار کی حرمت کے باوجود جو لوگ اس سے باز نہ آئیں اور خداوندی قانون کی نافرمانی کریں تو ان کے خلاف اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلان جنگ ہے۔

قرآن و حدیث میں وارد سود کی حرمت و لعنت اور اس پر بیان کردہ عذاب کی وعید سے

معلوم ہوتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نگاہ میں یہ گناہ دوسرے سب گناہوں سے زیادہ شدید و غلیظ ہے۔ ساری امت کو اللہ اس سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔

۷۔ ساتویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۹۔ معاشرت پر ہمیشہ دوسروں کی بھلائی چاہو

اسلام ہر ایک کے ساتھ خیر خواہی کرنا سکھاتا ہے، وہ اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ لوگوں کے لیے وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے اور جس چیز کو اپنے لیے اچھا نہیں سمجھتا، اس کو دوسرے لوگوں کے لیے بھی اچھا نہ سمجھے۔ حضور ﷺ نے اس کو بڑی اہمیت دی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا، جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ [بخاری: ۱۳، سنن ابی داؤد]

یہ اسلام کی کتنی اچھی تعلیم ہے، ہم کو اس پر عمل کرنا چاہیے اور دوسرے لوگوں کو بھی اس کی ترغیب دینی چاہیے مثلاً ہم چاہتے ہیں کہ دوسرے لوگ ہمارے ساتھ ہمدردی کریں، عزت و احترام سے پیش آئیں، قرض لینے پر مہلت دیں، ہمارے ساتھ حسن سلوک اور نرمی کا معاملہ کریں، ہمارے ساتھ بے رحمی اور بد مزاجی سے پیش نہ آئیں، تو ہمیں بھی ان کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کرنا چاہیے، یہ ایمان کامل کی علامت ہے۔

۷۔ ساتویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۰۔ اخلاقیات پر اپنا کام خود سے کرنا

ہمارا دین جہاں ہمیں اور بہت سی اچھی باتیں سکھاتا ہے وہیں اپنا کام خود کرنے کی ترغیب دیتا ہے، جو شخص اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو کسی کا محتاج نہیں ہونے دیتا۔ اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرنے والے کی معاشرے میں سب عزت کرتے ہیں

اور گھر والوں کی نگاہ میں بھی وہ آدمی پسندیدہ بن جاتا ہے، خود حضور ﷺ کی عادت شریفہ یہی تھی کہ آپ ﷺ اپنا کام اپنے ہاتھوں سے کیا کرتے تھے، کسی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ حضور ﷺ جب گھر میں ہوتے، تو کیا کرتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: ”جیسے تم لوگ گھر والوں کے کام کاج کرتے ہو (ایسے ہی حضور ﷺ کیا کرتے تھے) اپنا جوتا ٹھیک کر لیا کرتے، اپنا کپڑا اسی لیا کرتے اور اپنے ڈول کی مرمت کر لیا کرتے تھے۔“

[صحیح ابن حبان ۵۶۷۶، ابن مردودہ ص ۱۱۱]

حضور ﷺ کی پیاری بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بہت ہی نیک اور عبادت گزار تھیں، آپ ﷺ نے ان کے متعلق فرمایا کہ وہ جنت کی عورتوں کی سردار ہوں گی، وہ اتنی بڑی فضیلت والی تھیں، مگر وہ اپنے کام خود کیا کرتی تھیں، چکی پیستے پیستے ہاتھوں میں گھٹے پڑ گئے تھے، پانی کا مشک اٹھانے کی وجہ سے گلے میں نشان پڑ گیا تھا اور گھر میں جھاڑو دینے کی وجہ سے کپڑے میلے ہو جاتے تھے؛ ایک مرتبہ حضور ﷺ کے پاس کچھ غلام آئے، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: تم اپنے والد کے پاس جا کر ایک خادم مانگ لو، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کے پاس آئیں، مگر وہاں کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے، اس لیے واپس ہو گئیں، دوسرے روز حضور ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: کل تم کس ضرورت سے آئی تھیں؟ وہ خاموش رہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ وہیں تھے، انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! میں بتاتا ہوں، چکی چلانے کی وجہ سے ان کے ہاتھ میں گھٹے پڑ گئے ہیں، پانی کا مشک اٹھانے کی وجہ سے گلے میں نشان پڑ گیا ہے، جب آپ کے پاس کچھ خادم آئے، تو میں نے ان سے کہا کہ وہ جا کر آپ سے ایک خادم مانگ لیں تاکہ انھیں مشقت سے چھڑکا رامل جائے، حضور ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! اللہ سے ڈرو، اپنے رب کے فریضے کو ادا کرو اور اپنے گھر والوں کے کام کاج کیا کرو اور جب سونے کے لیے بستر پر آؤ، تو ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللہ،

۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور ۳۴ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھ لیا کرو۔ یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے راضی ہوں۔

[ابوداؤد: ۲۹۸۸، سنن ابی یوسف: ۱۰۱]

۷ ساتویں مہینے میں پڑھائیں تاریخ دھخط معلّم دھخط والعین

سبق ۱۱۔ ایمانیات پر ایمان کی حلاوت

جس طرح غذا کے اندر لذت اور ذائقہ ہوتا ہے اور اس لذت اور ذائقے کو ہر وہ شخص محسوس کرتا ہے جس کی زبان اور قوت ذائقہ صحیح ہو اور کسی بیماری کی وجہ سے خراب نہ ہوئی ہو، اگر کسی بیماری کی وجہ سے اس کی زبان خراب ہو جائے اور اس کی قوت ذائقہ ماؤف ہو جائے تو اچھی غذا کے اندر بھی اس کو کوئی لذت محسوس نہیں ہوتی ہے۔

بالکل اسی طرح ایمان کے اندر بھی لذت حلاوت اور شیرینی و چاشنی ہوتی ہے، مگر اس کی اس حلاوت اور لذت کو ہر شخص محسوس نہیں کر سکتا ہے، اس کی لذت و حلاوت ان ہی کو نصیب ہوتی ہے جنہوں نے پوری خوش دلی اور رضا و رغبت سے اللہ تعالیٰ کو اپنا مالک و پروردگار اور معبود و کارساز تسلیم کر لیا ہو، کفر و شرک کی گندگیوں سے کوسوں دور رہتا ہو بلکہ اس سے نفرت کرتا ہو اور کفر و شرک اختیار کرنے میں ایسی ہی اذیت اور تکلیف ہوتی ہو جیسی تکلیف آگ میں جلنے پر ہوتی ہے۔ اسی طرح اسلام کو اپنا دین اور دنیا و آخرت میں کامیابی کے لیے اپنی زندگی کا دستور بنالیا ہو، اور حضرت محمد ﷺ کو اپنا ہادی و رہنما اور اللہ کا آخری نبی و رسول ماننا ہو اور ہر چیز سے زیادہ ان سے محبت ہو، ان کی اطاعت و فرماں برداری کرتا ہو، اور یہ سب چیزیں محض رسمی طور پر نہ ہو بلکہ واقعی دل سے ان باتوں کو تسلیم کرتا ہو اور اس پر وہ دل سے راضی اور خوش ہو، تو ایسے لوگ یقیناً ایمان کی حلاوت و لذت اور شیرینی و چاشنی کو محسوس کر لیں گے، اور جس آدمی کے اندر یہ کیفیت نہ ہو تو گویا اس کا ایمانی ذائقہ کمزور ہے اور ایسا شخص ایمان کی حلاوت و لذت کو محسوس نہیں کر سکتا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ایمان کا مزہ اس شخص نے چکھ لیا، جس نے اللہ کو

۴۔ اسلامی تربیت

[آسان دین]

اپنارب، اسلام کو اپنادین اور محمد (ﷺ) کو اپنارسول مان کو خوش ہو گیا۔ [مسلم: ۱۶۰، ابن ماسن رحمہ اللہ] ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان کی حلاوت اس کو نصیب ہوگی جس کے اندر یہ باتیں ہوں گی۔ ① اللہ اور اس کے رسول کی محبت تمام ماسوا سے زیادہ ہو۔ جس آدمی سے اس کو محبت ہو صرف اللہ کے لیے ہو۔ ③ ایمان کے بعد کفر کی طرف پلٹنے سے اس کو ایسی ہی اذیت اور تکلیف ہوتی ہو جیسی کہ آگ میں ڈالے جانے سے ہوتی ہے۔ [بخاری: ۱۶۰، ابن ماسن رحمہ اللہ]

۸ آٹھویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۲۔ عبادات پر درود شریف پڑھنا

درود شریف دراصل ایک دعا ہے، جو بندے رسول اللہ ﷺ کے حق میں اللہ تعالیٰ سے کرتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بعد ہم پر سب سے زیادہ احسان رسول اللہ ﷺ کا ہے۔ آپ ﷺ نے سخت مصیبتیں برداشت کر کے ہماری طرف سیدھے راستے کی رہنمائی کی اور اللہ تعالیٰ کی ہدایت بندوں تک پہنچائی، اگر آپ ﷺ اس طرح تکلیفیں نہ اٹھاتے، تو ہدایت کی روشنی ہم لوگوں تک نہیں پہنچ سکتی اور آج ہم ایک اللہ کی عبادت کرنے کے بجائے کفر و شرک اور گمراہی میں بھٹکتے رہتے۔

الغرض ہمیں ایمان کی جو سب سے بڑی دولت اور ہدایت کی سب سے بڑی نعمت حاصل ہوئی ہے، وہ حضور ﷺ کے طفیل ہی میں ملی ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ کے بعد آپ ﷺ ہمارے سب سے بڑے محسن ہیں۔ ہمیں اس احسان کا شکریہ ادا کرنا چاہیے اور آپ ﷺ کے حق میں دعائیں کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو اپنی خاص رحمتوں اور برکتوں سے نوازے اور آپ ﷺ کے درجے زیادہ سے زیادہ بلند کرے اور اسی قسم کی دعا کو ”درود“ کہتے ہیں۔

آٹھویں مہینے میں پڑھائیں

غضب کرنا بہت بری عادت ہے، غضب کرنے والے انسان کو کبھی دلی اطمینان نصیب نہیں ہوتا، وہ ہمیشہ پریشان رہتا ہے، پریشان کیوں نہ ہو، جب کہ اس نے دوسرے کی چیز زبردستی لے کر اسے تکلیف پہنچائی اور اس پر ناحق ظلم کیا اور ساتھ ہی اس کے لیے ناحق قبضہ کی

۴۔ اسلامی تربیت

[آسان دین]

ہوئی چیز کا استعمال حرام اور ناجائز ہوا، کیا ایسے شخص کو کبھی دل کا سکون حاصل ہوگا! ہرگز نہیں، ایسا شخص ہمیشہ پریشان رہے گا، چون کہ غصب کرنے والا ایک حرام چیز کو استعمال کرتا ہے، تو اس کی اپنی حلال اور جائز چیزوں میں آہستہ آہستہ بربادی آنا شروع ہوتی ہے اور اسے پتہ بھی نہیں چلتا، دیکھیے! غصب کا کتنا بڑا نقصان ہے دنیا تو اس کی تباہ ہوئی، آخرت میں بھی وہ شخص اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ نہیں سکتا۔ چنانچہ حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

جس شخص نے کسی دوسرے کی کچھ زمین ناحق لے لی تو قیامت کے دن وہ اس زمین کی وجہ سے (اور اس کی سزائیں) زمین کے ساتھ حصوں تک دھنسا یا جائے گا۔

[بخاری: ۳۱۹۶، سنن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما]

ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی دوسرے کی کوئی چیز چھین کر لے لی وہ ہم میں سے نہیں۔

[ترمذی: ۱۱۲۳، سنن ترمذی بن حسن رضی اللہ عنہما]

اگر غصب کرنے والے کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہے تو اس کے لیے یہ وعید انتہائی سخت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی جماعت اور آپ کی اتباع کرنے والوں میں سے نہیں اور ظاہری بات ہے کہ جس کو حضور ﷺ اپنے سے الگ اور دور کر دے وہ بڑا محروم اور بد بخت ہے۔

۸ آٹھویں مہینہ میں پڑھائیں

سبق ۱۴۔ معاشرت پر اسلامی تہوار

ہر قوم میں خوشی منانے کے لیے کوئی نہ کوئی دن مقرر ہوتا ہے، جس میں لوگ جمع ہو کر خوشی مناتے ہیں، یہ ایک انسانی فطرت ہے، دین اسلام نے اس کا بھی خیال رکھا ہے اور خوشی کے دو دن متعین کیے ہیں: ایک عید الفطر کا، دوسرے عید الاضحیٰ کا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لائے، تو مدینہ والے دو تہوار منایا کرتے تھے اور ان میں کھیل تماشا کیا کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ دو دن کیا

ہیں؟ انھوں نے عرض کیا: ہم جاہلیت میں یہ تہوار اسی طرح منایا کرتے تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان دو تہواروں کے بدلے میں، ان سے بہتر دو دن تمھارے لیے مقرر کر دیے ہیں ایک عید الاضحیٰ کا دن دوسرے عید الفطر کا دن۔ [البیہاوی: ۱۱۳۴، سنن ابن ماجہ: ۱۷۸۱]

اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے قومی اور مذہبی تہوار کے لیے صرف یہی دو دن ہیں، یہی اسلامی تہوار ہے، صرف ان ہی دنوں میں خوشی منانے کی اجازت ہے، ان دنوں کے علاوہ کسی اور دن کو عید کے طور پر نہیں منانا چاہیے، نیز کسی کے ایسے جشن میں شریک بھی نہیں ہونا چاہیے، جس میں دین کے خلاف باتیں ہوتی ہوں، مشرکانہ اعمال کیے جاتے ہوں، گناہوں کے کام اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جاتی ہو، کیوں کہ ایسے تہوار اور جشن میں شریک ہونا اللہ اور پیارے نبی ﷺ کی ناراضگی کا سبب ہے اور دنیا و آخرت میں نقصان کا ذریعہ ہے۔

۸ آٹھویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۵۔ اخلاقیات پر ازار لٹکانے والوں کی سزا

دور جاہلیت میں لوگوں کے درمیان فیشن کے طور پر یہ طریقہ رائج ہو گیا تھا کہ کمپوز کے استعمال میں وہ بہت اسراف سے کام لیتے تھے، تہبند اس طرح باندھتے تھے کہ چلنے میں نیچے کا کنارہ زمین پر گھسٹتا، وہ لوگ اس کو اپنی بڑائی اور فخر کی چیز سمجھتے تھے۔ حضور ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور جو شخص اس طرح تہبند یا پانجامہ وغیرہ ٹخنے سے نیچے لٹکا کر چلتا ہے، اس کے لیے سخت سزا بیان فرمائی ہے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ گذشتہ زمانے میں ایک شخص تکبر کی وجہ سے اپنے تہبند کو لٹکائے ہوئے زمین پر گھسیٹ کر چلا کرتا تھا، تو اس کو زمین میں دھنسا دیا گیا، وہ قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔ [بخاری: ۳۳۸۵، سنن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما]

ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خَيْلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔“ [بخاری: ۳۶۶۵، سنن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما]

۴۔ اسلامی تربیت

[آسان دین]

ترجمہ: جو شخص اپنا کپڑا فخر کے طور پر گھسیٹ کر چلے گا، تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف (رحمت کی) نظر نہیں فرمائیں گے۔

ہم لوگوں کو بھی اپنا تہبند یا پانچامہ ٹخنے سے نیچے ہرگز نہیں پہننا چاہیے، ورنہ ہمیں بھی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی نگاہِ رحم و کرم سے محروم ہونا پڑے گا، حالانکہ اُس دن ہر بندہ اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم کا سخت محتاج ہوگا۔ اس لیے تہبند یا پانچامہ آدھی پنڈلی تک ہونا چاہیے، یہی بہتر صورت ہے۔ اور اگر ٹخنے سے اوپر تک ہو، تو یہ بھی جائز ہے۔ لیکن اس سے نیچے جائز نہیں، بلکہ سخت گناہ ہے حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ مومن کا ازار نصف ساق (آدھی پنڈلی) تک ہونا چاہیے اور اگر نصف ساق اور ٹخنوں کے درمیان ہو، تو یہ بھی جائز ہے اور جو اس سے نیچے ہو، تو وہ جہنم میں ہے۔ آپ ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی۔

[ابوداؤد: ۴۰۹۳، سنن ابی سعید خدری: ۱۱۱۱]

ادخلوا الدین

وخرجوا معلم

تاریخ

۸ آٹھویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۶۔ ایمانیات پر کامل ایمان کی پہچان

سیدنا حضرت محمد ﷺ کو رسول ماننا جزو ایمان ہے، لہذا حضور ﷺ کی رسالت کا اقرار کر لینے کے بعد سرکارِ دو عالم ﷺ کے بتائے ہوئے طرزِ زندگی کو اختیار کرنا ضروری ہو جاتا ہے، آپ ﷺ نے جس چیز کا حکم دیا ہے، اس پر عمل کرنا ضروری ہے دل چاہے یا نہ چاہے اور آپ ﷺ نے جس چیز سے روکا ہے اس کا ترک کرنا ضروری ہو جاتا ہے، اگرچہ اس کا چھوڑنا نفس کے تقاضے کے خلاف ہو، نفس کی چاہت کو حضور ﷺ کے اقوال و افعال کے تابع کر دینا ہر مومن کا فریضہ ہے، اور یہی ایک ایمان والے کی شان اور پہچان ہے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات پر بیعت کی کہ آپ ﷺ کی باتوں کو سنیں گے اور آپ کے حکم کو مانیں گے، چاہے خوشی کا موقع ہو یا غم کا، خواہ ہمارا دل چاہے خواہ نہ چاہے۔

[بخاری: ۱۷۹۹]

نیز حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہش میرے لائے ہوئے طریقے کے تابع نہ ہو جائے۔ [شرح السنۃ للبخاری: ۱۳۷]

لہذا زندگی کے تمام شعبوں میں آپ ﷺ کا اتباع لازم ہے اور جو بندے اللہ کے رسول ﷺ سے سچی اور پکی محبت رکھتے ہیں۔ وہ آپ ﷺ کی ہر بات اور ہر حکم پر دل و جان سے عمل کرنا اپنا فریضہ سمجھتے ہیں۔

[۹] نویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۔ عبادات پر توبہ و استغفار

توبہ و استغفار کا مطلب یہ ہے کہ جب بندے سے کوئی غلطی یا کوئی گناہ سرزد ہو جائے، تو اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی غلطی کا اقرار کرے اور اس پر شرمندگی اور ندامت کا احساس ہو اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے اور عہد کرے کہ آئندہ کبھی ایسی غلطی اور گناہ نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ معافی کو بہت پسند فرماتے ہیں، اور معافی مانگنے والوں سے بہت خوش ہوتے ہیں، خود اللہ تعالیٰ نے بندوں کو اپنے گناہوں سے معافی مانگنے اور توبہ کرنے کا حکم دیا ہے، ایک جگہ ارشاد فرمایا: اے ایمان والو! اللہ سے سچی پکی توبہ کرو، امید ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ کو مٹا دے گا اور ایسی جنت میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ [سورہ تہیم: ۸۰]

رسول اللہ ﷺ نے بھی تمام لوگوں کو توبہ و استغفار کرنے کی ہدایت دی ہے اور اس کی فضیلتیں بیان فرمائی ہیں، اس لیے جب بھی کسی سے کوئی گناہ ہو جائے، تو اسے فوراً اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لینی چاہیے، حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تم رات دن خطائیں کرتے ہو اور صرف میں تمہارے تمام گناہوں کو معاف کر سکتا ہوں، مجھ سے مغفرت

۴۔ اسلامی تربیت

[آسان دین]

طلب کرو میں تمہارے سارے گناہوں کو معاف کر دوں گا۔ [مسلم: ۶۷۳، ابن ماجہ: ۱۷۷۱]
گناہوں سے توبہ واستغفار نہ کرنے کی وجہ سے کافی نقصان ہوتا ہے، دل و دماغ پر تاریکی چھا جاتی ہے اور گناہ کی قباحت دل سے نکل جاتی ہے، جس طرح آدمی کا کپڑا میلا ہو جاتا ہے، تو اس کو صابن سے دھو دیتے ہیں، اسی طرح گناہ کرنے سے آدمی کا دل گندہ ہو جاتا ہے اور اس کی گندگی کو صاف کرنے کا ذریعہ ”توبہ واستغفار“ ہے۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے گناہوں کا اعتراف کر کے سچی پکی توبہ کر لیتا ہے تو وہ گناہوں سے بالکل پاک و صاف ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مومن بندہ کوئی گناہ کرتا ہے، تو اس کی وجہ سے اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ لگ جاتا ہے پھر جب وہ اس گناہ سے رک جاتا ہے اور توبہ واستغفار کر لیتا ہے، تو (وہ کالا نکتہ ختم ہو جاتا ہے اور) دل بالکل صاف ہو جاتا ہے (اور اگر اس نے توبہ واستغفار نہیں کیا) اور مزید گناہ کرتا رہا تو دل کی وہ سیاہی بڑھتی جاتی ہے یہاں تک کہ پورے دل پر چھا جاتی ہے۔ [ترمذی: ۳۳۳۳، ابن ماجہ: ۱۷۷۱]

یہ بات ذہن میں رہنی چاہیے کہ توبہ کی قبولیت کے لیے تین شرطیں ہیں: ① گناہ کا احساس ہوتے ہی رک جانا۔ ② اُس کیے ہوئے گناہ پر نادم اور شرمندہ ہونا۔ ③ یہ پکا ارادہ کرے کہ آئندہ کبھی یہ گناہ نہیں کروں گا۔ لیکن یہ اُس وقت ہے جبکہ اس گناہ کا تعلق بندوں کے حقوق سے نہ ہو اور اگر اس کا تعلق بندوں کے حقوق سے ہو، تو اس کو ادا کرنا ضروری ہے، مثلاً کسی پر بہتان باندھا ہو تو اس سے اپنا قصور معاف کروائے یا کسی کا مال ہڑپ کر لیا تھا تو اس کو ادا کرے، اس کے بغیر توبہ مکمل نہ ہوگی۔

۹] نویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۸۔ معاملات پر جھوٹی گواہی نہ دینا

گواہی دراصل اس امانت کی ادائیگی کا نام ہے، جو گواہی دینے والے کے پاس اس

قضیہ اور معاملہ کے بارے میں صحیح صورت حال کے علم اور سچی بات کی شکل میں موجود ہے جس کے بارے میں وہ گواہی دے رہا ہے۔ گویا گواہی دینے والا اپنی بات میں سچا ہوتا ہے۔ اس لیے گواہی دینے والے کو سچ کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے۔ اور اپنے مقام و مرتبہ کا پاس و لحاظ رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نہ صرف انبیاء اور ملائکہ کے لیے شہاد اور شہید کے الفاظ استعمال کیے ہیں بلکہ خود اپنے آپ کو بھی اس لفظ سے یاد کیا ہے۔ علاوہ ازیں حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے گواہوں کا اکرام کرنے کا حکم دیا ہے۔ کیونکہ گواہوں کے بیان سے ہی حق و باطل اور صحیح و غلط میں امتیاز ہوتا ہے، اس لیے گواہوں کو اپنی بات میں سچائی اختیار کرنی چاہیے کہ جھوٹ بولنا بہت بڑا گناہ ہے، حدیث پاک میں جھوٹی گواہی دینے کو کبیرہ گناہ بتایا ہے اور اس کی برائی و خرابی بتائی گئی ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن صبح کی نماز پڑھی، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ایک دم کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ جھوٹی گواہی اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانے کے برابر کر دی گئی ہے یہ بات آپ نے تین دفعہ ارشاد فرمائی اور قرآن مجید (سورہ حج) کی یہ آیت تلاوت فرمائی ”فَلَا تَجْعَلُوا الذِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّوْرِ ۚ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِئِينَ بِهٖ“ (بتوں کی یعنی بت پرستی کی گندگی سے بچو اور جھوٹی بات کہنے سے بچتے رہو، صرف ایک اللہ کے ہو کر کسی کو اس کے ہمتا شریک نہ کرتے ہوئے)۔

[ابوداؤد: ۳۵۹۹، منہج من فاکہ رحمہ اللہ]

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے ایک دن صحابہ رضی اللہ عنہم سے ارشاد فرمایا اور تین دفعہ ارشاد فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو بتاؤں کہ سب سے بڑے گناہ کون کون ہیں؟ پھر آپ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور معاملات میں جھوٹی گواہی دینا اور جھوٹ بولنا راوی کا بیان ہے کہ پہلے آپ سہارا لگائے ہوئے بیٹھے تھے لیکن پھر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور بار بار آپ نے اس ارشاد کو دہرایا، یہاں تک کہ ہم نے کہا کہ کاش اب آپ

۴۔ اسلامی تربیت

[آسان دین]

خاموش ہو جاتے۔ [بخاری: ۲۶۵۴، ابن ابی کرم رحمہ اللہ] یعنی اس وقت آپ پر ایسی کیفیت طاری تھی اور آپ ایسے جوش سے فرما رہے تھے کہ ہم محسوس کر رہے تھے کہ آپ کے قلب مبارک پر اس وقت بڑا بوجھ ہے، اس لیے جی چاہتا تھا کہ اس وقت آپ خاموش ہو جائیں اور اپنے دل پر اتنا بوجھ نہ ڈالیں۔

آپ ﷺ نے جھوٹی گواہی کی قباحیت جہاں اپنے مبارک ارشاد سے بتائی وہیں اپنے عمل سے بھی ظاہر فرمایا کہ یہ کتنا سخت اور برا عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس برائی کا احساس عطا فرمائے اور اس گناہ سے ہماری حفاظت فرمائے۔

[۹] نویں مینے میں پڑھائیں

سبق ۱۹۔ معاشرت پر ہدیہ کو حقیر سمجھنا

کسی انسان کو اپنی محبت اور تعلق ظاہر کرنے کے لیے کچھ دینا ”ہدیہ“ ہے۔ ہدیہ لینا دینا مسنون ہے۔ حضور ﷺ نے اس پر عمل کرنے کی ترغیب دی ہے، ہدیہ لینے اور دینے سے آپس میں محبت بڑھتی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ”تَهَادَوْا، فَإِنَّ الْهَدْيَةَ تَذْهَبُ وَحَكَ الصَّدْرُ“۔ [ترمذی: ۲۱۳۰، ابن ابی کرم رحمہ اللہ]

ترجمہ: آپس میں ہدیہ لیا دیا کرو، کیوں کہ ہدیہ اور تحفہ دلوں سے کینے کو ختم کر دیتا ہے۔ ہدیے کے آداب میں سے ہے کہ جو چیز ہدیے میں دی جائے، چاہے وہ مقدار میں کتنی ہی کم اور معمولی ہو، پھر بھی اس کو پوری رغبت کے ساتھ قبول کرنا چاہیے، اسے حقیر نہ سمجھنا چاہیے۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ جب ان کے پاس ہدیے میں کوئی چیز بھیجی جاتی ہے اور وہ مقدار میں کم ہوتی ہے یا معمولی حیثیت کی چیز ہوتی ہے، تو اس کا شکریہ ادا کرنے کے بجائے اس کو حقیر سمجھتے ہیں، یہ درست نہیں ہے اور اسلامی طریقے کے خلاف ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی پڑوسن کسی پڑوسن کے ہدیے کو حقیر نہ سمجھے۔ [ترمذی: ۲۱۳۰، ابن ابی کرم رحمہ اللہ]

لہذا ہر ایک مسلمان کو شوق و رغبت کے ساتھ ہدیہ قبول کر لینا چاہیے، خود حضور ﷺ لوگوں کی دل داری کا بہت خیال رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ کسی صحابی نے آپ ﷺ کی خدمت میں بطور ہدیہ ایک نقش و نگار والی چادر بھیجی، آپ ﷺ نے وہ چادر واپس فرمادی، ان کے پاس ایک معمولی چادر تھی، آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اس کے بدلے وہ چادر دے دو۔

[بخاری: ۷۵۲، سنن مالک رحمہ اللہ]

فائدہ: آپ ﷺ نے ایسا اس لیے فرمایا تاکہ چادر واپس کرنے کی وجہ سے ان کا دل نہ ٹوٹ جائے۔

۹] نویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۲۰۔ اخلاقیات پر ٹی وی کے نقصانات

اسلام بہت پاکیزہ اور اچھا مذہب ہے، یہ ہمیں تمام برائیوں سے روکتا ہے اور ہر اس چیز کے کرنے سے منع کرتا ہے، جس کا کرنا گناہ اور جس میں ہمارا نقصان ہے۔ ”ٹی وی“ کا دیکھنا بھی بہت بڑا گناہ ہے۔ اس میں دنیا کا بھی نقصان ہے اور آخرت کا بھی، اس کو دیکھنے سے نگاہ کمزور ہوتی ہے، اخلاق و عادات خراب ہو جاتے ہیں، گھر سے برکت ختم ہو جاتی ہے، رحمت کے فرشتے چلے جاتے ہیں اور شیاطین گھر میں آ جاتے ہیں، ٹی وی اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کر دیتی ہے اور انسان آخرت کو بھول جاتا ہے اور جو چیز اللہ کی یاد سے غافل کرنے والی ہو اور آخرت کو بھلا دینے والی ہو، اس سے ہر انسان کو بچنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں: **وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ** ﴿۵﴾ [سورہ لقمان: ۲۰]

ترجمہ: اور بعض آدمی ایسے ہیں، جو ان باتوں کی خریداری کرتے ہیں، جو غافل کرنے والی ہیں، تاکہ اللہ کے راستے سے بے سوچے سمجھے ہٹا دیں اور اس کی ہنسی اڑائیں، ایسے لوگوں کے لیے ذلت و رسوائی کا عذاب ہے۔

۴۔ اسلامی تربیت

[آسان دین]

ٹی وی دیکھنے میں وقت بھی برباد ہوتا ہے، حالانکہ وقت اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی اور قیمتی نعمت ہے، کبھی بھی اس کو برباد نہیں ہونے دینا چاہیے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے: جنت والوں کو دنیا کی کسی چیز کا بھی افسوس نہیں ہوگا، صرف اس لمحے پر افسوس ہوگا جو دنیا میں اللہ کے ذکر کے بغیر گزر گیا ہو۔

اس لیے ہمیں وقت کی خوب قدر کرنی چاہیے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ٹی وی دیکھنے سے اللہ تعالیٰ اور ہمارے محبوب نبی حضرت محمد ﷺ بہت ناراض ہوتے ہیں۔ لہذا ہم کو ٹی وی نہیں دیکھنا چاہیے اور اپنے دوستوں اور دوسرے مسلمانوں کو بھی اس سے منع کرنا چاہیے۔ اگر ہم ایسا کریں گے، تو اللہ تعالیٰ اور ہمارے نبی ﷺ بہت خوش ہوں گے۔

دخفظ والدین

دخفظ معلم

تاریخ

۹ نویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۲۱۔ ایمانیات پر آپ ﷺ کی محبت و اطاعت

حضرت محمد ﷺ کی محبت و اطاعت ہمارے ایمان کا حصہ ہے، جو شخص آپ ﷺ سے محبت اور اس کے تقاضوں کو پورا نہ کرے تو اس کا ایمان ادھورا اور ناقص ہے، اسی لیے حضور ﷺ کا ارشاد ہے: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدَيْهِ وَوَلَدَيْهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ۔ (تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے ماں باپ، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں) [بخاری: ۱۵، سنن ترمذی: ۱۵۰۰]

لہذا ہمیں حضور ﷺ سے خوب محبت کرنی چاہیے، مگر یاد رہے کہ محبت صرف زبان سے محبوب کی تعریف کرنے کا ہی نام نہیں ہے بلکہ محبوب کی اطاعت و فرمانبرداری، اس کی پسند اور ناپسند کا خیال رکھنا بھی محبت کے اصولوں میں سے ہے، اس لیے ہمیں آپ ﷺ کی تعریف میں خوب نعت پڑھنی چاہیے اور درود شریف کا بھی اہتمام کرنا چاہیے، ساتھ ساتھ

حضور ﷺ کی صفات و عادات معلوم کر کے اپنی زندگی میں لانا چاہیے۔ جیسے معلوم کریں کہ حضور ﷺ کا لباس کیسا تھا۔ پھر آپ ویسا ہی لباس پہننے کی کوشش کریں۔ پھر معلوم کریں کہ حضور ﷺ کو کھانے میں کیا پسند تھا اور آپ کس طرح کھانا تناول فرماتے تھے پھر آپ بھی ویسا ہی طریقہ اختیار کریں۔ اسی طرح آپ ﷺ کی زندگی کے اور بھی پہلوؤں کو دیکھیں اور انھیں اختیار کریں۔ نیز آپ ﷺ کے پاکیزہ اخلاق جیسے امانت داری، سخاوت، سچائی، وعدہ وفائی اور رحم دلی وغیرہ کو اپنانے کی پوری کوشش کریں، اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگیں، ان شاء اللہ اس سے ہماری زندگی میں سکون، معاشرے میں امن پیدا ہوگا، اللہ تعالیٰ ہم کو اپنا محبوب بنالیں گے اور تمام گناہوں کی بخشش فرمادیں گے۔

۱۰ دسویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۲۲۔ عبادات پر مسواک کے فوائد

طہارت و نظافت کے سلسلے میں حضور ﷺ نے جن چیزوں پر خاص طور سے زور دیا ہے اور جس کی بڑی تاکید فرمائی ہے، ان میں مسواک بھی ہے، مسواک کرنے کو حضور ﷺ نے انبیائے کرام علیہم السلام کی سنت اور فطرت کا تقاضہ بتایا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: چار چیزیں انبیاء کی سنتوں میں سے ہے: شرم و حیا، خوشبو لگانا، مسواک کرنا اور نکاح کرنا۔

[ترمذی: ۱۰۸۰، عن ابی ابی بکر رضی اللہ عنہما]

مسواک میں دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی ہے، اس سے منہ کی صفائی ہوتی ہے، بو زائل ہوتی ہے اور نقصان پہنچانے والے مادے خارج ہوتے ہیں، یہ اس کے نقد دنیوی فائدے ہیں۔ اور اس کا اخروی فائدہ یہ ہے کہ حضور ﷺ کی ایک محبوب سنت پر عمل ہو جاتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا حاصل ہونے کا ذریعہ ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

”الْبَيَوتُ الْمَطَهَّرَةُ لِلْفَقِيهِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ“۔

[نسائی: ۵، من مائتہ وجہ فضائل]

۴۔ اسلامی تربیت

[آسان دین]

ترجمہ: مسواک منہ کو بہت زیادہ صاف کرنے والی اور اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ خوش کرنے والی چیز ہے۔

ہم لوگوں کو مسواک کا خوب اہتمام کرنا چاہیے، وضو کرتے وقت، قرآن مجید کی تلاوت کے لیے اور نیند سے بیدار ہونے کے بعد مسواک کرنا چاہیے، یہ ایک ایسا عمل ہے، جس میں کوئی محنت و مشقت نہیں ہے، اور اس کے ذریعے دنیوی فائدے حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ حضور ﷺ کی ایک محبوب سنت پر عمل ہو جاتا ہے اور نیکیوں میں مسلسل اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔

۱۰۔ دسویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۲۳۔ معاملات پر فضول خرچی نہ کرنا

کسی صحیح مصرف میں ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا ”فضول خرچی“ کہلاتا ہے، مثال کے طور پر ہم کو اپنا کام کرنے کے لیے ایک قلم کافی ہے، مگر ہم اپنی بڑائی ظاہر کرنے کے لیے تین چار قلم خرید لیں، تو یہ اسراف اور فضول خرچی ہے۔

یہ ایک بری صفت ہے، فضول خرچی کرنے سے انسان کی طاقت اور دولت دونوں برباد ہوتے ہیں۔ اور ایک وقت ایسا آتا ہے کہ انھیں بہت افسوس کرنا پڑتا ہے، بعض مرتبہ فضول خرچی انسان کی کامیابی میں رکاوٹ کا سبب بن جاتی ہے۔ جو لوگ فضول خرچی کرتے ہیں وہ عام طور سے خیر اور نیکی کے کاموں سے دور ہوتے چلے جاتے ہیں اور برے کاموں میں مبتلا ہو جاتے ہیں؛ کیونکہ فضول خرچی انسان کو اپنی خواہش کے مطابق عمل کرنے پر ابھارتی ہے اور غلط اور نامناسب کام بھی کرا دیتی ہے۔ اسلام نے فضول خرچی سے منع کیا ہے۔ قرآن کریم میں فضول خرچی کرنے والوں کو شیطان کا بھائی کہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قرابت دار (رشتے دار) کو اس کا حق دیتے رہنا اور محتاج اور

مسافروں کو بھی دیتے رہنا اور (مال کو) بے موقع مت اڑانا، (کیونکہ) بے شک بے موقع (مال) اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکر ہے۔

[سورۃ اسراء: ۲۶، ۲۷]

آج کل مختلف موقعوں پر فضول خرچی کی جاتی ہے، گھروں میں بے شمار سامان لائے جاتے ہیں؛ جبکہ ان سے کم میں ضرورتیں پوری ہو سکتی ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: جو شخص فضول خرچی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے غریب کر دیتے ہیں۔ [مسند بزار: ۹۳۶، عن علی بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ]

شادی بیاہ میں خاص طور سے بہت زیادہ خرچ کیا جاتا ہے، حالانکہ اسلام نے نکاح کو بہت آسان بنایا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ سب سے بہتر شادی وہ ہے جس میں سب سے کم خرچ ہو۔ [شعب الایمان: ۶۵۶۶، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

بہر حال فضول خرچی سے ہر ایک کو بچنا چاہیے، اسی میں عافیت اور سکون ہے، دنیا میں بھی آرام و راحت سے زندگی گذرتی ہے اور آخرت میں بھی۔ ان شاء اللہ۔ چین و سکون نصیب ہوگا۔

[۱۰] دسویں صفحہ میں پڑھائیں

سبق ۲۴۔ معاشرت پر مذاق میں بھی کسی کی کوئی چیز نہ لینا

مذاق کرنے کی دو صورتیں ہیں: ایک یہ ہے کہ کسی کا دل خوش کرنے کے لیے ایسا مذاق کرنا، جس میں جھوٹ اور وعدہ خلافی نہ ہو، تو یہ درست ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ایسا مذاق کیا جائے کہ جس سے دوسرے کو ناگواری ہو اور تکلیف پہنچے، اس طرح کا مذاق کرنا درست نہیں ہے۔

بعض لوگ مذاق میں دوسروں کا سامان چھپا لیتے ہیں یا کوئی چیز لے لیتے ہیں، جس سے ان کو تکلیف ہوتی ہے، ایسا کرنا بہت بری عادت ہے، اسلام ہمیں ایسی باتوں سے منع کرتا ہے، جس سے کسی کو تکلیف پہنچے یا اسے کسی طرح کی پریشانی ہو، اسی لیے مذہب اسلام

۴۔ اسلامی تربیت

[آسان دین]

نے ہمیں کسی کے سامان کو بغیر اجازت لینے سے منع کیا ہے، چاہے مذاق میں ہی لیا جائے، حضور ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے دوسرے بھائی کی لکڑی اور چھڑی بھی (بغیر اجازت) نہ لے، نہ ہنسی مذاق میں اور نہ ہی لینے کے ارادے سے۔ اور اگر کسی نے لے لیا ہو، تو اس کو واپس کر دے۔ [ترمذی: ۲۱۶۰، سنن ابی یوسف: ۱۸۰۰]

مطلب یہ ہے کہ لکڑی اور چھڑی جیسی معمولی چیز بھی اجازت کے بغیر نہیں لینا چاہیے، حتیٰ کہ ہنسی مذاق میں بھی ایسا نہ کرے۔ اور اگر کسی کی کوئی چیز غلطی سے لے لی ہے، تو اس کو واپس کر دینا چاہیے، یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ یہ تو ایک معمولی چیز ہے اس کو واپس کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانے میں ایک مرتبہ چند حضرات حضور ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، ان میں سے ایک شخص اٹھ کر چلا گیا اور اپنا جوتا پہننا بھول گیا، کسی نے ان کے جوتے کو (مذاق میں) اٹھا کر اپنے نیچے رکھ لیا، تھوڑی دیر کے بعد وہ شخص واپس ہوا اور کہا کہ جوتا کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا کہ معلوم نہیں، اتنے میں ان کو اپنا جوتا ایک شخص کے نیچے نظر آیا، تو انھوں نے کہا کہ یہاں ہے، اس پر حضور ﷺ نے فرمایا: مومن کو پریشان کرنا کیسا ہے! اس نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے مذاق میں ایسا کیا تھا۔ لیکن حضور ﷺ نے دو یا تین مرتبہ یہی فرمایا کہ مومن کو پریشان کرنا کیسا ہے! [معجم کبیر: ۹۸۰، سنن ابی یوسف: ۱۸۰۰]

۱۰ دسویں صفحہ میں پڑھائیں

سبق ۲۵۔ اخلاقیات پر غفو و درگزر

اخلاقی تعلیمات میں ”غفو و درگزر“ کی بڑی اہمیت ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کی طرف سے کوئی تکلیف پہنچ جائے، تو اس کو برداشت کر لیا جائے اور اس کے بدلہ لینے اور سزا دینے کی پوری قوت رکھنے کے باوجود غلطی کرنے والے کو نظر انداز کر کے معاف

کر دیا جائے۔ قرآن کریم اور احادیث شریفہ میں غفودرگزر کرنے کی بہت ترغیب دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”اور ایمان والوں کو چاہیے کہ (جس سے ان کے حق میں کوئی زیادتی اور قصور ہو گیا ہو، اس کو) وہ معاف کر دیا کریں اور نظر انداز کر دیں۔ کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تمہیں معاف کر دے، اور اللہ بخشنے والا اور بہت مہربان ہے۔“ [سورہ نور: ۲۲]

اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو بندہ یہ چاہتا ہے اور اس کی تمنا یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ مہربانی کا برتاؤ کرے، اس کی مغفرت فرمائے، تو اس کو چاہیے کہ اپنے قصور واروں کے ساتھ رحم دلی کا معاملہ کرے اور ان کی غلطیوں کو معاف کر دیا کرے، تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے ساتھ بخشش و رحمت اور لطف و کرم کا معاملہ کرے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے پوری امت کو رحم دلی، غفودرگزر اور لطف و احسان کا معاملہ کرنے کی تعلیم دی ہے، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عقبہ بن عامر اس سے جوڑ و جو تم سے توڑے، اسکو دو جو تمہیں محروم کرے اور اسے معاف کر دو جو تم پر ظلم و زیادتی کرے۔

[مسند احمد: ۲۵۲، ابن حبیب مامون رحمہ اللہ]

خود حضور ﷺ غفودرگزر کی صفت کے ساتھ اس قدر متصف تھے کہ دنیا میں اس کی مثال نہیں ملتی، کفار و مشرکین نے آپ ﷺ کو کتنی سخت تکلیفیں دیں، وہ لوگ جو کچھ آپ ﷺ کے خلاف کر سکتے تھے سب کر گزرے، مگر جب آپ ﷺ کو ان پر غلبہ حاصل ہوا، تو سارے لوگوں کو معاف کر دیا، حالاں کہ اگر آپ چاہتے تو ان سے ایک ایک ظلم کا بدلہ لے سکتے تھے، لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: آج تم پر کوئی ملامت نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو۔

[راؤ المعاد: ۳/۳۵۶]



تعریف

عربی : عرب کی زبان کو ”عربی“ کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

[سورہ یوسف: ۲۰]

قرآن : اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ قُرْءَانًا عَرَبِيًّا ۝

ترجمہ : یقیناً ہم نے قرآن کو عربی زبان میں اتارا۔

عربی زبان سے ہر مسلمان کو دلی محبت اور لگاؤ ہونا چاہیے اور اس کو سیکھنے کی کوشش بھی کرنا چاہیے، اس لیے کہ یہ اسلامی زبان ہے، قرآن کی زبان ہے، ہمارے نبی ﷺ کی زبان ہے، جنت والوں کی زبان ہے۔

ہدایت برائے استاذ

عربی کے مضمون میں متفرقات اور کھانے پینے کی چیزیں، مختلف پھل، ملاقات کے وقت اور رخصت کے وقت کہے جانے والے کلمات کو جمع کیا گیا ہے۔

طلبہ میں عربی زبان سے دلچسپی پیدا کرنے کے لیے یہ آسان الفاظ اجتماعی طور پر یاد کرائے جائیں اور ان کی مشق کراتے وقت الفاظ کی ترتیب تبدیل کر کے یعنی انھیں الٹ پلٹ کر پوچھیں۔
الفاظ کے آخری حرف کو ساکن کر کے یاد کرائیں، مثلاً: تَسْمَعُ کو تَسْمَعُ پڑھائیں۔



۵- زبان

[عربی]



سبق ۱ مَأْكُولَاتٌ وَمَشْرُوبَاتٌ کھانے پینے کی چیزیں

ماءٌ	پانی	خُبْرٌ	روٹی
بَطَاطُسٌ	آلو	سُكَّرٌ	شکر
عَصِيْرٌ	رس	تَبَرٌ	کھجور
أَرْزٌ	چاول	مِلْحٌ	نمک
بَيْضَةٌ	انڈا	فُلْفُلٌ	مرچ
إِدَامٌ	سالن	لَحْمٌ	گوشت
سَمَكٌ	مچھلی	بَصَلٌ	پیاز
دُبَّاءٌ	کدو	قِثَاءٌ	سکڑی
جَزَرٌ	گاجر	عَسَلٌ	شہد



۵- زبان

[عربی]

ٹماٹر	طَمَاطِمُ	لہسن	تُوْمُ
بیگن	بَاذِنْجَانُ	گیہوں	قَبْحُ

پہلے مہینے میں پڑھائیں

مختلف پھل

الْفَوَاكِهُ

سبق ۲

آم	أَنْبَجُ	سیب	تُفَّاحُ
کیلا	مَوْزُ	انار	رُمَّانُ
خر بوڑھ	بَطِيخُ	کھجور	تَمْرُ
انجیر	تَيْنُ	انگور	عِنَبُ
زیتون	زَيْتُونُ	سنترہ	بُرْتَقَالُ
چیکو	شُفَاطَةُ	لکڑی	قِثَاءُ

عربی



۵- زبان

[عربی]



امروء

جَوَافَةٌ

لیو

لَيَمُونٌ

ناریل

نَارُ جَبَلٍ

دستخط والدین

دستخط معلم

تاریخ

پہلے مینے میں پڑھائیں

1

ملاقات کے وقت

عِنْدَ الْإِقَاءِ

سبق ۳

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔

خوش آمدید

أَهْلًا وَسَهْلًا وَمَرْحَبًا

صبح بخیر

صَبَاحُ الْخَيْرِ

شام بخیر

مَسَاءُ الْخَيْرِ

مجھے آپ کی ملاقات سے خوشی ہوئی

سُرَّرَنِي لُقْيَاكَ

مزارع شریف کیسا ہے؟

كَيْفَ حَالُكَ؟



۵- زبان

[عربی]

ٹھیک ہوں، اللہ کا شکر ہے

بِخَيْرٍ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ

۲ دوسرے مہینے میں پڑھائیں

رخصت کے وقت

عِنْدَ الْوَدَاعِ

سبق ۴

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔

الوداع

وَدَاعًا

پھر ملیں گے

إِلَى الْلِقَاءِ

سلامت رہو

صَحِبْتُكَ السَّلَامَةَ

خدا حافظ

أَسْتَوْدِعُكَ اللَّهُ

دستخط والدین

دستخط معلم

تاریخ

۲ دوسرے مہینے میں پڑھائیں

عربی

تعریف

اردو: ہندوستان میں مسلمانوں کی عام زبان کو "اردو" کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

قرآن: وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالاٰخِلَافُ اَلْاَنۡسٰنِيَّتِكُمْ وَاَلۡاَوٰاۡنِيَّتِكُمْ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلَمِيۡنَ ﴿۲۲﴾

ترجمہ: اور اس کی نشانیوں میں سے ہے، آسمان و زمین کا بنانا اور تمہاری الگ الگ زبانیں اور تمہارے مختلف رنگ۔ بے شک اس میں بہت سی نشانیاں ہیں سمجھنے والوں کے لیے۔
اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کرشمہ ہے کہ ایک ہی آسمان کے نیچے رہنے والے انسانوں کی اپنی الگ الگ زبان اور بولی ہے۔ یہ تمام بولیاں اور زبانیں اللہ تعالیٰ ہی کی بنائی ہوئی ہیں، اس لیے ہر زبان کا احترام کرنا چاہیے اور اس کو اس میت سے سیکھنا کہ اس کے ذریعہ دین کا کام کرنے میں آسانی ہوگی بڑے ثواب کی بات ہے۔

اردو بہت اچھی اور پیاری زبان ہے، اس زبان میں ہمارے بزرگوں نے بہت اچھی اچھی کتابیں لکھی ہیں، قرآن و حدیث کی باتوں کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے اور اسلام کی تعلیم کو بہت آسان انداز میں سمجھایا ہے، ان باتوں کو پورے طور پر ہم اس وقت سمجھ سکیں گے، جب کہ اس زبان کو سیکھ لیں گے، اور اردو لکھنا پڑھنا آجائے گا، اس لیے اردو زبان کا سیکھنا بھی ہمارے لیے بہت ضروری ہے، خوب محنت سے اور جی لگا کر اردو زبان سیکھو، اردو پڑھو، اردو لکھو اور اردو بولو۔

ہدایت برائے اُستاد

اس سال اردو کے نصاب میں چار حرفی سے آٹھ حرفی الفاظ تک اسباق دیے گئے ہیں پھر ان کے بعد ایک سبق مضمون کی شکل میں دیا گیا ہے، الفاظ کو صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھائیں۔
مشکل الفاظ کو سرخ رنگ میں واضح کیا گیا ہے تاکہ دوران سبق مشکل الفاظ کے معنی طلبہ کو اچھی طرح سمجھا دیے جائیں، یاد کرانے کی ضرورت نہیں۔

پانا سودالیا۔
سودلینا دینا
حرام ہے۔

۵۔ زبان

[اردو]

①

چار حرفی الفاظ

سبق ۱

لایا	بھایا	ڈھایا	کھانا	جانا	پانا
گالا	ڈالا	جالا	ساجھا	راجا	آقا
سونا	کوڈا	سوکھا	روکھا	جھوٹا	بھوکا
پیلا	سودا	مولا	کھوٹا	گھوڑا	لوٹا
بیٹا	سیدھا	نیچا	ہیرا	میٹھا	گیلا
	میلا	تھیلا	ایسا	دینا	

○ سودالیا۔ ○ ہیرا بھایا۔ ○ کھانا کھایا۔

○ گھوڑا دوڑا۔ ○ بھوکا سویا۔ ○ سونا تولا۔

○ تھیلا کھولا۔ ○ سیدھا چلا۔

○ صبح کا سونا رزق کو روک دیتا ہے۔

○ سودلینا دینا حرام ہے۔

اردو

۵۔ زبان

[اردو]

کپڑا، صدقہ، پہلا کلمہ، فطرہ دیا۔

ڈھایا: گرایا۔ بھایا: پسند آیا۔ سا جھا: جسے داری، شرکت۔ کالا: دھنی ہوئی ردی کا چھوٹا سا گچھا۔
کھوٹا: خراب جس میں کوئی کمی ہو۔

۳ تیسرے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۲

۲

کپڑا	چمکا	سمجھا	لڑکا	ہلکا	ڈھلکا
جھگڑا	دنگا	دریا	اُجلا	دُبلا	دنیا
پارہ	بارہ	چارہ	تازہ	تھانہ	دانہ
روزہ	فطرہ	توبہ	زینہ	سینہ	شیرہ
خیمہ	نیزہ	میوہ	مکّہ	کعبہ	عمرہ
ہدیہ	صدقہ	بستہ	جلسہ	سجدہ	کلمہ
سرمہ	عہدہ	خطبہ	رشتہ	زندہ	قبلہ

○ پہلا کلمہ۔ ○ چھوٹا خطبہ۔ ○ کالا سرمہ۔

○ عمدہ جلسہ۔ ○ تارہ چمکا۔ ○ فطرہ دیا۔

○ مکہ گیا۔ ○ کعبہ دیکھا۔ ○ عمرہ کیا۔

○ توبہ کیا۔ ○ بستہ کھولا۔ ○ صدقہ دیا۔

○ چھوٹے بچے نے روزہ رکھا۔

○ خادم کی غلطی معاف کر دو۔

دنگا: فساد۔ چارہ: تدبیر۔ تھان: پولس کی چوکی۔ فطرہ: عید رمضان کا صدقہ۔ زینہ: سیڑھی۔ شیرہ: چاشنی۔
ہدیہ: تحفہ۔ صدقہ: ثواب کی نیت سے کسی کو کچھ دینا۔ خادم: نوکر، ملازم۔

دستخط والدین

دستخط معلم

تاریخ

۳ تیسرے مہینے میں پڑھائیں

۳

سبق ۳

گیرو

لیمو

قابو

چاقو

ٹاپو

بابو

بیٹھو

دیکھو

سیکھو

کھولو

سوچو

بولو

ساتھی

پانی

باسی

باری

خالی

تھالی

ڈاڑھی

غازی

قاضی

راضی

بھائی

حاجی

سحری

ٹوپی

روٹی

روزی

جھاڑی

بھاری

سحر	سحری	مدنی	لوکی	عربی	پگڑی
کشتی	تختی	بجلی	مرغی	کرسی	

○ مکی ٹوپي۔	○ حلال روزی۔	○ لمبی ڈاڑھی۔
○ عربی بولو۔	○ بجلی چمکی۔	○ حاجی کی گاڑی۔
○ بابو کی ٹوپي۔	○ سحری کا وقت۔	○ غازی کی پگڑی۔
○ موتی کی تھالی۔	○ بھائی راضی ہو گیا۔	
○ زمزم کے پانی میں شفا ہے۔	○ لوکی کھانے سے عقل بڑھتی ہے۔	
○ روزی اللہ دیتا ہے۔		

بابو: جناب، شہزادہ گیلو: ایک قسم کی لال مٹی۔ غازی: بہادر۔ سحری: رمضان کے دنوں کا وہ کھانا جو رات کو بچھلے پہر کھاتے ہیں۔

بادل	جنگل	کاغذ	سورج	خوگر	کمبل
دلدار	لململ	بوٹل	رونق	پیتل	تیتل
زیور	بلند	کمند	مکان	زبان	بارش
گردش	کوشش	مسجد	منزل	موسم	محسن
مومن	مفتی	مطلب	مکتب	مذہب	جاہل
کاہل	غافل	مالک	خالق	رازق	لازم

حاکم	عالم	واقف	حافظ	منصف
------	------	------	------	------

○ پکا مومن۔ ○ سچا حاکم۔ ○ ذہین حافظ۔

○ ماہر مفتی۔ ○ پہلی منزل۔ ○ جنت کی کنجی۔

○ محسن کا بستہ۔ ○ مکتب کا جلسہ۔ ○ مسجد کا گنبد۔

○ مومن بھولا بھالا اور شریف ہوتا ہے۔

منصف حاکم نے
مجرم کو سزا دی۔
چاند دھونس

۵۔ زبان

[اردو]

○ منصف حاکم نے مجرم کو سزا دی۔

○ خدا کے حکم سے سورج روشن ہوا۔

خوگر، عادی۔ ڈنڈل: کچڑ۔ نفل: ایک قسم کا باریک سوتی کپڑا۔ رونق: چمک، تازگی۔ کندہری کی میڑھی۔ گردش: چکر، پھیر، آفت۔ کابل: سست، کام چور۔ خالق: پیدا کرنے والا۔ رازق: روزی دینے والا۔ منصف: انصاف کرنے والا۔

در خط والدین

در خط معلم

تاریخ

۴ چوتھے مہینے میں پڑھائیں

۵

سبق ۵

چاند	کھاٹ	جھانگ	سانس	آنچ	بھینس
سینگ	اونٹ	گھونٹ	چوہنچ	سوٹھ	دھونس
گوند	لونگ	پنکھا	پھندا	ٹھنڈا	پھنسی
دھمکی	کھیتی	شرعی	سوئی	بندہ	وعدہ
پردہ	جمعہ	سیرت	دوزخ	کوٹھو	کوثر
رسول	قبول	درود	کھجور	حضور	

درود کی محفل۔
پورا چاند۔
نصیب شہید

۵۔ زبان

[اردو]

○ پورا چاند۔	○ ٹھنڈی سانس۔	○ مدنی کھجور۔
○ سچا وعدہ۔	○ نیک بندہ۔	○ حوض کوثر۔
○ صادق رسول۔	○ لمبی لاٹھی۔	○ شرعی جبہ۔
○ جمعہ کا خطبہ۔	○ نبی کی سیرت۔	○ درود کی محفل۔
○ بندہ کی دعا۔	○ پردہ کا حکم۔	○ دوزخ کی آگ۔

○ خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں ہوتی۔

○ مومن کی دعا قبول ہوتی ہے۔

کھانا: چینی، سفید شکر۔ ٹونٹھ: سوکھی ادراک۔ دھونس: دھمکی۔ پھندا: رتی کا حلقہ۔ صادق: سچا۔ محفل: مجلس۔

۵ پانچویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۶

⑥

شہید	غریب	نصیب	حدیث	امیر	فقیر
بخیل	ذلیل	رذیل	یتیم	امین	شریف

اردو

عذاب	خراب	ثواب	گلاب	حساب	کتاب
حجاب	نماز	طواف	چراغ	دماغ	سوار
بیان	اذان	گناہ	غلاف	لباس	سلام
خلقت	جنت	غفلت	نفرت	طاقت	صحبت
سنت	امت	نصرت	رحمت	برکت	حکمت

خدمت ہاجرت عفت

۱ جنت کی کنجی نماز ہے۔ ۲ نماز کی برکت سے دل کا مرض دور ہوا۔

۳ جب کسی مجلس میں آؤ تو پہلے سلام کرو۔

۴ اچھی صحبت میں بیٹھو، تو عادت درست ہو۔

۵ سب سے اچھا گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے۔

ردیل: کینہ۔ یتیم: جس کے باپ کا انتقال ہو گیا ہو۔ غلاف: جزدان، بکس وغیرہ کا اوپری کپڑا۔ خلقت: مخلوق۔ غفلت: بے خبری، لاپرواہی۔ نفرت: ناپسندیدگی، ناگواری۔ صحبت: مجلس، ساتھ۔ نصرت: مدد، جیت۔ حکمت: دانائی، عقل۔ ہجرت: دین کی خاطر وطن کو ہمیشہ کے لیے چھوڑنا۔ عفت: پرہیزگاری، پاک دامنی۔

۵ پانچویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین
-----------------------------	-------	------------	--------------

انگور برسات
بیٹھا انگور
رمضان مبارک

۵- زبان

[اردو]

①

پانچ حروف کے الفاظ

سبق ۷

انگور	امرود	مزدور	بندوق	صندوق	اخروٹ
افسوس	پردیس	پرہیز	اسباب	بازار	برسات
تلوار	قرآن	رمضان	انسان	شیطان	رحمان
ایمان	مہمان	نقصان	بھلائی	نمازی	بڑائی
صفائی	سپاہی	صحابی	گواہی	کھلونا	بناوٹ
سجاوٹ	سمندر	انجمن	کنارا		

○ بیٹھا انگور۔ ○ چوڑا میدان۔ ○ بہادر سپاہی۔

○ رمضان مبارک۔ ○ قرآن کی تلاوت۔

○ نمازی کی گواہی۔ ○ صحابی کا ایمان۔

○ مہمان کی خدمت۔ ○ گھر کی سجاوٹ۔

① شیطان انسان کا کھلا ہوا دشمن ہے۔

اردو

مسواک سے منہ
کی صفائی ہوتی ہے
خواہش پاک

۵- زبان

[اردو]

۲ مسواک سے منہ کی صفائی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں۔

۳ ایمان والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔

صحابی: وہ شخص جس نے ایمان کی حالت میں نبی ﷺ سے ملاقات کی اور ایمان پر ہی وفات پائی۔

۶ چھٹے مینے میں پرہائیں

سبق ۸

۲

زمانہ	خزانہ	جنازہ	ہمیشہ	سفارش	پرورش
سرکار	دربار	نزدیک	باریک	رومال	اعمال
بادام	رنگین	قالین	خواہش	خوراک	فہرست
بالشت	پاک	مضبوط	کمزور	مضمون	اصلاح
انصاف	مدرسہ	مشورہ	مقبرہ	حوصلہ	فیصلہ
	فاصلہ	قاعدہ	فائدہ	ترجمہ	

○ اصلاح کی کوشش۔

○ انصاف کا فیصلہ۔

○ جنازہ کی نماز۔

○ اعمال کا ثواب۔

گانا بجانا ایمان کو
کمزور کر دیتا ہے
انصاف کرنا بہت
بڑی عبادت ہے

۵۔ زبان

[اردو]

○ مدرسہ کے نزدیک۔ ○ اللہ کا خزانہ۔

① دائی حلیمہ نے پیارے نبی ﷺ کی پرورش کی۔

② مدرسہ کے نزدیک تھوڑے فاصلہ پر حوض ہے۔

③ انصاف کرنا بہت بڑی عبادت ہے۔

④ گانا بجانا ایمان کو کمزور کر دیتا ہے۔

⑤ بلند ہمت اور بڑا حوصلہ اللہ کی نعمت ہے۔

در بارہ کچہری۔ پانکی ڈولی۔ اصلاح درستی۔ مقبرہ قبر کی جگہ، وہ عمارت جو قبر کے اوپر بنائی جائے۔

۶	چھ مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین
---	----------------------	-------	------------	--------------

سبق ۹

۳

قیامت

زیارت

شہادت

تجارت

امانت

عمیادت

جماعت

عبادت

امامت

اجازت

نصیحت

تلاوت

وسیلہ

عقیدہ

مدینہ

ہدایت

اردو

۵۔ زبان

[اردو]

قیامت کے دن سب
سے پہلے نماز کا حساب ہوگا
جو نصیحت نہیں سنتا
وہ تکلیف اٹھاتا ہے

اشارہ

تقاضا

تماشا

نتیجہ

تنبیہ

تکلیف

تعلیم

ضرورت

اخلاص

اشراق

افطار

احرام

تفسیر

تدبیر

خیرات

تعداد

○ حج کا احرام۔ ○ عبادت کا طریقہ۔ ○ مدینہ کی زیارت۔

① قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا۔

② عداوت کے سبب کسی پر ظلم نہ کرو۔

③ جو نصیحت نہیں سنتا وہ تکلیف اٹھاتا ہے۔

④ فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جس میں کتاب یا تصویر ہو۔

زیارت: کسی برکت والی جگہ، چیز یا آدمی کا دیکھنا۔ عبادت: بیمار کی خبر پوچھنا۔ امانت: سپرد کی ہوئی چیز۔ تماشا: ہنگام۔
تقاضا: خواہش، ضرورت، طلب۔ احرام: سفر کا ارادہ، بدن ڈھانکنے کے لیے دو بے سلی ہوئی چادریں استعمال کرنا۔
افطار: روزہ کھولنا۔ اخلاص: خالص ہندگی، دہتی۔ عداوت: دشمنی۔

⑤ ساتویں مہینے میں پڑھائیں

رات کو سونے سے
پہلے چراغ بجھا دو
اور دروازہ بند کر دو

۵- زبان

[اردو]

سبق ۱۰ چھ حروف کے الفاظ ①

عید گاہ	سخت دلی	رحم دلی	آسمان
دروازہ	اندیشہ	خانقاہ	درس گاہ
چاندنی	پیغمبر	شرمندہ	کفارہ
مسلمان	ایمانی	اسلامی	بیماری
قلمدان	میزبان	پہلوان	مہربان
مددگار	ہوشیار	قربانی	بادشاہ

- سخی مسلمان ○ اسلامی جھنڈا ○ مہربان پیغمبر
○ ایمانی جذبہ ○ جنت کا دروازہ ○ گناہ کا کفارہ

رات کو سونے سے پہلے چراغ بجھا دو اور دروازہ بند کر دو۔ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان کو تکلیف نہ پہونچے۔ تم زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

اندریشہ: خوف۔ کفارہ: گناہ یا خطا کا بدلہ۔ میزبان: دعوت کرنے والا، مہمان کو کھانا کھلانے والا۔
قلمدان: قلم دوات رکھنے کے لیے چھوٹا سا باکس۔

دستخط والدین

دستخط معلم

تاریخ

ساتویں صفحے میں پڑھائیں

۲

سبق ۱۱

امتحان	انتظام	اختیار	اشتہار
اعتبار	اعتکاف	معاملہ	مصافحہ
مطالعہ	پل صراط	ملاقات	احتیاط
حکایات	عبادات	ہمدردی	پابندی
حلوائی	سوداگر	تراویح	شیرینی

○ آسان امتحان	○ اچھا انتظام	○ گہری ملاقات
○ پورا اختیار	○ تھوڑا اعتبار	○ رمضان کا اعتکاف
○ تراویح کی نماز	○ مکتب کی پابندی	○ پل صراط کا منظر

مکتب پابندی سے آؤ
رمضان میں تراویح
پڑھنا سنت ہے

۵- زبان

[اردو]

امتحان قریب ہے۔ احتیاط سے کام کرو۔ پڑھنے کا انتظام کرو۔ پڑھنے سے پہلے مطالعہ کرو۔ مکتب پابندی سے آؤ۔ رمضان میں تراویح پڑھنا سنت ہے۔ جب بھی دو مسلمان ملاقات کرتے اور مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

اشتبہار: اعلان۔ اعتبار: بھروسہ۔ اعتکاف: عبادت کے لیے مسجد میں بیٹھنا۔ مصافحہ: ملاقات کے وقت ہاتھ سے ہاتھ ملانا۔ مطالعہ: کتاب کو غور سے پڑھنا۔ پل صراط: وہ پل جس سے قیامت کے دن اچھے برے سب گذریں گے۔ سوداگر: تاجر، بیوپاری۔ شیرینی: مٹھائی۔

۸ آٹھویں صفحہ میں پڑھائیں

سبق ۱۲

سات حروف کے الفاظ

استغفار

زمین دار

پیداوار

امیدوار

جگمگانا

ٹٹمٹمانا

خیر خواہ

روزہ دار

تن درستی

رہنمائی

خوش قسمت

شامیانہ

○ پرانا امیدوار ○ رحم دل زمین دار ○ ننھا روزہ دار

○ خوش قسمت بچہ ○ چراغوں کا ٹٹمٹمانا ○ ستاروں کا جگمگانا

پرہیزگار لوگ جنت
کے باغوں اور
چشموں میں رہیں گے

۵- زبان

[اردو]

- پیداوار اچھی ہوئی
- بندے نے استغفار کیا
- نبی نے رہنمائی کی
- روشنائی گاڑھی ہے
- شامیانہ تانا گیا
- تن درستی اچھی ہے

پیارے نبی ﷺ روزانہ ستر مرتبہ سے زیادہ توبہ و استغفار کرتے تھے۔

روزہ دار کے منہ کی بواللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی بہتر ہے۔

استغفار: اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی چاہنا۔ **خیر خواہ**: بھلائی چاہنے والا۔ **ٹھٹھانا**: ہلکی روشنی دینا۔

جگمگانا: چمکنا، روشن ہونا۔ **شامیانہ**: کپڑے کا خیمہ۔

در خط والدین

در خط معلم

تاریخ

۸ آٹھویں مہینے میں پڑھائیں

آٹھ حروف کے الفاظ

سبق ۱۳

پرہیزگار

ایمان دار

دستر خوان

امانت دار

دانش مندی

کارگزاری

غیر حاضری

تہجد گزار

① سچا اور امانت دار تاجر قیامت کے دن نبیوں، صدیقیوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔

② دسترخوان بچھا کر کھانا سنت ہے۔

③ پرہیزگار لوگ جنت کے باغوں اور چشموں میں رہیں گے۔

ایمان دار آدمی کی ہر جگہ قدر کی جاتی ہے

۵- زبان

[اردو]

۴) بے اجازت غیر حاضری کرنا دانش مندی کی بات نہیں۔

۵) ایمان دار آدمی کی ہر جگہ قدر کی جاتی ہے۔

۶) مکتب کے ذمہ دار نے اچھی کارگزاری دی۔

امانت دار: امانت رکھنے والا، امین۔ پرہیزگار: نیک۔ تہجد گزار: آدھی رات کے بعد نفل نماز پڑھنے والا۔
دانش مندی: ہوشیاری، عقل مندی۔

۹) نویں مہینے میں پڑھائیں

دنوں کے نام

سبق ۱۴

سات دن کا ایک ہفتہ کہلاتا ہے:

جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار	سنیچر
آدینہ	پنج شنبہ	چہار شنبہ	سہ شنبہ	دوشنبہ	یک شنبہ	شنبہ

۱) جمعہ کا دن ہمارے لیے ہفتہ کی عید ہے۔

۲) رسول اللہ ﷺ جمعرات ہی سے جمعہ کی تیاری شروع کر دیتے تھے۔

۳) آئندہ یک شنبہ کو مکتب کا جلسہ ہوگا۔

۴) دوشنبہ، سہ شنبہ اور چہار شنبہ کو بقر عید کی تعطیل ہوگی۔

۵) آئندہ آدینہ کے دن احمد بھائی جج کے لیے جائیں گے۔

۶) پیر کے دن ہمارا امتحان شروع ہوگا۔

دستخط والدین

دستخط معلم

تاریخ

۹) نویں مہینے میں پڑھائیں

اردو

پیارے نبی ﷺ
نے لوگوں کو اللہ کی
طرف بلانا شروع

۵- زبان

[اردو]

سبق ۱۵

مسجد نبوی

ذرا دیکھیے! آپ کے سامنے مسجد کی ایک تصویر ہے۔ کیا آپ کو معلوم ہے، یہ کس مسجد کی تصویر ہے؟ یہ ہمارے پیارے نبی ﷺ کی مسجد ہے۔ یہ مسجد مدینہ منورہ میں ہے، آپ کو اس مسجد کا واقعہ معلوم ہے؟



اس کا واقعہ یہ ہے کہ جب پیارے نبی ﷺ نے لوگوں کو اللہ کی طرف بلانا شروع کیا، تو لوگ آپ کے دشمن ہو گئے، آپ ﷺ پر اور آپ کے صحابہ پر ظلم و ستم کے پہاڑ ڈھانے لگے، تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ ﷺ نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی، اور آپ ﷺ کے جاں نثار صحابہ نے بھی ہجرت فرمائی۔

ہجرت کے بعد آپ ﷺ کو مدینہ میں ایک مسجد کی ضرورت محسوس ہوئی، کیونکہ مسلمان بستی کے لیے مسجد بہت ضروری ہے، اسلامی زندگی کی چکی مسجد کے ارد گرد گھومتی ہے، یہیں سے پوری آبادی کی فکر کی جاتی ہے، آبادی کے مسلمانوں کی دینی ضروریات بھی بڑی سہولت سے مسجد ہی سے پوری ہو جاتی ہے۔ ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان کے قریب دو یتیم بچوں

کی ایک زمین تھی۔ ان میں سے ایک کا نام سہل اور دوسرے کا سہیل تھا۔ آپ ﷺ نے اس جگہ کو مسجد کے لیے پسند فرمایا: اور دونوں بھائیوں سے زمین کی قیمت پوچھی۔ بھلایہ بچے قیمت کہاں لینے والے تھے؟ ان کا جذبہ تو یہ تھا کہ اپنا گھر بار اور سارا مال و دولت اللہ اور اس کے رسول کے لیے لٹا دیں۔

سہل اور سہیل نے کہا: اللہ کے رسول! ہم یہ زمین اللہ کے لیے دیتے ہیں، ہمیں کوئی قیمت نہیں چاہیے۔

لیکن اللہ کے رسول ﷺ یتیم بچوں کی چیز کیسے لے سکتے تھے؟ آپ ﷺ تو سب کے لیے رحمت بن کر آئے تھے، لہذا آپ ﷺ نے ان کی حوصلہ افزائی کی اور قیمت ادا کر دی۔

اب مسجد کی تعمیر شروع ہو گئی، اللہ کے رسول ایک معمار کی طرح کام کرتے، پتھر اٹھا اٹھا کے لاتے اور یہ الفاظ زبان پر جاری رہتے۔

اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرٌ اِلَّا خَيْرٌ اِلَّا خَيْرٌ
فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَ الْبَهَاجِرَةَ

اے اللہ خیر و بھلائی تو آخرت ہی کی ہے انصار اور مہاجرین کی تو مغفرت فرمادے پھر کیا تھا، مدینہ کے جاں نثار انصار اور مکہ کے جاں باز مہاجرین سب ٹوٹ پڑے اور سب کے سب مزدور اور معمار کی طرح کام کرنے لگے، اس طرح سب کی قربانی اور جاں فشانی کے بعد مسجد نبوی کی تعمیر ہوئی۔ یہی وہ مسجد ہے جس کے بارے میں پیارے نبی ﷺ نے فرمایا: اس مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے۔

ظلم و ستم کے پہاڑ ڈھانا: بہت زیادہ تکلیف پہونچانا۔ جاں نثار: جان قربان کرنے والا، وفادار۔
حوصلہ افزائی: ہمت بڑھانا۔ معمار: عمارت بنانے والا، مستری۔ جاں باز: جان پر کھیل جانے والا، بہادر۔
جاں فشانی: محنت، کوشش۔



نماز چارٹ کی ترتیب



عصر۔ ع

ظہر۔ ظ

فجر۔ ف

عشاء۔ ع

مغرب۔ م



○ اگر نماز جماعت سے ادا کی ہے تو یہ ✓ نشان لگائیں۔ جیسے



○ اگر بغیر جماعت کے نماز ادا کی ہے تو یہ ○ نشان لگائیں۔ جیسے



○ اور اگر قضا کر لی ہے تو یہ X نشان لگائیں۔



○ اور اگر قضا بھی نہ کی ہو تو کوئی نشان نہ لگائیں۔

○ بتائے گئے طریقے کے مطابق تاریخ کے اعتبار سے نشان لگائیں۔

○ جو نماز جماعت سے نہیں پڑھی گئی اس کی ترغیب دیں اور جو نماز نہیں پڑھی گئی،

اس کی قضا کروالیں۔

○ ہر مہینے کے ختم پر سرپرستوں سے دستخط کروائیں اور خود بھی دستخط کریں۔



نماز چارٹ



مارچ

فروری

جنوری

تاریخ	نہر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع
۳۱	ف	ظ	ع	م	ع

تاریخ	نہر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع

تاریخ	نہر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع
۳۱	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط والدین

دستخط والدین

دستخط معلم

دستخط معلم

دستخط معلم



نماز چارٹ



جون

مئی

اپریل

صبح	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م
۲	ف	ظ	ع	م
۳	ف	ظ	ع	م
۴	ف	ظ	ع	م
۵	ف	ظ	ع	م
۶	ف	ظ	ع	م
۷	ف	ظ	ع	م
۸	ف	ظ	ع	م
۹	ف	ظ	ع	م
۱۰	ف	ظ	ع	م
۱۱	ف	ظ	ع	م
۱۲	ف	ظ	ع	م
۱۳	ف	ظ	ع	م
۱۴	ف	ظ	ع	م
۱۵	ف	ظ	ع	م
۱۶	ف	ظ	ع	م
۱۷	ف	ظ	ع	م
۱۸	ف	ظ	ع	م
۱۹	ف	ظ	ع	م
۲۰	ف	ظ	ع	م
۲۱	ف	ظ	ع	م
۲۲	ف	ظ	ع	م
۲۳	ف	ظ	ع	م
۲۴	ف	ظ	ع	م
۲۵	ف	ظ	ع	م
۲۶	ف	ظ	ع	م
۲۷	ف	ظ	ع	م
۲۸	ف	ظ	ع	م
۲۹	ف	ظ	ع	م
۳۰	ف	ظ	ع	م

صبح	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م
۲	ف	ظ	ع	م
۳	ف	ظ	ع	م
۴	ف	ظ	ع	م
۵	ف	ظ	ع	م
۶	ف	ظ	ع	م
۷	ف	ظ	ع	م
۸	ف	ظ	ع	م
۹	ف	ظ	ع	م
۱۰	ف	ظ	ع	م
۱۱	ف	ظ	ع	م
۱۲	ف	ظ	ع	م
۱۳	ف	ظ	ع	م
۱۴	ف	ظ	ع	م
۱۵	ف	ظ	ع	م
۱۶	ف	ظ	ع	م
۱۷	ف	ظ	ع	م
۱۸	ف	ظ	ع	م
۱۹	ف	ظ	ع	م
۲۰	ف	ظ	ع	م
۲۱	ف	ظ	ع	م
۲۲	ف	ظ	ع	م
۲۳	ف	ظ	ع	م
۲۴	ف	ظ	ع	م
۲۵	ف	ظ	ع	م
۲۶	ف	ظ	ع	م
۲۷	ف	ظ	ع	م
۲۸	ف	ظ	ع	م
۲۹	ف	ظ	ع	م
۳۰	ف	ظ	ع	م
۳۱	ف	ظ	ع	م

صبح	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م
۲	ف	ظ	ع	م
۳	ف	ظ	ع	م
۴	ف	ظ	ع	م
۵	ف	ظ	ع	م
۶	ف	ظ	ع	م
۷	ف	ظ	ع	م
۸	ف	ظ	ع	م
۹	ف	ظ	ع	م
۱۰	ف	ظ	ع	م
۱۱	ف	ظ	ع	م
۱۲	ف	ظ	ع	م
۱۳	ف	ظ	ع	م
۱۴	ف	ظ	ع	م
۱۵	ف	ظ	ع	م
۱۶	ف	ظ	ع	م
۱۷	ف	ظ	ع	م
۱۸	ف	ظ	ع	م
۱۹	ف	ظ	ع	م
۲۰	ف	ظ	ع	م
۲۱	ف	ظ	ع	م
۲۲	ف	ظ	ع	م
۲۳	ف	ظ	ع	م
۲۴	ف	ظ	ع	م
۲۵	ف	ظ	ع	م
۲۶	ف	ظ	ع	م
۲۷	ف	ظ	ع	م
۲۸	ف	ظ	ع	م
۲۹	ف	ظ	ع	م
۳۰	ف	ظ	ع	م

دستخط والدین

دستخط والدین

دستخط والدین

دستخط معلم

دستخط معلم

دستخط معلم



نماز چارٹ



ستمبر

اگست

جولائی

صبح	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م
۲	ف	ظ	ع	م
۳	ف	ظ	ع	م
۴	ف	ظ	ع	م
۵	ف	ظ	ع	م
۶	ف	ظ	ع	م
۷	ف	ظ	ع	م
۸	ف	ظ	ع	م
۹	ف	ظ	ع	م
۱۰	ف	ظ	ع	م
۱۱	ف	ظ	ع	م
۱۲	ف	ظ	ع	م
۱۳	ف	ظ	ع	م
۱۴	ف	ظ	ع	م
۱۵	ف	ظ	ع	م
۱۶	ف	ظ	ع	م
۱۷	ف	ظ	ع	م
۱۸	ف	ظ	ع	م
۱۹	ف	ظ	ع	م
۲۰	ف	ظ	ع	م
۲۱	ف	ظ	ع	م
۲۲	ف	ظ	ع	م
۲۳	ف	ظ	ع	م
۲۴	ف	ظ	ع	م
۲۵	ف	ظ	ع	م
۲۶	ف	ظ	ع	م
۲۷	ف	ظ	ع	م
۲۸	ف	ظ	ع	م
۲۹	ف	ظ	ع	م
۳۰	ف	ظ	ع	م

صبح	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م
۲	ف	ظ	ع	م
۳	ف	ظ	ع	م
۴	ف	ظ	ع	م
۵	ف	ظ	ع	م
۶	ف	ظ	ع	م
۷	ف	ظ	ع	م
۸	ف	ظ	ع	م
۹	ف	ظ	ع	م
۱۰	ف	ظ	ع	م
۱۱	ف	ظ	ع	م
۱۲	ف	ظ	ع	م
۱۳	ف	ظ	ع	م
۱۴	ف	ظ	ع	م
۱۵	ف	ظ	ع	م
۱۶	ف	ظ	ع	م
۱۷	ف	ظ	ع	م
۱۸	ف	ظ	ع	م
۱۹	ف	ظ	ع	م
۲۰	ف	ظ	ع	م
۲۱	ف	ظ	ع	م
۲۲	ف	ظ	ع	م
۲۳	ف	ظ	ع	م
۲۴	ف	ظ	ع	م
۲۵	ف	ظ	ع	م
۲۶	ف	ظ	ع	م
۲۷	ف	ظ	ع	م
۲۸	ف	ظ	ع	م
۲۹	ف	ظ	ع	م
۳۰	ف	ظ	ع	م
۳۱	ف	ظ	ع	م

صبح	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م
۲	ف	ظ	ع	م
۳	ف	ظ	ع	م
۴	ف	ظ	ع	م
۵	ف	ظ	ع	م
۶	ف	ظ	ع	م
۷	ف	ظ	ع	م
۸	ف	ظ	ع	م
۹	ف	ظ	ع	م
۱۰	ف	ظ	ع	م
۱۱	ف	ظ	ع	م
۱۲	ف	ظ	ع	م
۱۳	ف	ظ	ع	م
۱۴	ف	ظ	ع	م
۱۵	ف	ظ	ع	م
۱۶	ف	ظ	ع	م
۱۷	ف	ظ	ع	م
۱۸	ف	ظ	ع	م
۱۹	ف	ظ	ع	م
۲۰	ف	ظ	ع	م
۲۱	ف	ظ	ع	م
۲۲	ف	ظ	ع	م
۲۳	ف	ظ	ع	م
۲۴	ف	ظ	ع	م
۲۵	ف	ظ	ع	م
۲۶	ف	ظ	ع	م
۲۷	ف	ظ	ع	م
۲۸	ف	ظ	ع	م
۲۹	ف	ظ	ع	م
۳۰	ف	ظ	ع	م
۳۱	ف	ظ	ع	م

دستخط والدین

دستخط معلم

دستخط والدین

دستخط معلم

دستخط والدین

دستخط معلم



نماز چارٹ



دسمبر

نومبر

اکتوبر

تہذیب	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع
۳۱	ف	ظ	ع	م	ع

تہذیب	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع

تہذیب	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع
۳۱	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

دستخط والدین

دستخط معلم

دستخط والدین

دستخط معلم



ماہانہ حاضری، غیر حاضری اور فیس چارٹ

مہینہ	کل ایام تعلیم	ایام حاضری	غیر حاضری	فیس	دستخط معلم	دستخط والدین
جنوری						
فروری						
مارچ						
اپریل						
مئی						
جون						
جولائی						
اگست						
ستمبر						
اکتوبر						
نومبر						
دسمبر						

دستخط ذمہ دار